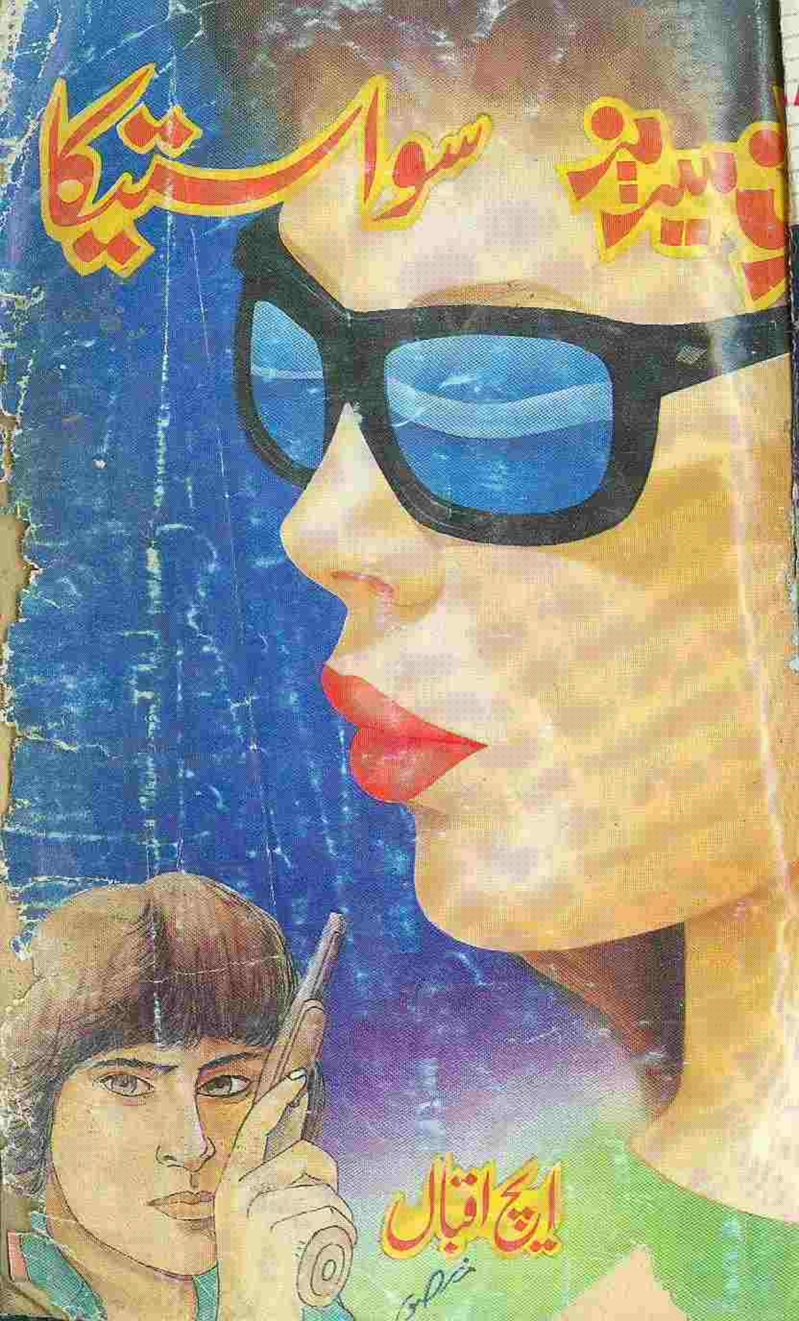
سواستیکا
ایچ اقبال

ed And Uploaded By Muhammad Na

پیش لفظ

نیا ناول "سواستہ کا" پیش ہے۔ عمران سیریز کے حوالے سے ابھی تک بہت ناول آپ کی نگاہوں سے گزرے ہوں گے مگر اس کا پلاٹ قدرے منفرد دکھائی دے گا۔ اس میں آپ کو عمران ایک نوجوان شاعر کے روپ میں حماقتیں بکھیرتا دکھائی دے گا۔ اس کی حماقتوں کے درمیان ایک نئے کیس کی کڑیاں سامنے آئیں گی جو کہ بعد میں گھمبیر صورت حال پیدا کر دیں گی۔ عمران کی ذہانت پر غور کریں کہ وہ کس خوبصورتی اور حماقتوں کے ساتھ حالات کی تہہ میں پہنچ جاتا ہے۔ اور ایک خطرناک مشن کو ناکام بنا دیتا ہے۔ لیڈی تنویر کا کردار آپ گزشتہ ناولوں میں پڑھ چکے ہیں اس کا اس مشن سے کیا تعلق ہے؟ ایک معصوم عورت حب الوطنی کے جرم میں موت سے ہمکنار ہو گئی۔ آخر ان سب حالات کے پیچھے

ندیم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کیاراز مضمر تھا۔ کیپٹن فیاض جو ایک نامعلوم عورت کے خط اور دعوت نامے سے پریشان ہے اور پھر وہ عمران کو بتا دیتا ہے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں۔ عمران نے اس کا کیا حال کیا ہو گا تفصیل تو خیر آپ ناول میں ہی پڑھ سکیں گے۔

مظفر گڑھ سے محمود دانیال ارشد صاحب نے گذشتہ ناولوں کے بارے میں لکھا ہے کہ "میں جب کتابوں کی دوکان پر دیگر مصنفین کی کتابیں لینے گیا تو ایچ اقبال کی کتب نظر سے گزریں میں نے یہ سوچ کر کہ آپ نے پہلے شاندار قسم کی پرمود سیریز لکھی تھی لہٰذا اب کی بار بھی آپ کا قلم جادو دکھائے گا یوں تو "چوٹ پر چوٹ" اور "خونی تحریر" دونوں کہانیاں اچھی تھیں مگر "چوٹ پر چوٹ" کا بہت مزہ آیا آپ فریدی کے عظیم کردار پر ناول ضرور لکھیں اس کے علاوہ عمران، فریدی اور پرمود وغیرہ پر مشترکہ ناول ضرور لکھیں"۔

بھائی دانیال صاحب! آپ کی تعریف کا بے حد شکریہ۔ آپ کی خواہش بھی جلد پوری کر دی جائے گی۔ لیکن آپ ناول میں موجود خامیوں کی طرف بھی اشارہ کرتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ ہماری خواہش ہے کہ بہترین کہانیاں آپ کے لئے شائع کریں اور انشاء اللہ مزید اچھی کہانیاں آپ کو پڑھنے کے لئے ملیں گی۔

ناشر

فیاض کار چلاتا ہوا سوچ میں ڈوبا ہوا تھا اس لئے اسے خیال ہی نہ رہ سکا کہ عمران نے کب اونگھنا شروع کیا تھا۔ وہ تو جب اس نے کار روکی تو دیکھا کہ عمران نشست گاہ کی پشت گاہ سے سر ٹکائے اور آنکھیں بند کئے خراٹے لے رہا تھا۔ یہ کہنا تو مشکل ہی ہو گا کہ وہ واقعی سو رہا تھا۔ یہ تو سو فیصدی فیاض کو ستانے والی بات تھی کیونکہ فیاض نے بھی اسے ستایا ہی تھا۔ زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹ لایا تھا۔

انجن بند کر کے فیاض نے اس کا شانہ جنجھوڑا۔

"سو چکو بس"۔

عمران نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھول دیں اور پھر حیرت سے فیاض کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

"ہائیں! تم یہاں کیسے؟"

"پھر مجھے کہاں ہونا چاہیے تھا؟"

"اوہ"۔ عمران جیسے چونک پڑا اور پھر متحیرانہ انداز میں چاروں طرف

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دیکھتے ہوئے کہا۔ "ارے! یہ تو شاید تمہاری کار ہے۔ لل.... لاحول.... میں سمجھ رہا تھا اپنی خواب گاہ میں ہوں.... تم مجھے کیوں اغوا کر لائے ہو سوپر فیاض؟"

"تم سے شادی کروں گا"۔ فیاض نے بائیں آنکھ دبا کر کہا۔

"میں اپنی جان دے دوں گا تم زبردستی نہیں کر سکتے"۔ عمران نے بپھر کر کہا۔

فیاض ہنسنے لگا۔ پھر ہنستا ہوا بولا۔ "اچھا چلو"۔

عمران نے اٹھ کر چلنے کی کوشش کی.... نتیجہ یہ ہوا کہ سر چھت سے اور گھٹنا سامنے کے حصے سے ٹکرایا.... عمران جھنجھلائے ہوئے انداز میں پھر بیٹھ گیا اور بولا۔

"کیسے چلوں.... سالی چاروں طرف سے تو بند ہے"۔

"دروازہ کھول کر پہلے نیچے تو اترو پیارے"۔ فیاض اسے پچکارتا ہوا بولا.... "اس کے بعد چلنا"۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا تھا"۔ عمران نے آنکھیں نکالیں اور اپنا گھٹنا سہلانے لگا جس میں خاصی چوٹ لگی ہو گی.... بعض اوقات وہ اپنی حماقت کے چکر میں اچھی خاصی چوٹیں کھا بیٹھتا تھا۔

"ارے تو تم اتنے گھامڑ کب سے ہو گئے کہ کار ہی میں چلنے کی کوشش شروع کر دی"۔ فیاض بولا۔ "کیا اب تمہارے پاس تھوڑی سی عقل بھی نہیں رہ گئی"۔

"تم جیسے دو ایک پولیس آفیسروں سے اور دوستی ہو گئی تو بالکل ہی چوپٹ ہو کر رہ جاؤں گا.... پھر شاید کار کی چھت پر چلنے کی کوشش شروع کر دوں"۔

"اچھا اب اترو تو"۔ فیاض نے اسے دھکیلا۔

عمران منہ بناتا دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا.... فیاض نے دوسری طرف سے اتر کر کار مقفل کر دی۔

عمران الوؤں کی طرح دیدے نچاتا ہوا اس عمارت کی طرف دیکھ رہا تھا جو بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔ ابھی تک اس نے یہ بھی نہیں دیکھا تھا کہ کار کہاں رکی تھی.... بس فیاض سے الجھ کر رہ گیا تھا۔

"آؤ"۔ فیاض اس کا ہاتھ پکڑ کر عمارت کی طرف بڑھا۔

عمران سوچ رہا تھا کہ فیاض اسے یہاں کیوں لایا ہے.... یہ عمارت.... ایک بہت بڑے سرمایہ دار آصف الدولہ کی رہائش گاہ تھی.... عمران نے کبھی آصف الدولہ کو نہیں دیکھا تھا لیکن اتنا ضرور سنا تھا کہ وہ ایک عیاش آدمی ہے.... آئے دن پارٹیاں بھی کرتا رہتا تھا.... بس کوئی بہانہ ہاتھ آنا چاہیے.... آج بھی اسے ایک بہانہ مل گیا تھا.... مرحوم بانی ملک کے یوم پیدائش کی خوشیاں پورے ملک ہی میں منائی جا رہی تھیں.... ہر سال ہی منائی جاتی تھیں.... لیکن آصف الدولہ نے اس موقعے پر پہلی بار ایک جشن کا اہتمام کیا تھا.... اس کے بارے میں ایک چھوٹی سی خبر اخبارات میں شائع ہو چکی تھی اس لئے عمران بھی اس سے باخبر تھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"آصف لاج"۔ عمران نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ "سوپر کیا تم اس جشن میں کوئی جاسوسی ڈرامہ اسٹیج کرو گے"۔

اس سے پہلے کہ فیاض کچھ کہتا وہ دونوں صدر دروازے گئے.... یہاں ایک طویل القامت آدمی شیروانی اور چوڑی دار پاجا ملبوس مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے کھڑا تھا۔

فیاض نے اپنی جیب سے کارڈ نکال کر اسے دیا۔

طویل القامت آدمی نے ایک نظر کارڈ پر ڈالی.... اور پھر مسکر فیاض کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا۔

"مجھے آصف الدولہ کہتے ہیں فیاض صاحب"۔

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی"۔ فیاض نے گرم جوشی سے مص کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی"۔ آصف الدولہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر سو نظروں سے عمران کی طرف دیکھا۔

"میرے دوست.... مسٹر علی عمران"۔ فیاض نے کہا۔

عمران بالکل ہونق نظر آ رہا تھا.... جب آصف الدولہ نے ہاتھ ا کی طرف بڑھایا تو اس نے مصافحہ کرنے کی بجائے.... فیاض کے کندھے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اندر چلو! کیا یہیں کھڑے رہیں گے"۔

آصف الدولہ نے خجل ہو کر ہاتھ کھینچ لیا اور اس وقت فیاض جلد

سے بولا۔

"آصف صاحب تم سے مصافحہ کر رہے ہیں"۔

"ارے.... لل.... لاحول"۔ عمران نے چونک کر کہا اور پھر لپک کر آصف الدولہ کا ہاتھ پکڑ لیا.... اس وقت آصف الدولہ کی حالت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی.... اس نے بڑی بے بسی سے اپنا ہاتھ عمران کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔

"مصافحہ کر کے مجھے بھی بڑی خوشی ہوتی ہے جناب لیکن اس وقت میں بھول گیا تھا"۔ عمران نے احمقوں کی طرح کہا۔

آصف الدولہ کے چہرے پر ہلکی سی سرخی پھیل گئی تھی.... فیاض نے بے چینی سے پہلو بدلا.... وہ عمران کو اپنے ساتھ اسی لئے لایا تھا کہ تھوڑی سی تفریح رہتی لیکن اس قسم کی حرکتیں تو شرمندگی کا سبب ہوتی ہیں۔

دوسری طرف عمران نے شاید تہیہ کر لیا تھا کہ اب آصف الدولہ کا ہاتھ زندگی بھر نہیں چھوڑے گا.... آصف الدولہ کے انداز سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ اب وہ اپنا ہاتھ چھڑانا چاہتا ہے.... لیکن عمران کی گرفت کچھ سخت قسم کی معلوم ہوتی تھی.... آصف الدولہ مجسم بے چارگی بن گیا تھا۔

عمران اس سے کہہ رہا تھا۔ "مصافحہ کرنا صحت کے لئے بھی بے حد مفید ہوتا ہے جناب.... بازوؤں کی مچھلیاں ابھرتی ہیں اور کلائیوں میں کبھی درد نہیں ہوتا"۔

جواب میں آصف الدولہ کی زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا البتہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس کے چہرے پر تھوڑی سی جھنجلاہٹ کے آثار ضرور پیدا ہو گئے تھے۔

فیاض کو ڈر ہوا کہ اب کہیں بے عزتی نہ ہو جائے اس لئے جلدی سے عمران کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

"اچھا چلو.... اب اندر چلو"۔

"اوہ .... ہاں.... اچھا"۔ عمران نے آصف الدولہ کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

اسی وقت اندر سے ایک خوش پوش آدمی ان کے قریب آ کھڑا ہوا۔

"آپ.... آپ لوگوں کو ہال تک لے جاؤ"۔ آصف الدولہ نے اس آدمی سے کہا۔

"آئیے"۔ اس آدمی نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے تعظیمی انداز میں ہاتھ سے اشارہ کیا۔

"آپ لوگ ہال میں جا کر مشروبات سے شغل کریں.... میں ابھی حاضر ہوتا ہوں.... چند مہمان رہ گئے ہیں.... وہ بھی آتے ہی ہوں گے"۔ آصف الدولہ نے فیاض سے کہا.... لیکن اب اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ قائم نہیں رہی تھی.... عمران نے اس کے ساتھ حرکت ہی ایسی کی تھی۔

وہ دونوں اپنے رہبر کی ہمراہی میں آگے بڑھے.... فیاض کو عمران پر تاؤ آ رہا تھا .... اور عمران سوچ رہا تھا کہ فیاض یہاں کیسے آ گیا جب کہ آصف الدولہ اسے جانتا بھی نہیں.... گفتگو سے عمران یہی اندازہ کر سکا تھا کہ وہ دونوں پہلی بار ایک دوسرے سے ملے ہیں۔

وہ ایک دروازے پر پہنچ کر رک گئے.... رک اس لئے گئے کہ ان کا

رہبر رک گیا تھا.... دروازے کے دوسری طرف سے موسیقی کی مدھم لہریں ابھر آ رہی تھیں۔

"آپ حضرات کے اسمائے گرامی"۔ رہبر نے کہا۔

"اسمائے گرامی.... کیا چیز؟" عمران نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

اسی وقت فیاض جلدی سے بول پڑا۔ "یہ مسٹر علی عمران ہیں"۔

پھر اس نے اپنا نام بھی بتایا۔

"اوہ!" عمران نے اطمینان کی سانس لی۔ "میں سمجھا تھا یہ ہم سے کسی یونانی دوا مانگ رہے ہیں"۔

رہبر اسے عجیب سی نظروں سے دیکھ کر رہ گیا اور پھر آہستہ سے بولا۔

"تشریف لائیے"۔

وہ ہال میں داخل ہوئے.... کافی وسیع و عریض ہال تھا جہاں متعدد کرسیاں اور میزیں لگی ہوئی تھیں جن میں سے بہت کم خالی تھیں.... مہمانوں میں غیر ملکی چہرے بھی نظر آ رہے تھے.... مشروبات کی ٹرالیاں ہال میں چکراتی پھر رہی تھیں۔

رہبر نے بلند آواز میں عمران اور فیاض کے ناموں کا اعلان کیا اور پھر آہستہ سے بولا۔

"اب آپ لوگ تشریف رکھیں"۔

"رکھ لیں گے.... رکھ لیں گے"۔ عمران نے برا مان جانے والے انداز میں کہا۔ "دوسروں کو ہماری تشریف سے کیا مطلب.... رکھیں یا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اٹھائے پھریں"۔

فیاض نے عمران کا بازو پکڑا اور اسے لئے ہوئے جلدی سے
بڑھ گیا... یہاں اسے اپنے کئی شناسا چہرے بھی نظر آئے لیکن وہ ان
قریب نہیں گیا... کچھ کو سلام کرتا اور کچھ کو سلام کا جواب دیتا ہ
عمران کو لئے ایک ایسی میز پر جا بیٹھا جو خالی تھی۔

ندیم

"یہ کیا حرکت تھی؟" وہ آنکھیں نکال کر بولا۔

"کون سی حرکت کے بارے میں پوچھ رہے ہو سوپر فیاض؟" عمران
معصومیت سے کہا۔

"تم نے آصف الدولہ کو بھی جھنجلاہٹ میں مبتلا کر دیا تھا اور اس
نے بھی ہمارے بارے میں کوئی اچھی رائے قائم نہیں کی ہو گی جو
یہاں چھوڑنے آیا تھا"۔

"اگر بری رائے بھی قائم کی ہو گی تو ہمارا کیا بن بگڑ جائے گا... تم
شدہ ہو اور میں شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا... لہٰذا فکرمند
کی ضرورت نہیں... بری رائے کا ڈر تو انہیں ہونا چاہیے جو یہ
ہوں کہ دوسرے انہیں اپنی لڑکی دینے سے انکار کر دیں گے"۔

"شرمندگی تو ہوئی"۔ فیاض نے منہ بنا کر کہا۔

"ہوں"۔ اچانک عمران اسے غصیلی نظروں سے گھورنے لگا اور پھر

"میں تو ابھی بیچ ہال میں سر کے بل کھڑا ہو کر گدھوں کی طرح رینگنا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

شروع کر دوں گا.... سوپر فیاض.... .... تم ہو کسی ہوا میں.... خود مجھے کرتے پھرو تو کچھ نہیں"۔

"میں نے تمہیں کیا بور کیا ہے؟"

"کیا بور کیا ہے؟" عمران نے آنکھیں نکالیں۔ "ارے مجھے اب نہیں معلوم کہ میں یہاں کیوں ہوں؟"

اچانک فیاض کے چہرے سے جھنجلاہٹ کے آثار غائب ہو گئے آنکھوں سے غور و فکر کا اظہار ہونے لگا.... پھر اس نے ایک ٹھنڈی سانس لی۔

"ہائیں.... یہ تم نے غمزدہ شتر مرغ کی ایکٹنگ کیوں شروع کر دی" عمران بولا۔

"میں تمہیں کیا بتاؤں کہ تم یہاں کیوں ہو"۔ فیاض نے پھر ٹھنڈی سانس لی۔ "میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ پیارے کہ میں یہاں ہوں؟"

"تم یہاں شاید اس لئے ہو کہ مرغی کے انڈوں کے تھوک کے امکانات کا جائزہ لے سکو"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"شاید تم مذاق سمجھ رہے ہو"۔

"نہیں تم سے میرا ایسا کوئی رشتہ نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

ایک ٹرالی ان کے قریب سے گزر رہی تھی.... فیاض نے روکا۔

ندیم

"لاؤ بھئی دیکھیں.... کیا کیا مشروبات ہیں؟.... اوہو.... یہ تو صرف شرابیں معلوم ہوتی ہیں"۔

"جی ہاں"۔ ٹرالی چلانے والے نے کہا۔ "آپ کیا پسند کریں گے؟"

"بھئی ہم لوگ تو ذرا کافر قسم کے آدمی ہیں"۔ فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "ابھی مسلمان ہونا نصیب نہیں ہوا اس لئے اگر کسی قسم کا شربت مل جاتا تو ٹھیک تھا"۔

"بہتر ہے"۔ ٹرالی والے نے بڑے ادب سے کہا۔ "میں ابھی شربت کی ٹرالی بھجواتا ہوں"۔

عمران نے ہال میں بیٹھے ہوئے لوگوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا تھا.... ٹرالی والا چلا گیا تب بھی وہ فیاض کی طرف متوجہ نہ ہوا.... آخر فیاض ہی کو اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرنا پڑی۔

"لو یہ دیکھو"۔ فیاض نے کہا۔

عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا.... فیاض اسے ایک کاغذ دے رہا تھا۔

"کیا ہے؟" عمران نے کہا۔

"دیکھ لو"۔

عمران نے کاغذ اس کے ہاتھ سے لے لیا.... ٹائپ کی تحریر تھی.... جسے عمران بڑی تیزی سے پڑھ گیا اور پھر اس نے الوؤں کی طرح دیدے نچا کر فیاض کی طرف دیکھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کیا مطلب؟"

"اب تم ہی مطلب سمجھنے کی کوشش کرو اور پھر مجھے بھی سمجھاؤ"۔

فیاض نے ٹھنڈی سانس لی۔

"یہ خط تمہیں کیسے ملا تھا؟"

"بذریعہ ڈاک"۔ فیاض نے جواب دیا۔ "اور جشن میں شرکت کا دعوتی کارڈ بھی اسی لفافے میں تھا۔

عمران نے ہونٹ سکوڑ لئے اور اس کی نظریں ایک بار پھر کارڈ پر جم گئیں..... تحریر تھی۔

ندیم

محترم فیاض صاحب

سلام مسنون!

بغیر کسی تمہید کے خط شروع کئے دیتی ہوں۔ آپ محکمہ سراغرسانی کے ایک ذہین آفیسر ہیں اس لئے میں نے چند خاص باتیں بتانے کے لئے آپ کا انتخاب کیا ہے۔ میں آپ کے لئے جو معلومات مہیا کروں گی وہ بلاشک و شبہ آپ کے لئے قیمتی ثابت ہوں گی اس لئے اگر آپ مجھ سے ملاقات کرنے کی تکلیف گوارہ فرمائیں تو اچھا ہو۔ ملک کے مشہور و معروف صنعتکار آصف الدولہ صاحب کی رہائش گاہ پر بانی ملک کے یوم پیدائش کی خوشی میں ایک جشن ہو رہا ہے جس میں شرکت کا کارڈ اس خط کے ساتھ بھیج رہی ہوں۔ آپ ضرور تشریف

لائیں۔ میں وہاں موقع محل دیکھ کر کسی وقت آپ کے قریب سے گزروں گی اور آہستہ سے آپ کا نام پکاروں گی..... آپ میرے پیچھے پیچھے چلے آیئے گا..... ایک بات کا خیال رہے..... کسی کو یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ آپ دانستہ میرے پیچھے لگے ہیں..... میں اس طرح آپ کو کسی ایسی جگہ لے جاؤں گی جہاں اور کوئی نہ ہو گا اور اس وقت وہ قیمتی معلومات آپ کو حاصل ہو جائیں گی..... میں امید کرتی ہوں کہ آپ ضرور آئیں گے۔

جشن میں آپ کی منتظر ـــــ صوفیہ

"صوفیہ!" عمران نے فیاض کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "کیا یہ م بھی تمہارے لئے اجنبی ہے..... میرے مطلب ہے شاید کبھی تم نے کسی سلے میں یہ نام سنا ہو"۔

"کم از کم میری یادداشت میں ایسی کوئی بات محفوظ نہیں ہے"۔

اتنے میں ایک ٹرالی ان کے قریب آ کر رکی۔

"کیا آپ کسی قسم کا شربت پینا چاہتے ہیں؟" ٹرالی والے نے کہا۔

"آں..... ہاں"۔ فیاض نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

عمران ہال میں نظریں دوڑانے لگا..... اس کی نظریں زیادہ تر عورتوں ے چہرے پر پھسل رہی تھیں..... شاید وہ صوفیہ کا متلاشی تھا۔

ٹرالی چلی گئی..... شربت کے دو گلاس اب ان کی میز پر تھے..... فیاض ے ایک گلاس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ختم کرو یار! اتنی زیادہ الجھن میں مت پڑو.... وہ لڑکی خود ہی سا
آجائے گی.... میں تمہیں صرف اس لئے ساتھ لے آیا ہوں کہ تھوڑی
تفریح ہو جائے.... آج کل میں ذہنی طور پر بہت تھکا تھکا سا ہوں اس
ذہنی الجھنوں سے بچنا چاہتا ہوں"۔

"تب تو تمہیں یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا سوپر فیاض"۔ عمرا
نے سنجیدگی سے کہا اور پھر بولا۔ "لیکن ٹھہرو! یہ بھی تو ممکن ہے کہ
تمہارے کسی شناسا کا مذاق ہو.... میرا خیال ہے کہ یہاں تمہارے کا
جاننے والے موجود ہیں"۔

"کئی ہیں"۔ فیاض نے جواب دیا۔ "لیکن میرا خیال ہے کہ ان
ے کوئی بھی مجھ سے اس قسم کا مذاق نہیں کر سکتا"۔

"ہوں"۔ عمران چپ ہو کر سوچنے لگا۔

"تم پھر الجھن میں پڑ گئے.... میں کہتا ہوں لعنت بھیجو اس مسئلے پر"

"اچھی بات ہے"۔ عمران نے طویل سانس لے کر دو چار مر
جلدی جلدی پلکیں جھپکائیں جس کے ساتھ ہی حماقت کی رنگینیاں اس
چہرے پر عود کر آئیں.... پھر وہ بولا۔ "اچھا یہ تو بتاؤ سوپر! جب مرغی انڈ
میں سے اور انڈہ مرغی میں سے نکلتا ہے تو پھر ان دونوں میں سے فضیلا
کسے ملے گی؟"

"بس ٹھیک ہے"۔ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔ "آج میں تم سے
قسم کی باتیں سننے کے موڈ میں ہوں"۔

ندیم

"مگر ان باتوں کے ساتھ ہی ساتھ اس لونڈیا کا پتہ لگانے کی کوشش
کرو تمہارے مستقبل محفوظ بھی رہ سکتا ہے.... یہاں تمہارے کئی شناسا
یں.... ان سے ملو' باتیں کرو' باتوں باتوں میں معلوم کرو کہ یہاں صوفیہ نام
ی کوئی لڑکی ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کون ہے"۔

"بڑی مصیبت ہے"۔ فیاض نے منہ بنا کر کہا۔ "جب میں تم سے
سی معاملے میں دلچسپی لینے کے لئے کہتا ہوں تو تم نخرے دکھانے لگتے ہو
ور اب میں تمہیں روک رہا ہوں تو تم خواہ مخواہ اس معاملے کے پیچھے پڑ
ئے ہو"۔

"یہ بھی اللہ کی شان ہے ایک قسم کی"۔ عمران نے حماقت انگیز
جیدگی کے ساتھ کہا۔ "اس کی شان نرالی ہے سوپر فیاض! وہ میری کھوپڑی
مکمل کنٹرول رکھتا ہے.... جو بات چاہتا ہے میری کھوپڑی میں ٹھونس دیتا
ہے.... اور جو بات چاہتا ہے میری کھوپڑی میں گھسنے ہی نہیں دیتا لہٰذا صبر
رو' صبر کرنے میں تمہارا ساتھ میں بھی دوں گا"۔

○☆○

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہال کے ایک سرے پر ڈائس بنایا گیا تھا.... ڈائس پر ایک مائیک فون بھی نظر آ رہا تھا.... جس سے پتہ چلتا تھا کہ کوئی فنکشن ہو گا بعد میں چلا کہ وہ فنکشن صرف تقریریں ہوں گی۔

تقریریں شروع ہونے سے پہلے تمام مہمان خوش گپیوں میں مصروف رہے.... آصف الدولہ اپنے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے بعد ا ہال ہی میں نظر آ رہا تھا.... کبھی وہ ایک میز پر نظر آتا تو کبھی دوسری پر ا پھر تیسری پر.... غرضیکہ سارے ہال میں چکراتا پھر رہا تھا.... ایک مرتبہ عم کے قریب سے گزرتے ہوئے ٹھٹکا بھی تھا لیکن عمران نے اس طرف نظریں پھیر لی تھیں.... جیسے اس نے اپنی زندگی میں کبھی آصف الدولہ شرف ملاقات نہ بخشا ہو.... آصف الدولہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا تھا۔

فیاض بھی اس دوران میں اپنے شناساؤں سے ملتا پھرا.... اس عمران کو بھی ساتھ رکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی.... لیکن عمران نے ا ٹالتے ہوئے کہا تھا۔

"نہیں سوپر فیاض! تم ہی سے دوستی کو بڑی مشکل سے بھگت

ہوں.... تمہارے دوستوں سے ملنے کے بعد تو لب گور پہنچنے میں کوئی کسر نہ رہ جائے گی"۔

اس جواب پر فیاض کا منہ تو بنا تھا لیکن اس نے کچھ کہے بغیر میز چھوڑ دی تھی.... جتنی دیر وہ اپنے شناساؤں سے ملتا پھرا عمران نے اپنی جگہ سے حرکت نہیں کی.... وہ اپنی کرسی پر اس طرح بیٹھا رہا جیسے کوئی الو اپنے گھونسلے پر بیٹھا عالمی سیاست کی تیزی سے بدلتی ہوئی صورت حال پر غور کر رہا ہو.... اس کے اس انداز نے بہتیروں کو اس کی طرف متوجہ کر دیا تھا.... ان میں سے دو ایک ایسے بھی تھے جن کی فیاض سے واقفیت تھی.... چنانچہ جب فیاض واپس میز پر آیا تو وہ لوگ بھی اس سے ملنے کے بہانے وہاں آ گئے.... فیاض نے عمران کا تعارف کرایا لیکن عمران نے کچھ ایسے خشک رویے اور چڑچڑے پن کا مظاہرہ کیا کہ ان لوگوں کو بھاگتے ہی بنی۔

جب وہ اور فیاض اکیلے رہ گئے تو عمران نے اطمینان کی سانس لی۔

"تم آج کل اتنے غیر سوشل کیوں ہوتے جا رہے ہو"۔ فیاض بولا۔

"سوشل ہونے میں جیب ہلکی ہونے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا اور تم جانتے ہو میں ایک غریب آدمی ہوں.... اگر پولیس آفیسر ہوتا تو رشوت کے بل بوتے پر حد سے زیادہ سوشل ہو جاتا"۔

"کیا تم مجھ پر کسی قسم کی چوٹ کر رہے ہو؟" فیاض نے تیکھے لہجے میں کہا۔

"میں صرف ایک چوٹ کا قائل ہوں.... ہاتھ کی چوٹ.... اور تم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ میں نے کبھی تمہیں ہاتھ مارا ہے"۔

فیاض منہ بنا کر رہ گیا۔

"آہم.... خیر"۔ عمران بولا۔ "یہ بتاؤ کچھ پتہ چلا؟"

"نہیں"۔ فیاض نے جواب دیا۔ "تم نے تو باتوں باتوں میں لگانے کے لئے کہا تھا لیکن میں نے اپنے جاننے والوں سے براہ راس سوال بھی کیا تھا.... جواب ملا کہ ہو سکتا ہے یہاں صوفیہ نام کی کوئی لڑکی لیکن وہ اس سے واقف نہیں"۔

"ہوں"۔ عمران، فیاض کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا پرخیال انداز سر ہلانے لگا۔

پھر وہ چونک کر ڈائس کی طرف متوجہ ہو گئے کیونکہ تقریریں شر ہونے کے اعلان کیا جا رہا تھا۔

"یہ سب کچھ خالی از علت نہیں ہے"۔ فیاض نے عمران سے ک

"مجھے ابھی باتوں باتوں میں لوگوں سے پتا چلا ہے کہ آصف الدولہ ا سیاست میں حصہ لینا شروع کرے گا.... یہ جشن اس سلسلے کی پہلی کڑ ہے"۔

"میں سمجھ چکا ہوں سوپر فیاض! مجھے یہاں کئی سیاست دانوں چہرے بھی نظر آ رہے ہیں"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پھر تقریریں شروع ہوئیں.... یہ سلسلہ پینتیس منٹ تک جا رہا.... مختلف آدمیوں نے تقریریں کیں.... بانی ملک کو زبردست خرا

ندیم

عقیدت پیش کیا گیا.... آصف الدولہ کی تقریر سب سے زیادہ زوردار ثابت ہوئی.... اس پر خوب خوب تالیاں بجیں اور عمران انگوٹھوں کے ناخن بجاتا رہا۔

"تالیاں بجانے سے شور بہت ہوتا ہے، اس لئے صرف ناخن بجانا چاہیے"۔ عمران نے فیاض سے کہا۔

تقریریں ختم ہونے کے بعد اعلان کیا گیا کہ تھوڑی دیر بعد مہمانوں کی دلچسپی کے لئے ایک پروگرام پیش کیا جائے گا.... پروگرام کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔

"سسپنس"۔ عمران بڑبڑایا۔ "سوپر فیاض! تمہارے قدم یہاں پہنچ چکے ہیں اس لئے سسپنس کی بات ضرور ہو گی.... کیا ان لوگوں کو زکام ہو جاتا اگر پروگرام کی نوعیت بھی ظاہر کر دی گئی ہوتی"۔

"شاید یہ اس لئے کیا گیا ہے کہ مہمان تھوڑی دیر تک اسی سوال میں دلچسپی لیتے رہیں کہ پروگرام کیا ہو گا"۔ فیاض نے مسکرا کر کہا۔

"تمہاری چھمک چلو کا اب تک کوئی پتہ نہیں"۔

"لعنت بھیجو یار.... تمہاری ہی بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے"۔

"کون سی بات؟"

"یہی کہ وہ خط میرے کسی شناسا کا مذاق ہو گا.... اگر ایسا نہ ہوتا تو اب تک اس لڑکی سے ملاقات ہو چکی ہوتی.... ہمیں یہاں آئے ہوئے ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ ہو چکا ہے"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کیا تم اس آدمی کا پتہ لگانا پسند نہیں کرو گے.... جس نے تم سے مذاق کیا ہے"۔

"کیسے پتہ لگے گا؟"

"یہ سوال کرنے سے بہتر ہوتا کہ تم چلو بھر پانی میں ڈوبنے کی کوشش میں ناکام ہونے کے بعد حج کرنے چلے جاتے"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔ "تم اپنی اس نوکری سے دستبردار کیوں نہیں ہو جاتے.... تمہیں اپنے محکمے سپرنٹنڈنٹ ہوتے ہوئے شرم آنا چاہیے"۔

"اچھا ٹھہرو"۔ مجھے سوچنے دو.... فیاض نے ہاتھ اٹھا کر کہا اور پھر چند لمحے بعد بولا۔ "تم ٹھیک کہہ رہے ہو.... اس کا پتہ تو بڑی آسانی سے چل جائے گا.... آصف الدولہ سے یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ دعوتی کارڈ کی تقسیم کا کام اس نے کس کے سپرد کیا تھا؟"

"مجھے خدشہ ہے کہ تم آسانی سے کامیاب نہیں ہو سکو گے"۔ عمران نے پرتشویش لہجے میں کہا۔

"کیوں؟"

"اگر یہ مذاق ہی ہوا تب تو شاید آسانی سے پتہ چل جائے گا لیکن اب مذاق نہ ہوا تو مشکل پیش آئے گی"۔

"اوہ"۔ فیاض ہونٹ سکوڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا اور پھر بولا۔ "تم یہ بات ایسے لہجے میں کہہ رہے ہو جیسے تمہارا خیال ہو کہ یہ مذاق نہیں ہو گا"۔

"تم نے ٹھیک ہی اندازہ لگایا ہے"۔

"حالانکہ تم نے چھوٹتے ہی مذاق کے امکان کے بارے میں کہا تھا"۔

"چھوٹتے ہی کہا تھا"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "اور جو بات چھوٹتے ہی کہہ دی جائے عموماً" درست نہیں ہوتی.... اسی لئے بزرگ کہہ گئے ہیں کہ پہلے تولو پھر بولو.... لیکن سوپر فیاض! یہ میں آج تک نہیں سمجھ سکا کہ بات کس طرح تولی جا سکتی ہے.... بات تولنے کے پیمانے میری نظروں سے آج تک نہیں گزرے.... تمہاری نظروں سے گزرے ہوں تو مجھے بتاؤ.... اور نہ گزرے ہوں تو جب بھی گزریں مجھے بذریعہ تار اطلاع دینا اور.... ہائیں.... ارے! یہ میں کیا بکنے لگا.... ہاں تو ذکر شاید یہ تھا کہ وہ خط مذاق ہے یا کچھ اور.... یہی ذکر تھا نا؟"

"ہوں"۔ فیاض اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا غرایا۔ "بعض اوقات تم اتنی تیزی سے بکواس شروع کرتے ہو کہ دماغ کی چولیں ہل جاتی ہیں"۔

"گھر جا کر انہیں اپنی بیوی سے کسوا لیا کرو.... میں نے سنا ہے کہ یہ قوم دماغ کی چولیں کسنے میں ماہر ہوتی ہے.... ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے فوری طور پر مذاق کے امکان کا جائزہ لیا تھا.... لیکن اب میں اسے مذاق سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوں"۔

"وجہ؟"

"اگر یہ مذاق ہوتا تو بات اب تک کھل کر سامنے آ گئی ہوتی؟"

"ضروری تو نہیں ہے"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"چلو مانے لیتا ہوں"۔ عمران نے سر ہلا کر کہا۔ "اب میں یہ کہو
کہ میں اسے مذاق سمجھنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ میری چھٹی حس مجھ
یہی کہہ رہی ہے.... میری چھٹی حس عموماً دھوکہ نہیں دیتی.... لہٰذا
اس پر یقین کر لیتا ہوں.... تمہارا دل چاہے تو تم بھی کرو.... نہ دل چاہے
نہ کرو.... میں تو ضرور کروں گا.... میں کیا تم سے ڈرتا ہوں؟" عمران
غصیلے انداز میں آنکھیں نکالیں۔

○☆○

ندیم

فیاض کو ہنسی آ گئی.... لیکن ہنسنے کا انداز کھسیانا سا تھا۔

"ارے تو لڑنے مرنے پر کیوں آمادہ ہو؟" فیاض بولا۔

"آ.... ہاں.... ہائیں.... نہیں تو"۔ عمران نے چونک کر کہا اور پھر نہایت حماقت انگیز قسم کی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ "تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے سوپر فیاض، میں تو پیار و محبت کی باتیں کر رہا تھا"۔

"اگر تم ایسی پیار و محبت کی باتیں کسی لڑکی سے کرو تو وہ تمہارا منہ نوچ لے گی"۔ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن تم لڑکی نہیں اس لئے میرا مستقبل محفوظ ہے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تمہیں یقین ہے کہ وہ خط مذاق نہیں"۔

"ہاں!" عمران نے کہا۔ "نہ جانے کیوں مجھے اب اس کا یقین ہو چکا ہے"۔

"تو پھر وہ اب تک مجھ سے کیوں نہیں ملی؟"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"شاید اسے موقعہ نہیں ملا ہو گا.... کیا تم خط کی عبارت بھول گئے.... اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ وہ چھپ کر تم سے ملنا چاہتی ہے اور چھپ کر ملنے کا موقعہ آسانی سے ہاتھ نہیں آتا"۔

فیاض پر تفکر انداز میں عمران کی آنکھوں میں دیکھنے لگا.... اور پھر ایک ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے؟"

"وہی جو منظور خدا ہوتا ہے"۔ عمران نے درویشانہ انداز میں کہا اور پھر چونک کر ڈائس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "وہ دیکھو! محترم کچھ کہنے آئے ہیں"۔

ندیم

فیاض نے ڈائس کی طرف دیکھا.... مائیکروفون کے سامنے آنے والا وہی آدمی تھا جو اس سے پہلے بھی اعلانات کرتا رہا تھا۔

"خواتین و حضرات!"۔ اس نے مائیکروفون میں کہا۔ "کچھ دیر قبل یہ اعلان کیا گیا تھا کہ آپ لوگوں کی دلچسپی کے لئے ایک پروگرام پیش کیا جائے گا.... وہ پروگرام ایک مشاعرہ ہے"۔

"ارے باپ رے"۔ عمران اپنی کرسی پر اچھل پڑا۔

"اناؤنسر کہہ رہا تھا۔ "مشاعرے کا خیال محترم آصف الدولہ صاحب کے ذہن میں اس لئے پیدا ہوا تھا کہ حاضرین میں کچھ شعراء حضرات بھی موجود ہیں.... فوری طور پر پروگرام کی نوعیت اس لئے ظاہر نہیں کی گئی تھی کہ پروگرام یقینی نہیں تھا.... بعد میں محترم آصف الدولہ صاحب نے شعراء

حضرات سے ان کی رائے پوچھی تو وہ آمادہ ہو گئے.... چنانچہ پروگرام مرتب کرنے کے بعد اب اس کا اعلان کیا جا رہا ہے.... اب آپ لوگ ایک چھوٹے سے مشاعرے سے محظوظ ہوں گے"۔

"مر گئے"۔ عمران کراہتا ہوا کرسی کی پشت گاہ سے ٹک گیا اور پھر دفعتاً بوکھلائے ہوئے انداز میں کھڑا ہوا بولا۔ "اچھا سوپر فیاض! میں جا رہا ہوں.... خدا حافظ"۔

"ارے ارے! کیا حماقت ہے بیٹھو"۔ فیاض نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"مم.... مجھے جانے دو سوپر فیاض.... ورنہ میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا"۔ عمران نے مری مری سی آواز میں کہا۔ "ارے یہ شاعری میری سمجھ میں بالکل نہیں آتی.... سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں تو دورہ پڑنے لگتا ہے.... اس کوشش میں دو مرتبہ مرتے مرتے بچا ہوں"۔

"تم بیٹھو تو.... میری موجودگی میں ہرگز نہیں مر سکتے.... میں تمہیں سمجھاتا رہوں گا"۔ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے جانے دو فیاض"۔ عمران گڑگڑایا.... "ارے ابھی تو میرے سہرے کے پھول بھی نہیں کھلے"۔

"وہ بھی کھل جائیں گے۔ فکر مت کرو"۔ فیاض نے اسے زبردستی کرسی پر دھکیل دیا۔

عمران بیٹھ تو گیا لیکن اس کی سانس اس طرح پھولی ہوئی تھی.... جیسے کوئی چڑھائی سر کی ہو.... وہ خوفزدہ نظروں سے ڈائس کی طرف بھی دیکھتا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رہا۔۔۔ فیاض اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔ اچانک عمران ایک بار پھر گڑگڑایا۔

"اللہ کے واسطے مجھے جانے دو بھائی"۔

"کیوں بور کر رہے ہو۔۔۔ اب تو کہیں جا کر دلچسپی کا کچھ سامان پیدا ہوا ہے"۔

"دلچسپی کا سامان"۔ عمران نے آنکھیں نکالیں۔ "اور اگر میں مر گیا تو کفن دفن کا سامان کون کرے گا۔۔۔ میری جیب میں اس وقت صرف پونے آٹھ روپے ہیں"۔

"فکر مت کرو۔۔۔ میں سب کر لوں گا۔۔۔ بڑا شاندار مقبرہ بنوا دوں گا تمہارا"۔ فیاض نے بائیں آنکھ دبا کر کہا۔ وہ آج بہت ہی خوشگوار موڈ میں تھا۔

"اچھی بات ہے"۔ عمران نے نڈھال سی آواز میں کہا اور کرسی کی پشت گاہ سے ٹک کر آنکھیں بند کر لیں۔

فیاض نے ڈائس کی طرف دیکھا۔۔۔ اتنی دیر میں صدر مشاعرہ کا انتخاب ہو چکا تھا۔۔۔ صدر صاحب ایک بہت بڑے سرکاری آفیسر تھے۔

عمران کی آنکھیں بدستور بند رہیں لیکن کھلی ہوتیں تو فیاض کی آنکھوں میں ناچتی شرارت اس سے چھپی نہ رہتی۔

"میں ابھی آیا! ایک منٹ میں"۔ اچانک فیاض اٹھتا ہوا بولا۔

"کک۔۔۔ کہاں؟" عمران نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

"بس ابھی آیا۔۔۔ جانا مت ورنہ میں تمہیں گھر سے گھسیٹ لاؤں گا"۔ فیاض نے کہا۔ "میری واپسی میں ایک منٹ سے زیادہ نہیں لگے گا"۔

عمران کچھ نہ بولا۔ وہ فیاض کو تیزی سے ڈائس کی طرف جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔ پھر اس نے یہ بھی دیکھا کہ فیاض اناؤنسر کی طرف جھکا ہوا آہستہ آہستہ کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔ اناؤنسر نے سر ہلا کر پنسل سے کاغذ پر کچھ لکھا اور فیاض وہاں سے واپس لوٹ آیا۔۔۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ناچ رہی تھی۔

"کیوں؟" عمران پلکیں جھپکاتا ہوا بولا۔ "کیا کہنے گئے تھے اس سے؟"

"کہنے نہیں بلکہ معلوم کرنے گیا تھا کہ استاد شمس بارہ بنکوی بھی حاضری کو اپنے کلام بلاغ سے محظوظ ہونے کا موقع دیں گے یا نہیں؟" فیاض نے بڑی سنجیدگی سے جواب دیا۔ "اناؤنسر نے بتایا ہے کہ وہ سب کے بعد آئیں گے"۔

فیاض سنجیدہ نظر آنے کی کوشش تو بہت کر رہا تھا۔۔۔ لیکن اس کے ہونٹوں کے گوشوں سے مسکراہٹ پھوٹی پڑ رہی تھی۔۔۔ عمران اسے مشتبہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

"ارے!" فیاض ہنس پڑا۔ "تم مجھے گھور کیوں رہے ہو؟"

"کچھ نہیں"۔ عمران نے بڑبڑا کر لاپرواہی سے شانے جھٹکے اور پھر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کرسی کی پشت سے ٹک گیا.... اسے یقین آ چکا تھا کہ فیاض کسی شرارت کے چکر میں ہے لیکن وہ شرارت کیا ہو گی' یہ سمجھنے سے عمران کا ذہن قاصر تھا۔

اناؤنسر نے پہلے شاعر فلک بجنوری کے نام کا اعلان کیا اور عمران کے چہرے پر زلزلے کی سی کیفیت نظر آنے لگی۔

ندیم

"آج یہاں سے میری لاش جائے گی سوپر"۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

فلک بجنوری نے ترنم سے غزل شروع کی اور عمران اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر آگے کی طرف جھک گیا.... اس نے اس طرح تھوک نگلا تھا جیسے کوئی سخت سی چیز نگلتے ہوئے بڑی تکلیف محسوس کی ہو۔

فلک بجنوری صاحب کی آواز کی "پھٹے بانس" سے کچھ پرانی رسم و راہ معلوم ہوتی تھی لیکن وہ ترنم ہی سے پڑھے گئے.... بارہا ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ان کی آواز سے متعدد شاخیں پھوٹ کر فضا میں پھیلتی چلی گئی ہوں۔

دوسرے شاعر آئے وہ چنچنا کر پڑھتے تھے.... پھر بھی غزل ترنم ہی سے شروع کی.... بعض مرتبہ ایسا ہوا کہ مصرعوں کے اختتام تک پہنچتے پہنچتے "چیں" کر کے رہ گئے.... آخری الفاظ کو بھی حلق سے رہائی نہ مل سکی لیکن تھے وہ کچھ ایسے وضعدار کہ ترنم کا دامن آخر تک نہ چھوڑا اور پھر ہانپتے ڈائس سے چلے گئے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لیکن اس وقت عمران کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا جب ایک بزرگ شاعر نے بھی ترنم سے شوق فرمایا۔

"یار میں ان لوگوں کی گردن مار دوں گا"۔ عمران نے آنکھیں نکال کر کہا۔ "آواز بھیک مانگ رہی ہے اور چلے ہیں ترنم بازی کرنے"۔

"ترنم ہی سے لوگ مشاعرہ لوٹ لیتے ہیں"۔ فیاض نے بائیں آنکھ دبا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"دماغ لوٹ لیتے ہیں"۔ عمران نے پھر آنکھیں نکالیں اور کہا۔ "ارے اگر یہی ترنم ہے تو آہ و بکا کیسی ہوتی ہو گی"۔

"وہ دیکھو.... سنو"۔ فیاض جلدی سے بولا۔ "بہت واہ واہ ہو رہی ہے.... کوئی اچھا شعر معلوم ہوتا ہے"۔

ہال میں "مکرر.... مکرر" کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔

شاعر صاحب نے شعر دہرایا جس کا مختصر سا لب لباب یہ تھا کہ انہیں اب بھی حسینوں کا التفات حاصل ہے۔

عمران نے آنکھیں پھاڑ کر ان کی طرف دیکھا.... ان کی عمر ساٹھ سال سے کم نہ رہی ہو گی.... نہایت دھان پان سے آدمی تھے.... آنکھیں غالباً" کمزوری ہی کی وجہ سے ڈگر ڈگر کر رہی تھیں.... بس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ابھی تڑ سے گریں گے اور پٹ سے مر جائیں گے.... اس عالم میں بھی اگر انہیں حسینوں کا التفات حاصل تھا تو عمران اس بات پر غور کئے بغیر نہیں رہ سکا تھا کہ حسینوں کو مالیخولیا ہو گیا ہو گا۔

پانچویں نمبر پر بھی ایک بزرگ شاعر آئے.... یہ بھی نہایت سینک سلائی قسم کے انسان تھے.... مگر انہوں نے فرمایا کہ ان کی پیری میں اب بھی جوش جوانی کا خاطر خواہ اسٹاک موجود ہے۔

"سوپر فیاض!" عمران مری مری سی آواز میں بولا.... "اگر میرا ہارٹ فیل نہ ہوا تو اب میں خودکشی تو کر ہی لوں گا"۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں.... ہرگز ایسا نہیں کرنے دوں گا"۔ فیاض نے مسکرا کر کہا۔

سات شاعر ڈائس پر آئے جن میں سے صرف ایک نے تحت اللفظ میں پڑھا تھا.... باقی چھ ترنم کی ایسی تیسی کر کے چلے گئے تھے۔

"پتہ نہیں ان شاعروں کو گلا بازی کا شوق کیوں ہوتا ہے؟" عمران نے منہ بنا کر کہا۔

دوسری طرف ڈائس سے اعلان کیا جا رہا تھا۔ "اب آپ کے سامنے ملک کے ایک ابھرتے ہوئے نوجوان شاعر تشریف لائیں گے.... مسٹر علی عمران! ایک جواں فکر شاعر"۔

○☆○

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران اپنی کرسی پر اس طرح اچھلا تھا جیسے بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔

"میں مسٹر علی عمران سے گزارش کروں گا کہ وہ ڈائس پر تشریف لائیں اور حاضرین کو اپنے کلام سے محظوظ ہونے کا موقع دیں"۔ ڈائس کی طرف سے آواز آئی۔

فیاض کا چہرہ سرخ ہو گیا.... ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہنسی ضبط کرنا اس کے لئے انتہائی دشوار ثابت ہو رہا ہو.... ادھر عمران کے منہ سے عجیب بے ہنگم سی آوازیں نکل رہی تھیں.... جیسے فرنجک ہو گئی ہو.... اس نے ایک زمانے میں اوٹ پٹانگ قسم کی افسانہ نگاری تو کی تھی لیکن شاعری سے اسی طرح بدکتا تھا جیسے گھوڑا سائے سے.... اس کی دانست میں اردو ادب کی یہ صنف قابل گردن زدنی تھی۔

حاضرین کی نظریں "جواں فکر شاعر" کی تلاش میں چاروں طرف بھٹک رہی تھیں اور بیچارہ جواں فکر شاعر اپنے ہاتھوں سے اڑے ہوئے طوطوں کو دوبارہ پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"مسٹر عمران ڈائس پر تشریف لائیں"۔ ڈائس سے پھر کہا گیا۔

"اب اٹھ بھی جایئے مسٹر عمران"۔ فیاض نے بلند آواز میں کہا۔

لوگ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے.... بلند آواز میں عمران کو مخاطب کرنے سے فیاض کا مقصد بھی یہی تھا کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

"فیاض.... فیاض"۔ عمران دانت پیستا ہوا کہہ رہا تھا۔ "میں تم سے اچھی طرح سمجھوں گا.... اب میں سمجھا کہ تم اناؤنسر کے پاس کیوں گئے تھے"۔

"آپ بہت دیر کر رہے ہیں جناب"۔ قریب کی میز سے ایک آدمی بولا۔

عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا.... اسی وقت ڈائس کی طرف سے صدر مشاعرہ کی آواز سنائی دی۔

"تشریف لایئے مسٹر علی عمران"۔

"نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" پر غور کرتے ہوئے عمران کو اپنی جگہ سے اٹھنا ہی پڑا لیکن اٹھنے سے پہلے اس نے فیاض کو دو چار گالیاں سنا دی تھیں.... جنہیں فیاض نے خلوص دل سے قبول کر لیا تھا.... وہ آج تھا ہی تفریح کے موڈ میں۔

"مسٹر عمران آپ کے سامنے آ رہے ہیں"۔ ڈائس سے اعلان کیا گیا۔

عمران کانپتی ہوئی ٹانگوں سے ڈائس کی طرف بڑھا.... یہ کہنا تو مشکل

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہو گا کہ وہ نروس ہو گیا تھا لہٰذا اس کی ٹانگوں کا کانپنا ایکٹنگ ہی ہو سکتی تھی۔

ڈائس پر پہنچتے پہنچتے عمران کی رگ شرارت پھڑک اٹھی.... اب وہ سوچ چکا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے.... جب وہ مائیکروفون کے سامنے پہنچا تو اول درجے کا گاؤدی نظر آ رہا تھا.... اس نے کھنکار کر گلا صاف کیا اور صدر مشاعرہ سے بولا۔

"آپ کی اجازت سے"۔

صدر مشاعرہ نے مسکراتے ہوئے اپنے سر کو خفیف سی جنبش دی.... لیکن اس سے پہلے کہ عمران کچھ شروع کرتا حاضرین میں سے کوئی بولا۔

"ارے بھئی تخلص کیا ہے؟"

"سس.... سرپٹ"۔ عمران ہکلایا۔

"کیا؟" ہال میں کئی متحیرانہ آوازیں گونج گئیں۔

"جج.... جی ہاں.... سرپٹ.... علی عمران سرپٹ.... ذرا ترقی پسند قسم کا شاعر ہوں"۔ عمران نے ہانک لگائی۔

ہال میں کئی مردانہ اور کئی سریلے قہقہے بکھر گئے.... عورتوں کی تعداد ایک تہائی کے قریب ضرور رہی ہو گی"۔

"آپ کیا ارشاد فرمائیں گے سرپٹ صاحب؟" ایک آواز سنائی دی۔

"ارشاد!" عمران نے احمقانہ انداز میں کہا اور پھر بولا۔ "جی نہیں.... ارشاد نہیں فرماؤں گا.... غزل فرماؤں گا"۔

ندیم

ایک بار پھر قہقہے گونج گئے۔

"تو پھر فرمائیے"۔ ایک آواز ابھری۔

"ابھی فرماتا ہوں"۔ عمران نے جیب سے رومال نکال کر چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا.... اس وقت اس کا ذہن بڑی تیزی سے کام کر رہا تھا.... نثر کی بات ہوتی تو وہ بلاتاخیر شروع ہو جاتا.... لیکن یہاں تو شعر و شاعری کا معاملہ تھا.... سوچنے سمجھنے کی مہلت تو درکار ہونا ہی چاہیے تھی۔

آصف الدولہ کے چہرے پر غصے کے آثار صاف دیکھے جا سکتے تھے.... ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ابھی اٹھے گا اور عمران کو اٹھا ڈائس سے نیچے پھینک دے گا لیکن اس نے ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا وہ دیکھ رہا تھا کہ حاضرین اس احمق شاعر میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔

عمران نے ایک بار پھر کھنکار کر گلا صاف کیا اور بولا۔

"عرض کیا ہے"۔

"عرض کریں آپ کے دشمن"۔ کسی نے برجستہ کہا۔ "آپ کا حق تو فرمانے کا ہے سرپٹ صاحب"۔

"جو آپ کا حکم ہو"۔ عمران نے عاجزانہ انداز میں کہا اور پھر بولا۔

"جی ہاں.... تو میں نے فرمایا ہے"۔

اگر وہاں عام مشاعرے کا مجمع ہوتا تو قہقہوں سے ہال کی چھت اڑ گئی ہوتی لیکن پھر بھی اچھا خاصہ شور وہاں بھی ہو گیا.... فیاض اپنا پیٹ پکڑ کر دہرا ہوا جا رہا تھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران نے تحت اللفظ میں بسم اللہ کی۔

اگر تجھ میں ہمت ہو چل مجھ سے پہلے
یہاں سے نکل جا' نکل مجھ سے پہلے

"ارے یہ شعر ہے"۔ ایک آدمی بول پڑا۔

"شعر نہیں مطلع ہے! آپ اتنا بھی نہیں جانتے"۔ عمران نے اس طرف دیکھتے ہوئے حقارت سے کہا۔

ایک بار پھر قہقہے پھوٹ پڑے۔

"اب شعر سنئے"۔ عمران نے ہانک لگائی۔

وہ سب ہی گلا باز تھے یا تھے قوال

"واہ واہ... سبحان اللہ کا شور اٹھا اور پھر کسی طرف سے آواز آئی۔

"ارے میاں! "ل" گر گیا ہے"۔

"کک... کہاں" عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں جھک کر ڈائس کچھ تلاش کرنے لگا... پھر جلدی سے سیدھا کھڑا ہو کر جھینپے ہوئے اند میں بولا۔ "شاید آپ مذاق کر رہے ہیں... یہاں تو کچھ بھی نہیں گرا"۔

عمران کے انداز میں اتنی بے ساختگی تھی کہ اس مرتبہ قہقہوں طوفان آ گیا... عمران اس طرح جھک جھک کر سلام کرنے لگا جیسے وہ لوگ اسے داد دے رہے ہوں... اس حرکت پر قہقہوں کا وہ طوفان اور زیاد شدید ہو گیا... عمران اب احمقوں کی طرح کھڑا پلکیں جھپکا رہا تھا۔

بڑی مشکل سے ہال کی فضا پر سکون ہوئی اور عمران کو ٹوکنے والا پ

ندیم

بولا۔ "جناب سرپٹ صاحب! "ل" ڈائس پر نہیں گرا ہے"۔

"پھر؟" عمران نے معصومیت سے پوچھا۔

"مصرعے کے وزن سے گر گیا ہے... آپ کا مصرع لفظ قوال پر ختم ہو جاتا ہے... گویا "ل" بڑھ گیا ہے... شاعری کی اصطلاح میں سے "ل" گرنا کہیں گے... اسی لئے میں نے کہا تھا کہ ل گر گیا ہے"۔

"گر گیا ہے تو آپ کو کیوں برا لگ رہا ہے... کیا آپ کی اس سے کچھ رشتے داری ہے"۔ عمران نے ہاتھ نچا کر کہا۔

اس جواب پر ہال میں پھر چند ایک قہقہے اچھل گئے۔

"غلط بات کو درست نہیں کہا جا سکتا"۔ وہی آدمی پھر بولا۔ "ل بہرحال گرا ہے"۔

"گرا ہے تو آپ اٹھا لیجئے... اور مجھے غزل پڑھنے دیجئے"۔ عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔

"ٹھیک ہے... ٹھیک ہے"۔ حاضرین میں سے سے کئی آوازیں ابھریں۔ "آپ غزل پڑھئے سرپٹ صاحب"۔

عمران نے احمقانہ انداز میں مسکراتے ہوئے اپنا شعر پورا کیا۔

وہ سب ہی گلاباز تھے یا تھے قوال
جو آئے تھے پڑھنے غزل مجھ سے پہلے

یکبارگی "سبحان اللہ" اور "مکرر ارشاد" کا شور اٹھا مگر ان شعراء حضرات کے چہرے سرخ ہو گئے جو عمران سے پہلے "نغمہ سرائی" یا "غزل

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سرائی" فرما چکے تھے.... عمران کا شعر ان پر ایک بھرپور طنز تھا اس لیے تلملا کر رہ گئے.... اس طنز سے ایک شاعر مستثنیٰ تھا جس نے تحت اللفظ غزل پڑھی تھی.... وہ دوسروں کے ساتھ مسکراتا اور ہنستا رہا۔

لوگوں کے اصرار پر عمران کو یہ شعر کئی مرتبہ پڑھنا پڑا.... اور شعرا حضرات تلملاتے رہے.... آصف الدولہ کے چہرے پر بھی ناگواری کے صاف ظاہر تھے لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا.... لوگ اب عمران میں تحاشا دلچسپی لینے لگے تھے۔

دوسری طرف فیاض کی حالت تباہ تھی.... ہنستے ہنستے اس کے میں بل پڑ گئے تھے۔

"حضرات.... حضرات.... بلکہ خواتین و حضرات"۔ عمران نے اٹھا کر ہانک لگائی.... "اب دوسرا شعر سنئے"۔

لوگ خاموش ہو گئے.... عمران کی نظریں ان شاعر صاحب پر جم جو اپنی "پیری" میں "جوانی کے جوش" کا ذکر فرما چکے تھے۔ عمران صرف انہیں کی طرف دیکھتے ہوئے شعر پڑھا۔

ضعیف؟ اور عاشق؟ چلو مان لوں گا
اگر کھا سکیں یہ کھٹمل مجھ سے پہلے

"ہائیں! یہ کھٹمل کیا چیز ہے؟" ایک آواز آئی۔

"سخت قسم کی ایک سبزی کا نام ہے"۔ عمران احمقانہ انداز مسکرایا۔

بزرگ شاعر جزبز ہو کر رہ گئے۔

"لیکن سبزی کا شاعری سے کیا تعلق؟"

"بہت گہرا تعلق ہے"۔ عمران نے کہا۔ "شاید آپ نے چچا غالب کا مصرع نہیں سنا کہ.... اگ رہا ہے در و دیوار پر سبزہ غالب.... جی ہاں! سبزی اور شاعری میں چولی دامن کا ساتھ ہے.... اگر آپ کو یقین نہ آئے تو شاعروں کے معدوں سے پوچھئے"۔

اب لوگوں میں ہنسنے کی طاقت بھی نہیں رہی تھی.... فیاض اپنی کرسی پر نڈھال پڑا تھا۔

عمران کی نظریں ان مجہول سے شاعر صاحب پر جم گئیں.... جنہوں نے اپنے اوپر حسینوں کے التفات کا ذکر کیا تھا.... عمران کی نظریں اپنے اوپر پڑتے ہی وہ گھبرا گئے.... سمجھ گئے ہوں گے کہ اب ان کی باری آنے والی ہے۔

"اگلا شعر ملاحظہ فرمائیے"۔ عمران بولا۔

"ارشاد"۔ کئی آوازیں سنائی دیں۔

عمران نے لہک کر پڑھا....

"حسینوں کی نظر کرم کے یہ دعوے انہیں آئینہ دو"۔

"ہائیں ہائیں! ارے"۔ کئی آوازیں بیک وقت ابھریں۔

پھر کسی نے کہا۔ "یہ مصرع تو کافی بڑھ گیا ہے سرپٹ صاحب"۔

"آزاد غزل ہے جناب"۔ عمران نے بڑے اخلاق سے جواب دیا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اس جواب پر ہال میں کئی متحیرانہ آوازیں گونج گئیں اور کچھ
ہنسنے لگے۔

"آزاد نظم تو سنی تھی.... لیکن یہ آزاد غزل کہاں سے ٹپک پڑی
وہی آدمی بولا جس نے ل گر جانے پر اعتراض کیا۔

"فکر مت کیجئے.... آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا"۔ عمران نے
کر کہا۔ "اگر علی عمران سرپٹ بقید حیات رہا تو پھر کسی مشاعرے میں
کو آزاد رباعی اور آزاد قطعہ سننے کا شرف بھی حاصل ہو جائے گا
احباب میں سے کسی کی شادی ہوئی تو آزاد سہرا بھی لکھوں گا.... جی ہاں
چچا غالب نے کبھی خواب میں بھی آزاد نظم کا نام نہیں سنا ہو گا لیکن
نام سننے میں آتا ہے.... پھر کیا وجہ ہے کہ آزاد رباعی وغیرہ کا چکر
سکے.... اب آپ شعر سنئے"۔

حسینوں کی نظر کرم کے یہ دعوے؟ انہیں آئینہ دو

حسینوں کی ان پر نظر مجھ سے پہلے؟

مصرع ثانی عمران نے ذرا اکڑ کر پڑھا تھا.... ایک بار پھر "واہ
شور بلند ہوا.... اسی شور میں سے کسی کی آواز ابھری۔

"ارے بھئی.... اس مصرعے کا تو قافیہ ہی بدل گیا ہے"۔

"بدل جانے دیجئے صاحب آپ کا کیا جاتا ہے"۔ عمران نے
سنجیدگی سے کہا۔

اس جواب پر بھی قہقہوں کا ابلنا لازم تھا لیکن اب ان میں

شدت نہیں رہ گئی تھی.... لوگ ہنستے ہنستے نڈھال ہو چکے تھے۔

"لیکن سرپٹ صاحب"۔ وہی آدمی پھر بولا۔ "آپ کو قافیے کا خیال رکھنا چاہیے تھا.... غزل اور نظم ہم قافیہ نہیں ہیں"۔

"میں کہہ چکا ہوں کہ یہ آزاد غزل ہے"۔ عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔ "اور اگر نہ بھی ہو تو کیا میں نے قافیوں کا خیال رکھنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے.... آپ لوگ اعتراضات کر کر کے میرا قافیہ تنگ مت کیجئے اور غزل سنئے.... اب صرف مقطع رہ گیا ہے"۔

"ارے! اتنی سی غزل"۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"اس مرتبہ صبر کیجئے.... آئندہ پوری تیاریوں کے ساتھ حاضر ہوں گا"۔ عمران نے برجستہ کہا۔

لوگ پھر ہنسنے لگے.... جن شاعروں پر طنز کیا گیا تھا وہ پہلو بدل رہے تھے اور آصف الدولہ بھی اپنی نشست پر بل کھا رہا تھا۔

"ہاں تو عرض کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"ارے آپ پھر عرض کرنے لگے"۔ ایک آواز ابھری۔

"اوہ! مم.... معاف کیجئے.... میں بھول گیا تھا"۔ عمران نے جلدی سے کہا اور پھر بولا۔ "ہاں تو میں نے فرمایا ہے"۔

قہقہوں کی گونج میں عمران نے مقطع شروع کیا۔

چند حضرات نالاں ہیں تجھ سے او سرپٹ

"واہ کیا کہنے.... خوب"۔ کئی آوازیں سنائی دیں اور پھر کچھ لوگوں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نے کورس کی شکل میں مصرع اٹھایا۔

چند حضرات نالاں ہیں تجھ سے او سرپٹ

"جی ہاں یہ حقیقت ہے"۔ عمران نے احمقانہ انداز میں مسکرا ہوئے کہا اور پھر مصرع دوبارہ پڑھا... اس کے بعد مصرع ثانی پڑھنے کو منہ کھولا ہی تھا کہ حاضرین میں سے ایک آدمی اچھلا اور عمران کی طر دیکھتا ہوا پاگلوں کی طرح چیخا۔

"تم گدھے کے بچے ہو"۔

"تم گدھے کے بچے ہو"۔

عمران ایک لمحے کے لئے تو ہکا بکا رہ گیا تھا لیکن پھر فوراً ہی بولا۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے جناب! میرے باپ کا نام سر رح ہے... آپ شاید غلطی سے اپنے باپ کا نام بتا گئے ہیں"۔

ہال پر سناٹا چھا گیا... اس آدمی نے عمران کی شان میں قصیدہ پڑھ حرکت ہی ایسی کی تھی لیکن پھر اچانک ہال میں جیسے بھونچال آگیا... ا آدمی نے ایک میز الٹ دی تھی اور پاگلوں کی طرح چیختا چلانا شروع کر تھا... اپنا لباس تار تار کئے ڈال رہا تھا... بہت سے لوگ اس کی طر جھپٹے۔

"اسلم... اسلم"۔ ایک عورت بھی چیختی ہوئی اس کی طرف لپکی۔

لیکن اس سے پہلے کہ لوگ اس آدمی کے قریب پہنچتے... اس اپنی جیب سے ریوالور نکال کر فائر کر دیا... گولی اس عورت کے سینے پر پ

وہ "اسلم... اسلم" چیختی ہوئی اس کی طرف لپکی تھی... ایک چیخ کے ساتھ وہ فرش پر گری۔

پاگل نے دوسرا فائر بھی کر دیا لیکن یہ گولی کسی کو نہیں لگی... اتفاق سے کوئی زخمی بھی نہیں ہوا تھا۔

لیکن تیسرا فائر ہونے سے پہلے ہی کچھ لوگ اس آدمی پر ٹوٹ پڑے اور اس کے ہاتھ سے ریوالور چھین لیا گیا۔

جس عورت کے گولی لگی تھی اس کا کام جسم فرش پر بے حس و حرکت ہو گیا تھا... غالباً اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔

عمران ڈائس پر دم بخود کھڑا تھا۔

○☆○

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

زعفران زار محفل ایک سنگین صورت حال سے دوچار ہو چکی تھی۔

جو کچھ بھی ہوا تھا اتنی غیر متوقع طور پر ہوا تھا کہ بیشتر تو اپنی جگہ سے جنبش ہی نہیں کر سکے تھے۔ ان پر سکتے کی سی حالت طاری ہو گئی تھی۔

قاتل کو ایک کرسی پر دھکیل دیا گیا تھا اور کچھ لوگ اسے چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے.... ایک آدمی نے اس کا شانہ پکڑ کر جھنجوڑتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا کر دیا اسلم؟"

قاتل خالی خالی نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگا اور پھر دھیرے سے ہنس کر سر جھکا لیا۔ اب اس کے چہرے پر وحشت نہیں تھی اور وہ دیوانگی کی حرکتیں بھی نہیں کر رہا تھا کہ لیکن یہ بات پھر بھی ظاہر تھی کہ وہ صحیح الدماغی کی حالت میں نہیں تھا۔

فیاض بری طرح بوکھلا گیا تھا.... ایک عورت اس کے سامنے قتل ہو گئی تھی اور وہ قاتل کو نہیں روک سکا تھا.... اخبارات اس بات کو خوب اچھالتے کہ یہ قتل محکمہ سراغرسانی کے ایک آفیسر کی موجودگی میں ہوا تھا....

فیاض کی بڑی سبکی ہوتی اور اسے اپنے افسران کے سامنے شرمندہ بھی ہونا پڑتا۔

بہرحال وہ بڑی تیزی سے حرکت میں آگیا.... سب سے پہلے اس نے قاتل کے گرد اپنے شناساؤں کا پہرہ لگایا اور انہیں ہدایت کی کہ وہ قاتل کو ہرگز فرار نہ ہونے دیں.... اس کے شناساؤں کے ذریعے یہ بات بڑی تیزی سے پھیل گئی کہ وہ محکمہ سراغرسانی کا ایک آفیسر ہے.... پھر اس نے کچھ لوگوں کی ڈیوٹی لاش کے قریب لگا دی اور ان سے کہا کہ وہ کسی کو بھی لاش کے قریب نہ جانے دیں.... باقی لوگوں سے فیاض نے درخواست کی کہ وہ سکون سے اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھیں.... قاتل یا لاش کے قریب جمع نہ ہوں اور اس وقت تک یہاں سے نہ جائیں جب تک پولیس اپنی تفتیش مکمل نہ کر لے۔

اگر یہاں عام قسم کا مجمع ہوتا تو اکیلے فیاض کے فرشتے بھی اسے کنٹرول نہ کر سکتے مگر چونکہ وہاں سبھی پڑھے لکھے لوگ تھے اس لئے فیاض کو ان کا مکمل تعاون حاصل ہو گیا۔

قتل چونکہ آصف الدولہ کے گھر میں ہوا تھا اس لئے اس پر بوکھلاہٹ طاری تھی.... وہ خواہ مخواہ ادھر سے ادھر دوڑتا پھر رہا تھا.... فیاض نے اسے روک لیا اور بولا۔

"مجھے پولیس ہیڈکوارٹر فون کرنا ہے"۔

"اوہ.... ضرور.... ضرور.... ضرور یہ میری خوش قسمتی ہے کہ اس

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

وقت یہاں ایک پولیس آفیسر بھی موجود ہے.... تشریف لائیے"۔ آصف الدولہ کہتا ہوا تیزی سے ایک طرف مڑ گیا۔

فیاض کی ذہنی حالت اس وقت کچھ ایسی تھی کہ وہ عمران کو بھی فراموش کر بیٹھا تھا۔

عمران اس دوران میں کٹے ہوئے پتنگ کی طرح ہال میں چکراتا رہا تھا.... پھر جب لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے تو وہ بھی ایک ایسی جگہ بیٹھ گیا جہاں تین آدمی پہلے سے ہی موجود تھے.... ان تینوں نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا تھا اور پھر ایک کے ہونٹوں پر چند لمحے کے لئے پھیکی پھیکی سی مسکراہٹ ابھری تھی.... اگر قتل کی واردات نہ ہو چکی ہوتی تو وہ لوگ عمران کی شاعری پر کوئی تبصرہ ضرور کرتے لیکن موجودہ صورت حال میں اس قسم کی پر مزاح گفتگو غیر فطری سی بات ہوتی۔

قاتل بدستور اسی کرسی پر بیٹھا رہا جہاں اسے بٹھایا گیا تھا.... کبھی کبھی وہ اپنے گرد پہرہ دینے والوں کی طرف دیکھ کر دانت نکال دیتا.... انداز ہنسنے ہی کا سا ہوتا تھا لیکن چہرے کے تاثرات ہنسی سے ہم آہنگ نہیں ہوتے تھے.... ہنستے وقت وہ بالکل پاگل معلوم ہونے لگتا تھا۔

عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے آدمیوں سے میں ایک نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"یہ اس پر پاگل پن کا دوسرا حملہ ہے"۔

عمران کے کان کھڑے ہوئے.... معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ

بہترین موقع تھا.... وہ تڑ سے بول پڑا۔

"جی نہیں! تیسرا حملہ ہے"۔

"یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟"

"بس کہہ سکتا ہوں"۔

"آپ اسلم کے بارے میں مجھ سے زیادہ نہیں جانتے ہوں گے"۔

"آپ کیا جانتے ہیں؟" عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تین ماہ گزرے اسلم پر پہلی مرتبہ پاگل پن کا حملہ ہوا تھا.... نتیجہ یہ ہوا کہ اسے پاگل خانے بھیج دیا گیا.... اور دو ماہ تک پاگل خانے میں زیر علاج رہا اور پھر وہاں سے نکلا۔

"اس وقت تک وہ بالکل ٹھیک نہیں ہوا تھا"۔ عمران بولا۔

"بالکل ٹھیک ہو گیا تھا.... ڈاکٹر اس سے پوری طرح مطمئن ہو گئے تھے.... ورنہ اسے پاگل خانے سے ہرگز نجات نہیں ملتی"۔

"بھلا آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہو گیا؟" عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"میں اسلم کو بھی کافی عرصے سے جانتا ہں اور اس کی بیوی کو بھی"۔

"بیوی کو تو میں بھی خوب اچھی طرح جانتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اس سے پچھلے سال میری انگلینڈ میں ہوئی تھی"۔

"وہ کبھی انگلینڈ نہیں گئی ہو گی"۔ اس آدمی نے کہا اور پھر عمران کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بڑی سنجیدگی سے کہا۔ "میرا خیال ہے کہ آپ خواہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

مخواہ باتیں بنا رہے ہیں.... آپ اسلم یا اس کی بیوی کے بارے میں کچھ
نہیں جانتے"۔

"آپ اسے زیادہ جانتا ہوں"۔ عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔

"اچھا تو یہی بتا دیجئے کہ مقتولہ کون تھی"۔

عمران چونکے بغیر نہ رہ سکا.... یہ اور بات ہے کہ اس نے اپنے چہرے سے کسی قسم کا تاثر ظاہر نہ ہونے دیا ہو البتہ اب اس کا ذہن بڑی تیزی سے کام کرنے لگا تھا.... اس کی نوعیت بتا رہی تھی کہ مقتولہ ہی اسلم کی بیوی تھی۔

"کچھ تو جواب دیجئے سرپٹ صاحب.... آپ تو چپ ہو گئے؟" اس آدمی نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"وہ اس کی بیوی تھی"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا۔ "اب آپ کہہ دیجئے کہ میں غلط کہہ رہا ہوں"۔

اب اس آدمی کی آنکھوں سے تحیر جھانکنے لگا.... اس گفتگو کے دوران میں اس کے دونوں ساتھی بالکل خاموش رہے تھے۔

"کہئے نا کہ میں غلط کہہ رہا ہوں"۔ عمران چہکا۔

دفعتاً" اس آدمی نے کچھ سوچ کر برا سا منہ بنایا پھر کہا۔

"آپ نے میرے سوال کی نوعیت سے جواب کا اندازہ لگا لیا ہو گا"۔

"ارے تو میں نے سوال کی نوعیت سے یہ اندازہ بھی لگا لیا ہے کہ

آپ کچھ ہٹ دھرم واقع ہوئے ہیں"۔

"مخاطب کی پیشانی پر بل پڑ گئے لیکن پھر فوراً" ہی غائب ہو بھی ہو گئے.... اور وہ پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"آپ مجھے خواہ مخواہ تاؤ دلا رہے ہیں سرپٹ صاحب.... اچھا چلئے میں آپ کی باتوں پر یقین کر لوں گا اگر آپ مجھے یہ بھی بتا دیں کہ مقتولہ کا نام کیا ہے؟"

"صوفیہ"۔ عمران نے فوراً" کہا۔

"غلط" مخاطب ہنس پڑا۔ "اس کا نام فریدہ تھا"۔

"جی ہاں.... جی ہاں.... فریدہ"۔ عمران جلدی سے بولا۔ "مجھے اس کی بہن کا نام یاد آ گیا تھا"۔

"یہ بھی غلط.... اس کی کوئی بہن نہیں ہے"۔

"اوہ"۔ عمران نے پر تشویش انداز میں ہونٹ سکوڑ لئے اور پھر اپنی پیشانی رگڑتا ہوا بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "کیا ہو گیا ہے میری یادداشت کو.... شاید وہ کوئی اور اسلم ہو گا جسے میں جانتا ہوں"۔

"یہی ہو سکتا ہے"۔ مخاطب نے مسکرا کر کہا۔

اسی وقت فیاض ہال میں داخل ہوتا نظر آیا.... غالباً" وہ پولیس ہیڈکوارٹر فون کر آیا تھا.... اس کے پیچھے آصف الدولہ کا چہرہ بھی نظر آیا جس پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

ہال میں داخل ہوتے ہی فیاض کی نظریں اتفاق سے عمران کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نظروں سے ٹکرائیں.... اور پھر وہ تیر کی طرح اس کی طرف آیا۔

عمران اس طرح بوکھلا کر کھڑا ہو گیا تھا.... جیسے اسے خدشہ ہو کہ ا
بیٹھا رہا تو فیاض اس کے دو چار ہاتھ جھاڑ دے گا۔

"تم.... تم ذرا میرے ساتھ آؤ"۔ فیاض نے قریب آ کر مضطر
انداز میں کہا۔

"اوہ.... اچھا"۔ عمران کے چہرے پر اطمینان کے آثار پیدا ہو
اور پھر وہ بڑے سعادت مندانہ انداز میں سر جھکائے فیاض کے پیچھے چ
پڑا۔

جس آدمی سے عمران نے معلومات حاصل کی تھیں وہ اور اس ک
دونوں ساتھی انہیں گھورتے رہ گئے۔

فیاض عمران کو ہال کے ایک ایسے گوشے میں لے گیا جہاں اور کو
نہیں تھا۔

"یہ کیا ہو گیا عمران؟" فیاض نے پریشان لہجے میں کہا۔

"یہ شاید.... میلاد شریف شروع ہو گیا ہے"۔ عمران نے سوچ
ہوئے کہا۔ "ویسے بہتیرے اسے مولود شریف بھی کہتے ہیں"۔

"تمہیں اب سنجیدہ ہو جانا چاہیے"۔ فیاض نے جھنجلا کر کہا۔

"اس قتل نے تمہارے دماغ پر بہت برا اثر ڈالا ہے"۔ عمران
اسے پر تشویش نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "جہاں تم ہو سوپر وہیں میں
بھی ہوں مگر تم مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ کیا ہو گیا.... اب میں تمہیں مولو

شریف کی نوید نہ دوں تو کیا کروں.... اسی دن کے لئے کہا کرتا تھا کہ سردیوں میں تل کے لڈو کھانے سے دماغ تر و تازہ رہتا ہے.... اوہ.... اب تم دانت پیس رہے ہو"۔

فیاض واقعی دانت پیس رہا تھا.... اس کے علاوہ کرتا بھی کیا.... دانتوں کے درمیان عمران کی گردن پیس ڈالنا تو اس کے بس کی بات تھی نہیں.... ورنہ ایسے موقعوں پر اس کا دل تو یہی چاہتا تھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران کہتا رہا۔ "یہ بہت بری بات ہے سوپر.... تل کے لڈو کھاؤ تب تو خیر کوئی بات نہیں کیونکہ اس سے دانت بھی مضبوط ہوتے ہیں.... لیکن تل کے لڈو نہ کھانے کی صورت میں یہ حرکت دانتوں کی جڑوں کو نقصان پہنچاتی ہے.... پنتالیس سال کی عمر تک پوری بتیسی باہر آجاتی ہے اور...."

فیاض ایک جھٹکے سے دوسری طرف مڑ گیا.... عمران کی بکواس کہاں تک سنتا۔

عمران کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ ابھری لیکن جلد ہی معدوم ہو گئی.... وہ اس وقت واردات کے سلسلے میں فیاض سے کوئی گفتگو نہیں کرنا چاہتا تھا.... اس میں کافی وقت لگ جاتا اور عمران چاہتا تھا کہ فیاض فی الحال صرف واردات کی طرف توجہ دے.... اور اس سے متعلق ضروری کوائف سے آگاہی حاصل کرے.... پھر کوئی گفتگو کی جاتی تو اسے شاید کوئی نتیجہ بھی نکلتا.... فی الحال تو اس سے وقت ہی ضائع ہوتا۔

فیاض سیدھا اسلم کی طرف گیا تھا.... عمران بھی اس کے پیچھے پیچھے

ندیم

وہیں پہنچ گیا۔

"یہ گونگا بہرا ہو گیا ہے"۔ فیاض کے ایک شناسا نے اس سے کہا۔

"کیسے؟" فیاض نے چونک کر کہا۔

"میں نے اسے مخاطب کرنے کی کوشش کی تھی.... جواب میں اس کے حلق سے ایسی ہی آوازیں نکلیں جیسے گونگے بولنے کی کوشش کرتے ہیں"۔

فیاض کے ہونٹ سیٹی بجانے والے انداز میں سکڑ گئے اور وہ پر تشویش نظروں سے اسلم کی طرف دیکھنے لگا۔

اسلم سر جھکائے بیٹھا تھا.... ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس نے ان کی باتیں سنی ہی نہ ہوں.... پھر اچانک وہ اس طرح کھڑا ہوا جیسے وہاں سے چلا جانا چاہتا ہو.... فیاض نے فوراً اس کی کلائی پر ہاتھ ڈال دیا۔

"تم یہاں سے نہیں جا سکتے"۔

اسلم کے چہرے پر حیرت کے آثار پیدا ہوئے.... اس نے ایک جھٹکے سے اپنی کلائی چھڑانا چاہی لیکن فیاض کی گرفت بہت مضبوط تھی.... اب اسلم کے چہرے پر نظر آنے والے حیرت کے تاثرات بتدریج غصے میں تبدیل ہوتے چلے گئے اور پھر دفعتاً اس کے حلق سے عجیب عجیب آوازیں نکلنے لگیں۔

عمران فیاض کے پیچھے کھڑا تیزی سے اپنی کھوپڑی سہلا رہا تھا۔

"بیٹھ جاؤ"۔ فیاض نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے اسلم کو کرسی پر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دھکیلا۔

اسلم کرسی پر گر پڑا... اس کے حلق سے بے تکی آوازیں برابر نکل رہی تھیں... وہ اپنے غصے کا اظہار کر رہا تھا۔

عمران وہاں سے ہٹ آیا... اور اب وہ ایک بار پھر ہال میں چکرا رہا تھا... ہر طرف قتل ہی سے متعلق چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں... عمران وہ چہ میگوئیاں بھی سنتا رہا اور کسی ایسے موقعے کی تاک میں بھی رہا کہ وہ لوگوں کی نظریں بچا کر ہال سے نکل جائے۔

وہ ہال کے بیرونی دروازے کے قریب ہی منڈلا رہا تھا... جلد ہی اسے موقع مل گیا... اور دوسرے ہی لمحے وہ ہال سے باہر تھا... لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا سڑک تک پہنچا اور پھر بائیں مڑ گیا... اسے ایک فون کی ضرورت درپیش تھی۔

قریب ترین ٹیلی فون بوتھ تک پہنچنے کے لئے بھی اسے پانچ منٹ تک پیدل چلنا پڑا اور پھر اس نے فون پو جولیا کے نمبر ڈائل کئے۔

دوسری طرف گھنٹی بجی لیکن ریسیور فوراً ہی نہیں اٹھایا گیا... غالباً جولیا سو چکی تھی... کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی اسے جگا سکی اور عمران نے اس کی بھرائی ہوئی آواز سنی۔

"اٹ از ایکسٹو"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ... یس سر... گڈ نائٹ سر"۔ جولیا جلدی سے بولی۔

ایکسٹو کی آواز سنتے ہی اس کے ماتحتوں کی نیند رفوچکر ہو جاتی تھی۔

"سنو!"۔ عمران نے کہا۔ "تم آصف لاج سے تو واقف ہی ہو گی"۔

"آصف لاج" جولیا نے دہرایا اور پھر بولی۔ "آصف الدولہ کی رہائش گاہ تو نہیں"۔

"وہی"۔ عمران نے کہا۔ "تم اپنے کسی آدمی کو وہاں بھیجو... اسے ہدایت کر دینا کہ وہ عمارت سے نکلنے والوں پر گہری نظر رکھے... جس آدمی سے عمران مصافحہ کرے اس کی نگرانی کی جائے اور اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کی جائیں... سمجھ گئیں"۔

"یس سر"۔

عمران نے مزید کچھ کہے بغیر سلسلہ منقطع کیا اور بوتھ سے نکل آیا... اب وہ آصف لاج کی طرف واپس جا رہا تھا۔

پولیس آصف لاج پہنچ چکی تھی... صدر دروازے پر دو کانسٹیبل متعین ہو چکے تھے... انہوں نے عمران کو اندر داخل ہونے سے روک دیا۔

"اوہ"۔ عمران نے پر تشویش نظروں سے ان کی طرف دیکھا اور پھر جیب سے کارڈ نکال کر ایک کانسٹیبل کو دیتا ہوا بولا۔ "تم میرا کارڈ کیپٹن فیاض تک پہنچا دو"۔

کانسٹیبلوں کے چہرے پر استعجابیہ تاثرات پیدا ہوئے اور انہوں نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"کارڈ پہنچا دو... اس میں کیا حرج ہے"۔ دوسرے کانسٹیبل نے اپنے ساتھی سے کہا تھا۔ "ہو سکتا ہے کوئی خاص بات ہو"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"تم کافی عقل مند ہو"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پہلا کانسٹیبل جسے عمران نے کارڈ دیا تھا۔۔۔ اندر چلا گیا۔۔۔ عمران نے اپنی جیب سے چیونگم کا نیا پیکٹ نکال کر اس کا کاغذ پھاڑا اور س میں سے ایک پیس نکال کر کانسٹیبل کو دیتا ہوا بولا۔

"لو کھاؤ۔۔۔ چیونگم کھانے سے دانتوں کی ورزش ہو جاتی ہے اور وہ اسی نوے سال تک نہیں ٹوٹتے"۔

کانسٹیبل نے ہنس کر شکریہ ادا کرتے ہوئے چیونگم لے لی۔۔۔ دوسرے پیس عمران نے اپنے منہ میں ڈالا اور تیسرا پیس کانسٹیبل کو دیتے ہوئے کہا۔

"یہ اپنے ساتھی کے لئے رکھ لو"۔

کانسٹیبل نے دوسرا پیس بھی لے لیا۔

"آج کی رات بڑی خوشگوار ہے"۔ عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے احمقانہ انداز میں کہا۔ "ایسے موسم میں مجھے اپنی بیوی بہت یاد آتی ہے"۔

کانسٹیبل کچھ نہ بولا لیکن اب وہ عمران کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

اتنے میں پہلا کانسٹیبل واپس لوٹ آیا اور عمران سے بولا۔

"کپتان صاحب نے آپ کو داخلے کی اجازت دے دی ہے"۔

"شکریہ۔۔۔ شکریہ"۔ عمران نے ایسی لجاجت سے کہا جیسے کانسٹیبل خود ہی کپتان صاحب ہو۔

پھر عمران نے جلدی جلدی ان دونوں سے مصافحہ بھی کیا اور ہال میں داخل ہو گیا۔۔۔ دونوں کانسٹیبل حیرت سے اس کی طرف دیکھتے رہ گئے۔۔۔ لیکن عمران کو اطمینان تھا کہ اب وہ جب چاہے گا ہال سے باہر بھی نکل سکے گا اور واپس بھی لوٹ سکے گا۔۔۔ حالانکہ کانسٹیبلوں کو یہی حکم ہو گا کہ وہ نہ کسی کو اندر آنے دیں اور نہ کسی کو باہر جانے دیں۔۔۔ لیکن عمران کا معاملہ اب دوسرا ہو چکا تھا۔۔۔ ایک تو یہ کہ فیاض سے اس کا تعلق کانسٹیبلوں پر ظاہر ہو چکا تھا۔۔۔ اور دوسرے یہ کہ وہ عمران سے "چیونگم حرامی" نہیں کر سکتے تھے۔

فیاض نے عمران کا استقبال بڑے کڑے تیوروں سے کیا۔

"تم یہاں سے میری اجازت کے بغیر کیسے گئے؟؟"

"کوئی بات نہیں سوپر فیاض۔۔۔ تم ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کی فکر کر کے اپنی صحت خراب کئے لے رہے ہو۔۔۔ اس سے احتراز کیا کرو"۔ عمران نے ناصحانہ انداز میں کہا۔۔۔ پھر بولا۔ "ویسے اب تک تمہاری تشویش کن کن مراحل سے گزری ہے"۔

"تمہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے"۔ فیاض نے خشک لہجے میں کہا۔

"سوچ سمجھ لو سوپر فیاض"۔ عمران نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "کہیں ایسا نہ ہو کہ کل دوڑے دوڑے میرے پاس آؤ۔۔۔ اب اگر اس وقت میں اپنی عبادت میں مصروف ہوا تو تمہاری کوئی مدد نہیں کر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سکوں گا.... ہاں اگر تم ابھی سے میری خدمات حاصل کر لو تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں اس کیس کے اختتام تک اپنی عبادت کا پروگرام ملتوی کر دوں"۔

"کیس اختتام کو پہنچ چکا ہے.... قاتل گرفتار ہے"۔ فیاض نے روکھے لہجے میں کہا۔

"تمہاری مرضی"۔ عمران لاپرواہی سے شانے جھٹک کر رہ گیا۔

○☆○

ندیم

اسلم کے ہتھکڑیاں لگائی جا چکی تھیں جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ بپھرا ہوا تھا دو کانسٹیبل اسے قابو میں رکھنے کی جدوجہد کر رہے تھے۔

عمران کچھ دیر تک ہال میں چکراتا رہا اور پھر فیاض کے قریب جا پہنچا جو اسلم کے قریب ہی کھڑا سب انسپکٹر پولیس سے گفتگو کر رہا تھا.... ان کی باتوں سے عمران کو اندازہ ہوا کہ فیاض نے کافی معلومات حاصل کر لی ہیں۔

سب انسپکٹر کہہ رہا تھا۔ "لیکن یہ کیسا پاگل پن ہے جناب کہ یہ گونگا بہرا بھی ہو گیا"۔

"یہ پاگل پن کا کوئی غیر معمولی کیس معلوم ہوتا ہے"۔ فیاض نے پرخیال انداز میں اسلم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا.... جو اب سر جھکائے بیٹھا تھا.... اس کے چہرے پر اداسی کے تاثرات تھے اور اس نے اپنا آپ ڈھیلا چھوڑ دیا تھا.... دنوں کانسٹیبل جو اسے سنبھالے رکھنے کی کوشش میں کافی تھک چکے تھے اب اطمینان کی سانسیں لے رہے تھے۔

"جی ہاں! یہ ایک غیر معمولی کیس ہے"۔ عمران بول پڑا۔

فیاض اور سب انسپکٹر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران حسب معمول احمق نظر آنے کی بجائے سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔ اس نے فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے نفسیات سے کافی دلچسپی ہے۔۔۔ اس قسم کے مریض کو اگر خون دکھائی دے جائے تو وہ گونگا ہو جاتا ہے اور اس کی زبان تالو سے جا لگتی ہے۔۔۔ اس نے ابھی مقتولہ کا خون دیکھا ہے"۔

فیاض کی آنکھوں میں تحیر کی جھلکیاں نظر آئیں۔

"زبان تالو سے جا لگتی ہے؟" سب انسپکٹر نے حیرت سے دہرایا۔

"ہاں"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "کم از کم چند گھنٹوں کے لئے ایسا ضرور ہوتا ہے۔۔۔ پھر زبان قاعدے سے حرکت کرنے لگتی ہے۔۔۔ اس کے بعد بھی مریض کا گونگا بہرا پن قائم رہتا ہے۔۔۔ کم از کم اس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک اس کا علاج نہ ہو جائے۔۔۔ بعض حالات میں تو سالوں تک ٹھیک نہیں ہو پاتا اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسے ٹھیک ہونے میں چند ہی دن لگتے ہیں"۔

سب انسپکٹر نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا اور پھر فیاض سے بولا۔

"کیا اس کا منہ کھول کر دیکھا جائے جناب؟"

فیاض کے چہرے پر الجھن کے آثار صاف ظاہر تھے اور وہ ایسی نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا کہ جیسے سوچ رہا ہو کہ عمران اسے بیوقوف تو نہیں بنا رہا ہے۔

سب انسپکٹر اجازت طلب نظروں سے فیاض کی طرف دیکھ رہا تھا۔

آخر فیاض نے اسے اجازت دے دی۔

پھر بدقت تمام اسلم کا منہ کھول کر دیکھا جا سکا۔۔۔ اور فیاض نے ایک طویل سانس لی۔۔۔ اسلم کی زبان واقعی تالو سے لگی ہوئی تھی۔

عمران نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور بولا۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا"۔

اچانک اسلم پر ایک بار پھر دورہ سا پڑا۔۔۔ اور وہ اس طرح اپنے ہاتھوں کو جھٹکے دے رہا تھا جیسے ہتھکڑیوں سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو۔۔۔ اس کے چہرے سے غصے اور جھنجلاہٹ ظاہر تھی۔۔۔ دونوں کانسٹیبلوں کو اسے قابو میں رکھنے کے لئے پھر جدوجہد شروع کرنا پڑی۔

"جناب"۔ سب انسپکٹر نے فیاض سے کہا۔ "کیوں نہ اسے حوالات بھیج دیا جائے۔۔۔ جب تک یہ یہاں رہے گا پریشانی رہے گی"۔

تجویز معقول تھی۔۔۔ اس لئے فیاض نے اجازت دے دی۔

دوسری طرف اس کے محکمے کے فوٹوگرافر لاش کی تصویریں لینے میں مصروف تھے۔

ریوالور بھی قبضے میں کر لیا گیا تھا جس سے اسلم نے فائرنگ کی تھی۔

جلد ہی اسلم کو حوالات بھیج دیا گیا۔

"آفیسر"۔ آصف الدولہ نے فیاض سے کہا۔ "میرے مہمان بے چین ہیں۔۔۔ رات گزرتی جا رہی ہے۔۔۔ انہیں یہاں سے جانے کی اجازت کب ملے گی"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"بس ابھی"۔ فیاض نے کہا۔ اب میں انہی کی طرف توجہ دوں گا۔ اور سب کام ختم ہو چکے ہیں"۔

آصف الدولہ سرہلا کر دوسری طرف چلا گیا۔

اب فیاض نے پوچھ گچھ کا سلسلہ شروع کیا... لیکن وہ اتنا رسمی سا تھا کہ عمران کو فیاض پر تاؤ آنے لگا... لیکن دوسروں کے سامنے وہ فیاض کو کسی قسم کا مشورہ ہی نہیں دے سکتا تھا... بس وہ خاموشی سے تاؤ کھاتا رہا۔

لوگ یکے بعد دیگرے وہاں سے رخصت ہوتے رہے... ایک کانسٹیبل انہیں پہنچانے کے لئے صدر دروازے تک ضرور جاتا تھا تاکہ وہاں پر متعین دونوں کانسٹیبل جانے والوں کو نہ روکیں۔

اس پوچھ گچھ سے جو باتیں سامنے آئیں ان میں سے کچھ عمران کو پہلے ہی معلوم ہو چکی تھیں... یعنی یہ کہ اسلم کچھ عرصے پہلے بھی پاگل خانے میں رہ چکا تھا اور مقتولہ اس کی بیوی تھی... باقی باتیں یہ تھیں کہ اسلم درمیانے درجے کے ایک تجارت پیشہ آدمی کا لڑکا تھا... فریدہ سے اس کی شادی ایک سال پیشتر ہوئی تھی... فریدہ کا باپ اپنے خاندان کا آخری فرد تھا... اس کی بیوی فریدہ کی پیدائش کے چار سال بعد مر گئی تھی اور وہ خود فریدہ کی شادی کرنے کے بعد چھ سات ماہ تک زندہ رہا تھا... گویا اب فریدہ کے خاندان کا کوئی فرد اس کی موت پر آنسو بہانے کے لئے زندہ نہ تھا۔

"آپ نے اب تک اسلم کے والدین کو اس واردات کی اطلاع

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کیوں نہیں دی؟" فیاض نے آصف الدولہ سے کہا۔

"آپ سے اب تک اس کی اجازت نہیں ملی تھی"۔

"یہ کوئی ایسا معاملہ نہ تھا جس کے لئے اجازت ضروری ہوتی"۔

"بعض اوقات پولیس کا طریقہ کار بہت الجھا ہوا ہوتا ہے اس لئے میرے لئے فیصلہ کرنا دشوار تھا کہ ان لوگوں کو اطلاع دوں کہ نہ دوں۔

"خیر! اب آپ فون پر اطلاع دے کر انہیں یہاں بلوا لیجئے.... میں ان لوگوں سے بھی پوچھ گچھ کرنا چاہوں گا"۔

"اچھی بات ہے.... میں ابھی فون کئے دیتا ہوں"۔

اب فیاض پھر مہمانوں کی طرف متوجہ ہوا.... اب تک آدھے سے زیادہ مہمان رخصت کئے جا چکے تھے.... آخر اس آدمی کا نمبر بھی آ گیا.... جس سے عمران نے بحث کی تھی.... کہ وہ اسلم کو اچھی طرح جانتا ہے۔

اس آدمی کا نام فاضل تھا۔

جب فیاض نے اس سے پوچھ گچھ شروع کی تو عمران وہاں سے ہٹ آیا اور ٹہلتا ہوا صدر دروازے تک پہنچا.... دونوں کانسٹیبل اسے دیکھ کر مسکرانے لگے.... اور عمران احمقانہ انداز میں مسکراتا ہوا بولا۔

"میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہو گی لیکن میں ابھی یہاں سے نہیں جا سکتا"۔

"ہمیں افسوس ہے جناب"۔ ایک کانسٹیبل نے کہا۔

"اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔ عمران نے ٹھنڈی سانس

لے کر کہا اور برآمدے میں ٹہلنے لگا.... پھر برآمدے سے نیچے اتر کر ٹہلنے لگا.... وہ دیکھ چکا تھا کہ سامنے والی فٹ پاتھ پر اس کا ایک ماتحت موجود ہے۔

وہ نعمانی تھا اور اس نے بھی عمران کو دیکھ لیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد فاضل عمارت سے نکلتا نظر آیا.... وہ ایک چھوٹی سی مورس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"السلام علیکم جناب! کیا آپ جا رہے ہیں؟" عمران اس کی طرف جھپٹتا ہوا بولا۔

فاضل نے چونک کر اسے کی طرف دیکھا اور پھر خفیف سا مسکرا دیا۔

"ہاں مسٹر سرپٹ! مجھے جانے کی اجازت مل گئی ہے.... آپ کو کوئی اعتراض؟"

"لل.... لاحول ولا قوت.... بھلا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے مسٹر فضول"۔

"میرا نام فاضل ہے"۔

"اوہ! معاف کیجئے گا.... میری یادداشت بڑی خراب ہے.... آپ کو تو معلوم ہی ہے"۔

"اچھا اب اجازت دیجئے"۔

"خدا حافظ"۔ عمران نے کہتے ہوئے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

ہاتھ ملا کر فاضل اپنی کار میں بیٹھ گیا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران نے کنکھیوں سے نعمانی کی طرف دیکھا... وہ اسے فاضل سے مصافحہ کرتے دیکھ چکا تھا... عمران نے مطمئن انداز میں سر ہلایا اور پھر صدر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

فیاض خانہ پری کرنے والی پوچھ گچھ میں مصروف تھا۔

ندیم

عمران اگر چاہتا تو یہاں سے جا سکتا تھا... فیاض اسے ہرگز نہ روکتا... لیکن وہ خود ہی رکنا چاہتا تھا... وہ جاننا چاہتا تھا کہ فیاض کو جشن کا دعوت نامہ بھیجنے والی کون تھی... اس کا خط عمران کے ذہن میں خلش بن کر رہ گیا تھا۔

اس پوچھ گچھ کے دوران ہی لاش بھی پوسٹ مارٹم کے لئے ہسپتال روانہ کی جا چکی تھی... اور اب آصف الدولہ کے ملازمین فرش سے خون کے دھبے اور جما ہوا خون دھو رہے تھے۔

اس پوچھ گچھ سے عمران کی دانست میں صرف اتنا فائدہ ہوا تھا کہ مہمانوں کے ناموں کی فہرست تیار ہو گئی تھی... اور اس فہرست میں صوفیہ کا نام نہیں تھا۔

اس کا ایک مطلب یہ ہو سکتا تھا کہ فیاض کو یہاں آنے کی دعوت دینے والی خود کسی وجہ سے یہاں نہیں پہنچ سکی تھی... اور اگر کوئی دوسری بات تھی تو فی الحال اس پر ایک تاریک پردہ پڑا ہوا تھا۔

پوچھ گچھ کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد بھی کچھ لوگ وہیں رکے رہے... یہ وہ لوگ تھے جن کا آصف الدولہ سے گہرا تعلق تھا... ان کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لئے ممکن نہیں تھا کہ وہ آصف الدولہ کو پریشانی کے عالم میں چھوڑ کر اپنے گھروں کی راہ لیتے۔

اسی دوران میں اسلم کا باپ سید اکبر بھی وہاں آ گیا۔

یہ ایک قوی الجثہ بوڑھا تھا جس کے چہرے پر غم اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات بکھرے ہوئے تھے.... فیاض نے اس سے بھی جو سوالات کئے وہ بھی عمران کی دانست میں قطعی لغو تھے۔

فیاض صحیح سوال کرتا ہی کیسے جبکہ وہ واردات کو کسی اور نکتہ نظر سے دیکھ ہی نہیں رہا تھا.... اس کی دانست میں بات صرف اتنی تھی کہ ایک آدمی پر پاگل پن کا دورہ پڑا تھا اور دورے کی حالت میں وہ فائرنگ کر بیٹھا تھا جس سے اس کی بیوی ہلاک ہو گئی تھی.... اللہ اللہ خیر سلا۔

عمران کی نظریں جس نکتے کو تاڑ گئی تھیں اس تک تو فیاض کی نظر پہنچ ہی نہیں سکتی تھی لیکن پھر بھی ایک ذمہ دار پولیس آفیسر ہونے کے ناطے فیاض کو حالات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینا چاہیے تھا.... کم از کم اتنا تو سوچ ہی سکتا تھا کہ شاید کسی نے اسلم کو کوئی ایسی زہریلی چیز کھلا دی ہو جس سے اچانک اس کا دماغ الٹ گیا ہو۔

لیکن فیاض کے انداز سے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اسلم کو پاگل خانے پہنچا کر اطمینان کی سانس لینے کی فکر میں ہو اور کسی دوسرے امکان کا جائزہ لینے کے لئے قطعی تیار نہ ہو۔

فیاض نے سید اکبر سے کہا تھا کہ یہاں سے نپٹنے کے بعد وہ اسے

ہسپتال میں لے جا کر لاش بھی دکھا دے گا.... اور بعد میں اسے اس کے پاگل بیٹے سے بھی ملا دے گا۔

اس وقت عمران کو بہت تاؤ آیا جب اس نے محسوس کیا کہ اب فیاض وہاں سے رخصت ہو جانا چاہتا ہے.... ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اس خط اور اس دعوت نامے کو بھول ہی چکا ہے جو کسی نامعلوم عورت صوفیہ نے اسے بھیجا تھا۔

آخر عمران کو یہی فیصلہ کرنا پڑا کہ فیاض کو یاد دلانا چاہیے۔

"کیوں بھئی! کیا وہ خط اب بھی تمہاری جیب میں ہے؟"

"کون سا خط؟" فیاض چونک پڑا۔

"وہی جو تم نے مجھے آج دکھایا تھا.... کیا اسے پوسٹ کرنا بھول گئے ہو؟"

"آں.... ہاں.... ہاں"۔ فیاض نے کہتے ہوئے اس طرح سر ہلایا جیسے عمران کے اشارے کو سمجھ گیا ہوں اور پھر بولا۔ "یہاں سے چلتے وقت.... پوسٹ کر دیں گے.... ہاں میں ان معاملات میں الجھ کر بھول ہی گیا تھا"۔

عمران لاپرواہی سے دوسری طرف دیکھنے لگا لیکن فیاض کو خط کی یاد دلاتے وقت اس نے آصف الدولہ اور وہاں موجود لوگوں کے چہروں پر ایک طائرانہ سی نظر ڈالی تھی.... یہ اور بات ہے کہ وہ کسی کے چہرے پر بھی کسی خاص قسم کے تاثرات نہیں دیکھ سکا تھا۔

فیاض نے ادھر ادھر کی دو چار باتیں کرنے کے بعد آصف الدولہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ اپنے سارے ہی مہمانوں سے ذاتی طور پر واقف ہوں گے"۔

"ایسا تو نہیں ہے آفیسر! میں تو آپ کو بھی پہلے سے نہیں جانتا"۔

"پھر کیا آپ نے یہ نہیں سوچا کہ میں یہاں کیسے آ گیا؟"

"یہ سوچنا میرے لئے ایک بے تکی سی بات ہوتی.... میرے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ آپ دعوت ملنے پر یہاں آئے تھے.... گو کہ میں صدر دروازے پر محض آپ لوگوں کے استقبال کے لئے کھڑا ہوا تھا.... کارڈ طلب کرنے کے لئے نہیں.... لیکن آپ نے خود ہی اپنا کارڈ دکھا دیا تھا.... میں نے بھی وہ محض اس لئے دیکھ لیا تھا کہ آپ کے نام سے واقف ہو سکوں"۔

ندیم

"لیکن اس کے بارے میں سوچنا آپ کے لئے بے تکی بات کیوں ہوتی؟" فیاض نے پوچھا۔

"دراصل دعوت ناموں کی تقسیم کا طریقہ کار ہی ایسا تھا کہ بیشتر افراد میرے لئے اجنبی ہونا ہی چاہیے تھے.... کارڈوں کی تقسیم اس طرح ہوئی تھی کہ میں نے دس دس بارہ بارہ کارڈ اپنے خاص جاننے والوں میں تقسیم کر دیئے تھے.... ان لوگوں نے وہ اپنے خاص جاننے والوں میں دو دو چار چار کر کے تقسیم کئے تھے.... پھر ان لوگوں نے اپنے جاننے والوں کو دعوت دے دی ہوگی.... دراصل یہ طریقہ میں نے اس لئے اختیار کیا تھا کہ کوئی

شخص تنہائی کا احساس نہ کر سکے.... تنہائی سے میری مراد یہ ہے کہ بے تکلف دوستوں کا نہ ہونا.... میرے اس طریقہ کار سے دو دو چار چار بے تکلف دوستوں کی ٹولیاں بن گئی تھیں.... غالباً" آپ میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے"۔

"میں سمجھ گیا"۔ فیاض نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ نے یہ بات کیوں پوچھی ہے؟" آصف الدولہ نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے ان لوگوں کے نام بتا دیجئے جن کو خود آپ نے دعوت نامے دیئے تھے"۔ فیاض نے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اطمینان کی سانس لی.... اسے ڈر ہوا تھا کہ فیاض کہیں آصف الدولہ کو وجہ بتانے نہ بیٹھ جائے۔

آصف الدولہ کی آنکھوں سے الجھن جھانکنے لگی تھی.... لیکن بہرحال پھر اس نے مزید استفسار کئے بغیر ان لوگوں کے نام لکھ دیئے جن کو خود اس نے دعوت نامے دیئے تھے۔

"ان میں ایک نام اسلم کا بھی تھا۔

"اسلم کے علاوہ باقی سب افراد یہیں موجود ہیں"۔ آصف الدولہ نے ان لوگوں کی طرف اشارہ کیا جو ابھی تک وہاں رکے ہوئے تھے۔

اب فیاض ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا اور ان سے بھی یہی سوال کیا کہ انہوں نے کن لوگوں کو دعوت نامے دیئے تھے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ان سب نے بھی نام لکھوا دیے مگر صوفیہ کا نام اس فہرست میں
نہیں تھا۔

"اچھا اب اجازت دیجیے"۔ فیاض اپنی نوٹ بک بند کرتا ہوا بولا۔
آصف الدولہ کے چہرے سے تذبذب کا اظہار ہو رہا تھا۔ غالباً
فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ فیاض سے ان باتوں کے بارے میں دوبارہ استف
کرے یا نہ کرے۔

فیاض کے ساتھ سید اکبر بھی کھڑا ہو گیا تھا۔
"مجھے میرے گھر پر اتارتے جانا سوپر"۔ عمران نے باہر آنے کے
کہا۔

"آں.... ہاں.... اچھا"۔
وہ تینوں کار میں بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہو گئے.... سید اکبر غم و
میں ڈوبا ہوا خاموش بیٹھا تھا.... اس کی وجہ سے عمران اور فیاض میں
کوئی گفتگو نہ ہو سکی۔

عمران اپنی بلڈنگ کے سامنے اتر گیا اور فیاض کی کار ہسپتال
طرف چلی گئی۔

○☆○

ندیم

رات اپنے تیسرے پہر میں داخل ہو چکی تھی۔
تین بج کر دس منٹ پر عمران نے جولیا کو فون کیا۔
"رپورٹ جولیا"۔ عمران نے بحیثیت ایکسٹو کہا۔
"نعمانی نے اس آدمی کا تعاقب کیا تھا جناب.... اس کی رہائش گاہ
لم میں آ گئی ہے.... لل.... لیکن...."
"جملہ پورا کر کے خاموش ہوا کرو"۔ عمران غرایا۔
"جی.... وہ...." جولیا نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا۔ "آپ سمجھ ہی
سکتے ہیں کہ اتنی رات گئے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا مشکل
ں ہوتا"۔

"ٹھیک ہے"۔ عمران نے نرم لہجے میں کہا۔ "لیکن یہ بتاتے ہوئے
ہچکچانے کی کیا ضرورت تھی.... خیر.... کل اس کے بارے میں رپورٹ
دینا.... فی الحال اس کا پتہ مجھے نوٹ کرا دو"۔
جولیا نے پتہ بتایا جو عمران نے نوٹ کر لیا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

دوسرے دن کے اخبارات میں فریدہ کے قتل اور اسلم کی گرفتا
مفصل حال درج تھا۔۔۔ خبر میں یہ بات بھی واضح کی گئی تھی کہ اسلم پر پاگ
پن کا یہ دوسرا حملہ تھا۔۔۔ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ اسلم کو پاگل خانے بھیج
جائے گا۔

اخبار نے اس بات پر سختی سے نکتہ چینی کی تھی کہ جب اسلم ایک
بار پہلے پاگل ہو چکا تھا تو اس کے ریوالور کا لائسنس منسوخ کیوں نہیں
گیا اور اخبار نے حکومت سے اپیل کی تھی کہ اس سلسلے میں متعلقہ افسر
سختی کے ساتھ جواب طلب کیا جائے کیونکہ محض ان کی لاپرواہی
ایک عورت قتل ہو گئی تھی۔۔۔ اگر اسلم کے ریوالور کا لائسنس منسوخ کر
جاتا تو یہ قتل ہرگز نہ ہوتا۔

عمران نے یہ بات پڑھ کر ایسا برا منہ بنایا جیسے کسی نے اس کے
میں زبردستی کریلا ٹھونس دیا ہو جسے نگلنا اس کے بس سے باہر تھا۔

دس بجے عمران کو جولیا کا فون موصول ہوا۔۔۔ جولیا نے رپورٹ
کہ فاضل ایک تجارت پیشہ باپ کا بیٹا ہے اور بی اے فائنل کا طالب
ہے۔

"اوہ"۔ عمران نے چونک کر کہا۔ "یہ وہی فاضل تو نہیں جو ایک
طالب علم لیڈر ہے"۔

"وہی جناب"۔ جولیا نے کہا۔ "یہ طالب علموں کی مشہور جماعت
آزاد لیگ کا صدر بھی ہے"۔

ندیم

عمران کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں اور جولیا رپورٹ دیتی رہی۔

"اچھا جولیا۔۔۔ بس"۔ عمران نے مکمل رپورٹ سننے کے بعد سلسلہ منقطع کر دیا۔

پھر ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا کہ دوسرے کمرے میں عمران کے نجی فون کی گھنٹی بجنے لگی۔۔۔ اسے اٹھ کر وہاں پہنچنا پڑا۔۔۔ فون کرنے والی جولیا تھی۔

"السلام علیکم"۔ عمران نے پر مسرت لہجے میں کہا۔

"تم ہم پر کیا مصیبتیں نازل کرتے رہتے ہو؟" جولیا غرائی۔

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا محترمہ جولیا نافرز واٹر؟" عمران نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"کل رات کیا ہوا تھا؟"

"بہت سے گھروں میں تو بچہ ہوا تھا۔۔۔ ویسے تم کہاں کے بارے میں پوچھ رہی ہو۔۔۔ میرے گھر میں تو ابھی بیوی بھی پیدا نہیں ہوئی اس لئے بچہ ہونے کا۔۔۔"

"میں آصف الدولہ کے جشن کی بات کر رہی ہوں"۔ جولیا دانت پیس کر بولی۔

"اوہ۔۔۔ وہاں"۔ عمران نے جیسے چونک کر کہا۔ "وہاں ایک قتل ہوا تھا۔۔۔ تمہیں اس کا علم اخبارات سے ہو چکا ہو گا۔۔۔ پھر تم میرا دماغ کیوں چاٹ رہی ہو"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"فاضل کا اس سے کیا تعلق ہے؟"

"کون فاضل؟"

"جس سے تم نے کل رات آصف الدولہ کی عمارت سے باہر نکل کر مصافحہ کیا تھا"۔

"آہا.... وہ.... ارے اس سے تو میرے تعلقات بہت پرانے ہیں.... بچپن میں ہم دونوں گلی ڈنڈا کھیلا کرتے تھے.... گلی ڈنڈا جانتی ہو؟"

"اس کا فریدہ کے قتل سے کیا تعلق ہے؟"

"گلی ڈنڈے کا فریدہ کے قتل سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"۔ عمران نے حیرت سے کہا۔ "کیا تم گھاس کھا گئی ہو؟"

"میں فاضل کی بات کر رہی ہوں"۔ جولیا نے پھر دانت پیسے۔

"اوہ.... لل.... لاحول.... میں سمجھا تھا.... کہ.... خیر.... لیکن فاضل کا بھی فریدہ کے قتل سے کیا تعلق ہو سکتا ہے.... تم یہ تعلق کیوں تلاش کرنے لگیں؟" "ایکسٹو نے فاضل کے بارے میں معلومات کیوں حاصل کی ہیں؟"

"کیا واقعی"۔ عمران نے حیرت سے کہا اور پھر دفعتاً غصیلی آواز میں بولا۔ "ایکسٹو کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ میرے دوستوں کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھرے.... میں اس الو کا سر توڑ دوں گا.... آخر یہ اپنے آپ کو سمجھنے کیا لگا ہے.... آواز سے اتنا خوبصورت بھی نہیں معلوم ہوتا کہ میں اس پر عاشق ہو کر اس کی زیادتیوں کو برداشت کرتا رہوں"۔

"تمہاری بکواس سے میں ہرگز یقین نہیں کر سکتی کہ تم اندرون پردہ حالات سے بے خبر ہو گے"۔

"میں اندرون پردہ حالات سے کیسے باخبر ہو سکتا ہوں جولیا"۔ عمران نے حیرت سے کہا.... پھر بولا۔ "کیا تم نہیں جانتیں کہ میرے مذہب نے نامحرموں کو پردے میں جھانکنے کی ممانعت کر رکھی ہے"۔

دوسری طرف سے ایسی آواز آئی جیسے جولیا نے پھر دانت پیسے ہوں.... اور اس کے بعد سلسلہ منقطع ہو گیا۔

ریسیور رکھتے وقت عمران کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی.... جولیا کا یہ فون اس کے لئے غیر متوقع نہیں تھا.... یہ بات تو یقینی تھی کہ جولیا کے ذہن میں تجسس کی تحریک ہو چکی ہو گی.... اس صورت میں وہ تفصیلات جاننے کے لئے عمران ہی کی طرف لپک سکتی تھی.... یہ تو ممکن نہیں تھا کہ وہ یا اس کے ساتھی عمران سے اس وقت استفسار کرتے جب وہ ان سے ایکسٹو کی حیثیت سے مخاطب ہوتا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھوڑی دیر بعد اس نے کچھ سوچ کر ایکسٹو والے فون پر پھر جولیا کو مخاطب کیا۔

"جولیا؟"

"لیس سر"۔

"معلوم کرو فاضل اور اسلم کے تعلقات کا پس منظر کیا ہے؟"

"بہت بہتر جناب"۔ جولیا نے کہا اور پھر بولی۔ "جناب کیا عمران بھی حالات سے بے خبر ہے؟"

"کیسے حالات؟"

"مم.... میرا مطلب ہے.... یعنی.... آپ نے فاضل کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان کا تعلق فریدہ کے قتل ہی سے ہے نا"۔

"ہے تو لیکن تم اس نتیجے پر کیسے پہنچیں.... اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں میں تو اس قسم کا کوئی اشارہ نہیں ملتا کہ تم فاضل کے بارے میں کچھ سوچنے لگیں"۔

"میں نے.... میں نے یہ اندازہ اس لئے لگایا جناب کہ فاضل جائے واردات پر موجود تھا اور آپ نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی

ہیں"۔

"یہ کوئی ایسی بنیاد تو نہیں جس پر تم فریدہ کے قتل سے فاضل کے تعلق کی عمارت کھڑی کر سکو"۔

"جی ہاں جناب! یہ کوئی ٹھوس وجہ تو نہیں ہے لیکن مجھے یہی خیال گزرا تھا"۔

"تمہارا خیال درست ہے.... لیکن تم عمران کے بارے میں کیا کہہ رہی تھیں"۔

"میرا مطلب تھا.... کیا عمران کو ان تمام باتوں کا علم ہے"۔

"وہ بہت کچھ جانتا ہے.... اس معاملے میں میری طرف توجہ اسی نے مبذول کرائی ہے.... کیا تم بھی تفصیلات جاننے کے لئے بے چین ہو؟"

"ج.... جی ہاں جناب"۔ جولیا نے جلدی سے کہا۔

"وقت کا انتظار کرو"۔ عمران نے کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

اس جواب سے جولیا کے ذہن کو جو جھٹکا لگا ہو گا عمران اسے اچھی طرح محسوس کر سکتا ہے.... یہ اس نے اپنی فطرت بنا لی تھی کہ وقتاً" فوقتاً" اپنے ماتحتوں کو اس قسم کے ذہنی جھٹکے دیتا رہتا تھا تاکہ وہ اس سے ہر وقت مرعوب اور خائف رہیں۔

ایکسٹو کا رعب اور خوف ہی تھا جو اس کے ماتحت کسی بھی لمحے اپنے فرائض کی طرف سے غافل نہیں ہوتے تھے۔

عمران نے جیب سے چیونگم نکال کر اس کا ایک پیس منہ میں ڈال لیا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اور دانتوں سے آہستہ آہستہ کچلنے لگا۔۔۔ وہ اس وقت فیاض کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔ اس کا خیال تھا کہ فیاض اس سے گزشتہ رات کے واقعات پر گفتگو کرنے کے لئے بے چین ہو گا لیکن اب تک اس نے نہ تو فون کیا تھا اور نہ خود ہی آیا تھا۔

عمران سوچ ہی رہا تھا کہ سلیمان کمرے میں داخل ہوا۔

"کیوں؟" عمران نے اس پر خواہ مخواہ آنکھیں نکالیں۔

"فیاض صاحب آئے ہیں"۔

"کیا!!!" عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

وہ ابھی فیاض ہی کے بارے میں تو سوچ رہا تھا۔

"لیکن میں نے کال بیل کی آواز نہیں سنی"۔ عمران بولا۔

"میں کوڑا پھینکنے کے لئے باہر نکلا تھا۔۔۔ وہ آ گئے"۔

"یہ بڑا اچھا ہوا"۔ عمران نے پر مسرت لہجے میں کہا۔ "گھنٹی بجتی تو کچھ بجلی بھی خرچ ہوتی۔۔۔ اب تو یہی کیا کر سلیمان۔۔۔ جب کوئی مجھ سے ملنے آیا کرے تو چند سیکنڈ پہلے کوڑا پھینکنے باہر نکل جایا کر"۔

"لیکن مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ کوئی آپ سے ملنے آ رہا ہے؟" سلیمان نے برا سا منہ بنایا۔

"نہیں پتہ چلے گا؟" عمران نے پر تشویش انداز میں بڑبڑایا اور پھر سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "خیر میں اس مسئلے پر غور کروں گا کوئی ایسی تدبیر سوچ لوں گا کہ تجھے پتہ چلا جایا کرے۔۔۔ چل بھاگ اب یہاں سے"۔

سلیمان چلا گیا اور عمران ڈرائنگ روم کی طرف بڑھا۔

"لاحول ولا قوت"۔ عمران بلند آواز میں کہتا ہوا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔

"کیا مطلب؟" فیاض کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے؟"

"سب ٹھیک ہے۔۔۔ پرواہ مت کرو۔۔۔ میں نے تمہارے بارے میں سوچا ہی تھا کہ تم آ گئے۔۔۔ یہ صفت صرف شیطان سے منسوب ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تمہارے بھیس میں شیطان نہ ہو۔۔۔ لاحول میں نے اس لئے پڑھی تھی کہ شیطان ہو گا تو بھاگ جائے گا لیکن تم نہیں بھاگے۔۔۔ لہٰذا سب ٹھیک ہے"۔

فیاض ہنسنے لگا پھر عمران کو مکا دکھاتا ہوا بولا۔ "تم سے بڑا سور میری نظروں سے آج تک نہیں گزرا"۔

"ابے جاؤ۔۔۔ کیوں مذاق کرتے ہو"۔ عمران نے بے اعتباری سے ہنستے ہوئے کہا۔ "اب کیا مجھے یہ معلوم نہیں کہ تم روزانہ شیو کرنے کے عادی ہو اس لئے روز ہی آئینہ دیکھتے ہو گے"۔

فیاض پھر ہنستا ہوا بولا۔

"تم سے باتوں میں کون جیت سکتا ہے۔۔۔ اب یہ بتاؤ کہ جو کچھ کل رات ہوا اس کے بارے میں تم سوچتے تو رہے ہو گے"۔

"آہم"۔ عمران نے جلدی جلدی پلکیں جھپکائیں اور پھر بولا۔ "تم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بہت دیر سے آئے سوپر فیاض! میرا خیال تھا کہ صبح ہی آدھمکو گے"۔

"میں آصف الدولہ کے باقی مہمانوں سے ملنے میں مصروف ہو گیا تھا.... لیکن عمران.... صوفیہ نام کی کسی لڑکی کا پتہ نہیں سکا.... البتہ میں نے ایک بات عجیب نوٹ کی ہے"۔

"بیان جاری رہے.... ہم سن رہے ہیں"۔

"صوفیہ کے بھیجے ہوئے خط اور دعوت نامے کے لفافے پر جس علاقے کے ڈاک خانے کی مہر ہے اسی علاقے میں اسلم کا گھر ہے"۔

"خوب!" عمران نے پلکیں جھپکائیں۔ "یہ نکتہ تم نے اچھا پکڑا ہے"۔

"لیکن اب جبکہ صوفیہ نام کی کسی لڑکی کا سراغ نہیں ملا ہے میں پورا یقین کر چکا ہوں کہ یہ میرے شناساؤں میں سے کسی کا مذاق ہے"۔

"اور اس قتل کے بارے میں کیا خیال ہے؟"

"اس قتل کا اس معاملے سے کیا تعلق؟" فیاض نے حیرت سے کہا۔

"مجھے تعلق کی بو محسوس ہو رہی ہے"۔ عمران نے نتھنے سکوڑتے ہوئے کہا۔

فیاض متحیرانہ انداز میں اس کی طرف دیکھنے لگا اور پھر بولا۔

"کیا تم سنجیدہ ہو؟"

"میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اسی موقعے کے لئے کنفیوشش نے کہا تھا...."

"کچھ نہیں کہا تھا کنفیوشس نے"۔ فیاض ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "مجھے حکیموں کی باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں"۔

"آہ.... سوپر.... تم کنفیوشس کی توہین کر رہے ہو وہ صرف حکیم ہی نہیں بلکہ...."

"ہاں ہاں! وہ بہت کچھ تھا"۔ فیاض نے پھر بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں اس کے اقوال سننے کے موڈ میں نہیں ہوں.... تم مجھے بتاؤ کہ اس خط کو اس قتل سے کیوں نتھی کر رہے ہو؟"

"تمہارا کیا خیال ہے قتل کے بارے میں؟"

"وہ ایک پاگل کا کیس ہے.... اور کچھ بھی نہیں"۔

عمران کچھ نہ بولا.... اس کی آنکھوں سے غور و فکر کا اظہار ہو رہا تھا۔

"کیا تم اسے پاگل نہیں سمجھتے؟" فیاض تھوڑی دیر بعد بولا اور پھر کہا۔ "حالانکہ تم اس میں ایک خاص علامت بھی دیکھ چکے ہو.... اس کی زبان تالو سے لگی ہوئی تھی"۔

عمران سر ہلانے لگا اس کی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی.... پھر اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے سوپر فیاض.... ہو سکتا ہے میرا خیال غلط ثابت ہو.... نہ جانے کیوں مجھے یوں محسوس ہوا تھا کہ جیسے اس خط کا قتل سے کوئی تعلق ہو"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"خواہ مخواہ کا احساس ہے"۔

"کچھ نہیں.... اسلم کا کیس مکمل ہو چکا ہے.... اسے کل عدالت میں پیش کر دیا جائے گا"۔

"اور پھر تم چین کی بنسی بجاؤ گے.... کیوں؟" عمران بائیں آنکھ دبا کر بولا .... پھر کہا۔ "مگر نہیں.... بنسی تو شاید اسے کہتے ہیں جس سے مچھلی پکڑی جاتی ہے.... میرا خیال ہے کہ اسے بجانا ممکن نہیں"۔

"لیکن میں بجاؤں گا"۔ فیاض نے مسکرا کر کہا۔ "آج کل کام کرنے کا موڈ بالکل نہیں ہے"۔

"انڈوں پر بیٹھ جاؤ"۔ عمران دیدے نچا کر بولا۔

"تمہاری کل کی غزل زوردار تھی"۔ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا پھر بولا۔ "لیکن تم نے شاعروں کے ساتھ بہت زیادتی کی تھی.... کم از کم ان کی طرف دیکھ کر ایسے شعر نہیں پڑھنا چاہیے تھے جو ان پر طنز تھے"۔

"اگر میرا بس چلتا تو انہیں کچا چبا جاتا"۔ عمران نے آنکھیں نکال کر کہا۔ "انہیں گا گا کر دوسروں کے کان سڑانے کا کیا حق ہے اور میں تم سے بھی اچھی طرح سمجھوں گا سوپر فیاض"۔

"کیوں! کیوں! میں نے کیا کیا ہے؟"

"اقدام قتل کا کیس تو بن سکتا ہے تم پر.... تم ہی نے مجھے شاعروں کی فہرست میں داخل کرایا تھا.... جس وقت میرا نام اناؤنس کیا گیا تھا میری جان نکلتے نکلتے رہ گئی تھی"۔

فیاض ہنسنے لگا۔

"یار میں تفریح کے موڈ میں تھا"۔

"اگر میں بھی کسی دن تفریح کے موڈ میں آ گیا تو تم تفریح کے ہجے بھی بھول جاؤ گے"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

تھوڑی دیر اسی قسم کی باتیں ہوتی رہیں اور پھر فیاض چلا گیا۔ عمران نے اس پر ظاہر نہیں کیا تھا کہ وہ اس کیس میں دلچسپی ہی نہیں لے رہا ہے بلکہ کام بھی شروع کر چکا ہے"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

فیاض کا خیال تھا کہ یہ ایک پاگل کا کیس ہے لیکن عمران کیسے باور کر لیتا جبکہ اس کے فرشتے بھی پاگل پن کے کسی ایسے کیس کے بارے میں نہیں جانتے تھے جس میں پاگل کی زبان تالو سے جا لگتی ہو.... یہ محض بکواس ہی تھی.... عمران نے اندھیرے میں ایک تیر پھینکا تھا جو نشانے پر بیٹھ گیا.... عمران کو شبہ تھا کہ اسلم پاگل نہیں ہے.... پاگل پن کی اداکاری کر رہا ہے.... اس لئے عمران نے اس کے سامنے فیاض سے یہ بات کہی تھی کہ بعض کیسز میں پاگل آدمی خون دیکھ کر گونگے بہرے ہو جاتے ہیں اور ان کی زبان تالو سے جا لگتی ہے۔

اسلم نے جو یہ سنا تو اپنی زبان تالو سے لگا لی۔ اس نے سوچا تھا کہ اس طرح اس کے پاگل پن پر یقین کر لیا جاۓ گا لیکن اس کو کیا معلوم تھا کہ دنیا کے سب سے بڑے احمق نے اسے بڑی صفائی سے بے وقوف بنا دیا ہے۔

حقیقت معلوم ہونے پر اسلم اپنا سر ہی پیٹ لیتا.... وہ اتنی آسانی سے بیوقوف بنا تھا کہ اس کی طبیعت صف ہونا ہی چاہیے تھے۔

بہرحال عمران جان چکا تھا کہ اسلم پاگل نہیں ہے۔ گونگا بہرا اس لئے بن گیا ہو گا کہ غلطی سے کوئی ایسی بات اس کے منہ سے نہ نکل جائے جو اس کے پاگل پن کے ڈھونگ کو مشکوک کر دے۔

دوسرے کمرے سے فون کی گھنٹی بجنے کی آواز آئی.... عمران اٹھ کر اندر پہنچا.... فون پر جولیا تھی۔

"جناب! اسلم، فاضل کا کلاس فیلو رہ چکا ہے.... وہ اسی کالج میں پڑھا کرتا تھا جہاں اب فاضل پڑھتا ہے.... فاضل چونکہ دو مرتبہ ہو گیا تھا اس لئے اسلم سے پیچھے رہ گیا.... ان دونوں کے دوستانہ تعلقات کی بنیاد کالج ہی میں پڑی تھی۔

"بس"۔

"جی ہاں! فی الحال صرف اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے"۔

"اتنا ہی کافی ہے.... مزید چھان بین کی ضرورت نہیں"۔

○☆○

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اسلم کا باپ سید اکبر بجھا بجھا سا اور مضمحل نظر آ رہا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اچانک اس کی عمر میں دس سال کا اضافہ ہو گیا ہو۔ عمران کا استقبال کرتے ہوئے بھی اس کے انداز میں گرمجوشی پیدا نہیں ہو سکی۔

ندیم

عمران جب اس کے گھر پہنچا تو وہ برآمدے میں ہی کرسی ڈالے بیٹھا ہوا تھا.... سلام اور مصافحہ کرنے کے بعد اس نے ملازم کو آواز دے کر ایک کرسی لانے کے لئے کہا اور پھر عمران سے بولا۔

"یہاں اس وقت دھوپ اچھی معلوم ہو رہی ہے.... اس لئے۔ ڈرائنگ روم کی نم آلود فضا میں بیٹھنے کی نسبت یہاں بیٹھنا زیادہ بہتر ہے"۔

"جی ہاں! جی ہاں.... بالکل"۔ عمران نے کہا اور بڑی شدت سے سر ہلانے لگا۔

ملازم نے کرسی لانے میں ذرا بھی دیر نہیں لگائی تھی۔

"تشریف رکھئے"۔ سید اکبر نے عمران سے کہا اور پھر ملازم سے

بولا۔ "کافی لاؤ"۔

"ارے نہیں جناب! اس تکلف کی کیا ضرورت ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا فرق پڑتا ہے"۔ سید اکبر نے کہا۔

ملازم جا چکا تھا۔

"غالباً" آپ نے مجھے پہچان لیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں.... آپ جائے واردات پر کیپٹن فیاض کے ساتھ تھے"۔

"شاید ایسا ہی تھا.... جی ہاں"۔

سید اکبر استفہامیہ نظروں سے عمران کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا.... پھر وہ بولا۔

"شاید آپ کا تعلق بھی محکمہ سراغرسانی سے ہے؟"

عمران اس سوال کا جواب گول کر گیا اور بولا۔

"آپ پر جو حادثہ گزر گیا ہے وہ یقیناً آپ کے اعصاب پر اثر انداز ہوا ہو گا.... آپ کے دل کی جو حالت ہو گی میں جانتا ہوں، لیکن پھر بھی چند سوال کرنے کے لئے آپ کو زحمت دینے چلا آیا.... .... اس کے لئے معافی چاہتا ہوں"۔

"کوئی بات نہیں آفیسر"۔ سید اکبر نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"میرا نام عمران ہے"۔ وہ جلدی سے بولا۔ "علی عمران.... آپ مجھے کسی نام سے مخاطب کر سکتے ہیں.... ہاں تو غالباً" آپ نے حوالات میں مسٹر

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اسلم سے ملاقات کر لی ہو گی"۔

"جی ہاں"۔ سید اکبر نے کہا اور پھر ٹھنڈی سانس لے کر بو

"کاش میں اس سے ملنے نہ گیا ہوتا"۔

"کیوں؟" عمران نے پلکیں جھپکائیں۔

"اس کی حالت دیکھ کر صدمہ اور گہرا ہو گیا تھا... ملاقات کے وق دو کانسٹیبل بھی تھے اس لئے شرمندگی بھی ہوئی تھی کیونکہ اسلم نے مجھ بڑی بیہودہ باتیں شروع کر دیں... فلمی گیت گانے لگا تھا حالانکہ اسے کل کے فلمی گیتوں سے نفرت تھی"۔

جواب میں عمران نے دو ایک ایسی باتیں کیں جن سے ظاہر ہو کہ اسے سید اکبر سے دلی ہمدردی ہے۔

"میرا دل غم سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے مسٹر عمران"۔ سید ا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "مجھ پر بیک وقت دو غم ٹوٹ پڑے ہیں جوان بیٹا پاگل ہو گیا ہے اور بہو خود اس کے ہاتھوں موت کی آغوش پہنچ گئی... وہ بہت اچھی لڑکی تھی مسٹر عمران... مجھے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے خدا نے مجھے ایک بیٹی دے دی ہو... بلکہ اگر میری کوئی بیٹی ہوتی شاید وہ بھی میرا اتنا خیال نہ رکھا کرتی... جتنا فریدہ کو میرا خیال تھا... حیرت ہے کہ اس کی لاش دیکھ کر میرا کلیجہ پھٹ کیوں نہیں گیا"۔

عمران نے اپنے چہرے پر غم کے بے پناہ تاثرات پیدا کرنے کوشش کی اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ جیسے ابھی کہیں سے دس بیس جو

کا ناشتہ کر کے چلا آ رہا ہو۔

"اللہ کی مرضی میں کس کو دخل ہے"۔ عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا اور پھر بولا۔ "مسٹر اسلم پر پاگل پن کا پہلا حملہ کن حالات میں ہوا تھا؟"

"میرے بڑے بھائی کی موت کا صدمہ اس کے پاگل پن کا سبب بنا تھا... وہ مرحوم کو بہت زیادہ چاہتا تھا اور یہ چاہت بلاوجہ بھی نہیں تھی... اس کی تعلیم و تربیت میں مجھ سے زیادہ مرحوم کا ہاتھ تھا... وہ لاولد تھے... اس لئے اسلم کو ہی اپنا بیٹا سمجھتے تھے... ایک مضافاتی سڑک پر ایک تیز رفتار ٹرک ان کی کار سے ٹکرا گیا... کار ایک کھڈ میں جا گری تھی... اور وہ ہلاک ہو گئے تھے... ان کی یہ غیر متوقع موت ہی تھی جس نے اسلم کے دماغ پر اثر ڈالا تھا... اسی پاگل پن میں اس نے ایک راہگیر کا سر پھاڑ دیا اور پولیس اسے پاگل خانے بھیجنے پر مجبور ہو گئی"۔

عمران نے کار اور ٹرک کے حادثے کے بارے میں چند سوال کئے... اسی دوران ملازم کافی لے کر آ گیا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کافی پینے کے دوران میں عمران نے کہا۔

"آپ بتا سکتے ہیں آج کل مسٹر اسلم کی مصروفیات کیا تھیں؟"

"کچھ خاص تو نہیں"۔

"پھر بھی کچھ تو ہوں گی"۔ عمران نے اصرار کیا۔

سید اکبر غور سے اس کی طرف دیکھنے لگا اور پھر بولا۔

"آخر آپ کیا جاننا چاہتے ہیں مسٹر عمران؟"

"مسٹر اسلم کی مصروفیات"۔ عمران نے معصومیت سے کہا۔

"مگر کیوں... اس کی کیا ضرورت ہے؟"

عمران نے ایک طویل سانس لی اور پھر دھیمے لہجے میں بولا۔

"مسٹر اکبر! کیا یہ ممکن نہیں یہ کسی قسم کی سازش ہو"۔

"سازش"۔ سید اکبر چونک پڑا۔

"جی ہاں... دراصل میں ہر امکان کا جائزہ لینا چاہتا ہوں... یہ ناممکن تو نہیں کہ جشن میں مسٹر اسلم کو کوئی زہریلی چیز کھلا دی گئی ہو... کوئی ایسی چیز جس سے ان کا دماغ الٹ گیا ہو... دیکھئے میں پھر کہوں گا کہ ایسا ہونا ضروری نہیں ہے... بس میں ہر امکان کا جائزہ لینا چاہتا ہوں"۔

ندیم

سید اکبر نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا... اس کی آنکھوں سے الجھن جھانکنے لگی تھی... عمران بڑے غور سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"آپ نے مجھے چونکا دیا ہے مسٹر عمران"۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"کیا میرے اس خیال کی روشنی میں کوئی بات آپ کی نظروں میں اہمیت اختیار کر گئی ہے؟"

"نن... نہیں... ایسا تو نہیں ہے"۔

عمران استفہامیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتا رہا۔

سید اکبر کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئیں تھیں... وہ تھوڑی دیر بعد بڑبڑایا۔

"جب آدمی رنگین ماحول میں ڈوب جائے تو اس قسم کی سازش کا امکان پیدا ہو سکتا ہے"۔

"میں آپ کا مطلب نہیں سمجھا"۔ عمران نے پلکیں جھپکائیں۔

"دراصل میں ادھر کچھ دنوں سے یہ محسوس کر رہا تھا کہ اسلم کسی غلط ماحول میں داخل ہو چکا ہے"۔

"اوہ"۔ عمران ہونٹ سکوڑ کر آگے جھک آیا۔

"کافی پئیں مسٹر عمران... ٹھنڈی ہو جائے گی"۔

"جی ہاں... جی ہاں"۔ عمران نے چونک کر پیالی اٹھا لی اور ایک گھونٹ لے کر سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتا رہا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سید اکبر کی پیشانی پر سلوٹیں بدستور قائم تھیں۔

"کچھ عرصے سے اکثر ایسا ہو رہا تھا کہ اسلم رات کو گھر سے غائب ہو جاتا تھا.... اس کی یہ کوشش بھی ہوتی تھی کہ مجھے اس کی عدم موجودگی کا پتہ نہ چل سکے.... ایک بار میں نے اس کی نگرانی بھی کی تھی.... میں جاننا چاہتا تھا.... کہ وہ کہاں جاتا ہے اور مجھے یہ جان کر صدمہ پہنچا تھا کہ اس کی وہ راتیں ریٹز کلب میں گزرا کرتی تھی.... وہ صبح دم گھر لوٹا کرتا تھا"۔

"بیگم اسلم تو اس بات سے واقف ہوں گی"۔

"ظاہر ہے"۔ سید اکبر نے کہا۔ "وہ مجھ سے پہلے اس بات سے واقف ہو چکی تھی.... مسٹر عمران! اسلم کی تربیت اس طرح کی گئی تھی کہ وہ آج کل کی ماڈرن تہذیب سے متاثر نہ ہو سکے.... میں اس جگمگاتی ہوئی زندگی کے کھوکھلے پن سے اچھی طرح واقف ہوں.... اسلم کو اس کھوکھلے خول میں داخل ہوتے دیکھ کر مجھے گہرا صدمہ پہنچا تھا۔

"پھر آپ نے مسٹر اسلم کو روکنے کی کوشش بھی کی ہو گی؟"

"میں بذات خود کوئی قدم اٹھانا مناسب نہیں سمجھتا تھا.... اس طرح اولاد کی بے راہروی کھل کر سامنے آ جاتی ہے.... اور اولاد کی نظروں میں والدین کا احترام بھی باقی نہیں رہ جاتا.... بہترین والدین اس قسم کی غلطیاں کرتے ہیں اور پھر انہیں اس کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑتا ہے.... جب والدین کھل کر اولاد کی بے راہروی کے سامنے آتے ہیں تو اولاد میں سرکشی کا عنصر بڑھتا چلا جاتا ہے.... جب اولاد کو معلوم ہوتا ہے کہ اب اس کے بے

راہروی راز نہیں رہی تو وہ کھل کر سامنے آ جاتا ہے اور یہ بات تو آپ سمجھ ہی سکتے ہیں ہوں گے کہ جو بات چوری چھپے کی جائے اس میں زیادہ شدت نہیں ہوتی لیکن کھل کر سامنے آ جانے کے بعد شدت بڑھتی ہی چلی جاتی ہے.... اس لئے.... اوہ.... میں کس بحث میں الجھ گیا.... ہاں تو کہہ یہ رہا تھا کہ جب مجھے اسلم کی ذہنی تبدیلی کا علم ہوا تو میں نے اس سلسلے میں فریدہ سے بات کی.... میرا خیال ہے.... بلکہ سبھی لوگ اس خیال پر متفق ہیں کہ ایک بھٹکے ہوئے انسان کو راہ پر لانے کے لئے بیوی سے بہتر کوئی ہستی نہیں ہوتی"۔

عمران خاموشی سے سن رہا تھا.... سید اکبر نے کافی کا آخری گھونٹ لے کر پیالی رکھ دی اور سگریٹ کیس نکال کر عمران کی طرف بڑھایا۔

"شکریہ! میں اس نعمت سے محروم ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ! حیرت ہے"۔ سید اکبر بڑبڑایا۔

"دراصل تمباکو نوشی کے بجائے میں اتنے پیسوں کا دودھ مکھن استعمال کر لیتا ہوں"۔ عمران نے شرماتے ہوئے کہا۔

سید اکبر پھیکے انداز میں مسکرایا دیا اور بولا۔

"آپ کافی دلچسپ آدمی معلوم ہوتے ہیں"۔

"میرے ڈیڈی آپ سے متفق نہیں ہو سکتے"۔ عمران نے مایوسانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر جلدی سے بولا۔ "ہاں تو آپ بتا رہے تھے کہ آپ نے اس سلسلے میں بیگم اسلم سے بات کی"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"جی ہاں!" سید اکبر سگریٹ جلانے لگا پھر ایک گہرا کش لے کر کہا۔

"میں نے اسے سمجھایا کہ وہ اپنے بھٹکے ہوئے شوہر کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرے.... فریدہ نے مجھے یقین دلایا کہ وہ اپنے فرض سے غافل نہیں ہے.... مجھے یقین ہے کہ وہ بھرپور کوشش کرتی رہی ہو گی.... لیکن اسلم شاید کافی آگے نکل چکا تھا اس لئے اس کی واپسی میں دیر لگتی.... بہرحال ان دنوں فریدہ بہت پریشان رہتی تھی.... اس کی آنکھوں کے گرد حلقے پڑ گئے تھے.... جو غالباً" شب بیداری اور رونے کی وجہ سے ہو سکتے تھے.... میں نے سے سمجھایا کہ وہ اسلم کی بے راہروی سے اتنا متاثر نہ ہو اور ہنسی خوشی اپنی کوشش جاری رکھے.... بھٹکا ہوا راہی ایک دن ضرور گھر لوٹ آئے گا.... لیکن میرے اس سمجھانے بجھانے کے باوجود وہ مغموم رہی تھی.... اور.... اور...." سید اکبر چپ ہو گیا.... اس کی آنکھوں سے الجھن جھانک رہی تھی.... صاف معلوم ہوتا تھا کہ اس کے ذہن میں کوئی خاص بات تھی۔

"آپ کچھ کہتے کہتے رک گئے"۔ عمران نے اسے ٹوکا۔

"جی ہاں"۔ سید اکبر نے ٹھنڈی سانس لی۔ "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ فریدہ کی اس حرکت کو کیا سمجھوں.... بہرحال.... اب جبکہ میں آپ کو سبھی کچھ بتا رہا ہوں تو وہ بات سامنے لانے میں بھی کوئی حرج نہیں.... یہ حادثے سے دو دن پہلے کی بات ہے.... رات کا وقت تھا.... شاید گیارہ بجے ہوں گے.... میں اسلم کی خوابگاہ کے سامنے سے گزرا تو اندر سے ایسی

آوازیں آئیں جیسے میز کی درازیں کھولی جا رہی ہوں.... میں ان دنوں اسلم کی ٹوہ میں تو رہتا تھا.... میں نے شیشے سے جھانک کر دیکھا.... فریدہ کمرے میں اکیلی تھی.... اس نے اسلم کی رائٹنگ ٹیبل کی دراز سے ان دعوت ناموں کی گڈی نکالی تھی جو آصف الدولہ نے اسلم کو دیئے تھے"۔

"اوہ"۔ عمران کی آنکھوں میں چمک سی پیدا ہو گئی۔

"اس گڈی میں سے فریدہ نے صرف ایک کارڈ نکالا تھا.... پھر گڈی واپس میز کی دراز میں رکھ دی.... اس کا انداز بالکل چوروں کا سا تھا.... کارڈ لے کر وہ درمیانی دروازے سے اپنی خواب گاہ میں چلی گئی.... اسلم اور اس کی خواب گاہ کے درمیان ایک دروازہ ہے.... پھر دوسرے دن میں نے یہ بھی دیکھا مسٹر عمران کہ فریدہ نے گھر سے باہر نکل کر قریب ہی کے ایک لیٹر بکس میں ایک بڑا لفافہ ڈالا.... خیال غالب ہے کہ اس لفافے میں وہی کارڈ ہو گا جو فریدہ نے اسلم کے کمرے سے چرایا تھا"۔

عمران کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی.... اب یہ خیال قرین قیاس تھا کہ فیاض کو جو دعوت نامہ ملا تھا وہ فریدہ ہی کا بھیجا ہوا ہو.... فیاض کے بیان کے مطابق لفافے پر جس ڈاک خانے کی مہر تھی وہ ڈاک خانہ اسی علاقے کا تھا.... اب الجھن یہ پیدا ہوئی تھی کہ فیاض کو ملنے والے خط پر بھیجنے والی کا نام صوفیہ لکھا تھا.... اس الجھن کو رفع کرنے کے لئے عمران نے یہ قیاس کر لیا کہ فریدہ نے کسی وجہ کے تحت اپنا صحیح نام لکھنا مناسب نہیں سمجھا ہو گا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"میں نہیں سمجھ سکتا کہ فریدہ نے یہ چوری کیوں کی تھی"۔ سید اکبر کہہ رہا تھا۔ "اور میں یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ دعوت نامہ اس نے کسے بھیجا تھا"۔

عمران پرخیال انداز میں سر ہلانے لگا اور پھر اچانک بولا۔

"کیا آپ کے یہاں ٹائپ رائٹر ہے"۔

"جی ہاں! کیوں؟" سید اکبر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے ایک خط ٹائپ کرنا ہے اگر آپ اجازت دیں"۔

"ہاں.... ہاں کر لیجئے.... میرے ساتھ آیئے"۔

سید اکبر کی لائبریری بڑی شاندار تھی.... جو کتابیں الماریوں میں نظر آئیں ان سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کافی باذوق آدمی ہے.... ٹائپ رائٹر یہیں تھا۔

ندیم

عمران نے اپنے ایک فرضی دوست کے نام ایک خط ٹائپ کیا.... اس نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ اس خط میں تمام حروف تہجی استعمال ہو جائیں۔

"ٹائپ رائٹر اچھا ہے آپ کا"۔ عمران نے خط ٹائپ کرنے کے بعد کہا۔ "کیا آپ کے گھر اس کے علاوہ بھی کوئی ٹائپ رائٹر ہے؟"

"جی نہیں.... بس یہی ہے.... کیوں؟"

"کچھ نہیں.... ایسے ہی پوچھ رہا تھا.... آیئے"۔

وہ برآمدے میں لوٹ آئے.... سید اکبر کی آنکھوں سے الجھن

جھانک رہی تھی.... اس نے عمران سے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کوئی بات چھپا رہے ہیں؟"

"کون سی بات.... کس سلسلے میں"۔ عمران نے حیرت ظاہر کی۔

"ٹائپ رائٹر کے سلسلے میں"۔

"ارے نہیں"۔ عمران ہنس پڑا۔ "آپ خواہ مخواہ الجھن میں پڑ گئے.... ہاں میں کچھ بے تکے سوال ضرور کر بیٹھا تھا.... بعض اوقات الجھن میں ہوتا ہوں تو اس سے بھی زیادہ بے تکے سوال کر بیٹھتا ہوں اور لوگ خواہ مخواہ غلط فہمی میں پڑ جاتے ہیں.... اچھا اب آپ مجھے ایک بات اور بتائیں.... حادثے کی رات مسٹر اسلم اور مسز اسلم ایک ساتھ ہی گھر سے روانہ ہوں گے"۔

"جی ہاں"۔

"وہاں جانے کے لئے ان دونوں کا پروگرام پہلے ہی سے تھا یا اچانک بن گیا تھا"۔

"میرا خیال ہے.... یہ پروگرام پہلے ہی بن چکا تھا"۔

عمران نے سر ہلایا اور پھر اچانک کھڑا ہوتا ہوا بولا۔

"اچھا مسٹر اکبر! اب مجھے اجازت دیجئے.... اگر مسٹر اسلم کسی سازش کے تحت پاگل ہوئے ہیں تو میں جلد ہی اس کا پتہ لگا لوں گا"۔

عمران جب وہاں سے روانہ ہوا تو کافی مطمئن تھا.... اس کی یہ تفتیش کافی تسلی بخش ثابت ہوئی تھی.... اس سے یہ بات ثابت ہو سکتی تھی کہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

فیاض کو خط بھیجنے والی فریدہ ہی تھی.... عمران کو بس اتنا کرنا تھا کہ فیاض سے وہ خط لے کر اپنے ٹائپ کئے ہوئے خط سے ملائے.... دونوں خطوں کے حروف تہجی کا موازنہ کرے.... اگر وہ یکساں نکلتے تو ثابت ہو جاتا کہ فیاض کو خط بھیجنے والی فریدہ ہی تھی۔

اب جو مسئلے عمران کو گھیرے میں لئے ہوئے تھے.... ان میں سے پہلا مسئلہ یہ تھا کہ اسلم رینبو کلب کیوں جاتا تھا.... کیا صرف اس لئے کہ کلب کی رنگینیوں میں ڈوب سکے.... ہرگز نہیں.... اس بات کے سلسلے میں فریدہ کا کسی پولیس آفیسر سے رابطہ قائم کرنا احمقانہ سا فعل تھا.... ہاں اگر وہ کسی سماج سدھار ادارے کا رخ کرتی تو دوسری بات تھی.... اس کا کسی پولیس آفیسر سے رابطہ قائم کرنا کسی اہم بات کی طرف اشارہ کرتا تھا.... شاید اسلم کسی خاص چکر میں پڑ گیا تھا.... وہ کوئی ایسا ہی چکر ہو گا جو "جرمیات" کی کسی شاخ سے جا ملتا ہو گا.... لیکن اگر ایسا تھا تو کیا فریدہ یہ چاہتی تھی کہ اس کا شوہر جیل پہنچ جائے.... کسی پولیس آفیسر سے ملنا تو اسی نیت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

عمران کا ذہن الجھتا ہی چلا گیا.... اس کی دانست میں یہ بات بھی یقینی تھی کہ اسلم کو اپنی بیوی کی نیت کا علم ہو گیا ہو.... علم نہیں تو شبہ ضرور ہو گیا ہو گا.... اسی لئے اس نے پاگل پن کا ڈھونگ رچا کر فریدہ کو قتل کر دیا۔

اس پر غور کرتے ہوئے دو باتیں ذہن میں آتی تھیں.... ایک یہ کہ

اسلم نے فریدہ کو قتل کرنے کا ارادہ اچانک کیا ہو گا اور دوسری بات یہ کہ اس کا پلان کافی عرصہ پہلے بنایا گیا تھا.... اس وقت جب اسلم کے چچا کی اچانک موت واقع ہوئی تھی.... اس حادثے کو بہانہ بنا کر اسلم پاگل بن گیا.... کچھ عرصے پاگل خانے میں رہا اور پھر ٹھیک ہو کر آ گیا.... اس کا امکان تھا کہ وہ جب بھی بناوٹی پاگل بنا ہو.... مقصد یہ ہو گا کہ کچھ عرصے بعد جب وہ دوسری مرتبہ پاگل پن کا ڈھونگ رچا کر فریدہ کو قتل کرے تو پولیس کو اس کے پاگل پن پر شبہ نہ ہو سکے.... اس کے پچھلے پاگل پن کو مدنظر رکھتے ہوئے پولیس شبہات کی منزل سے دور رہ سکتی تھی.... اور ایسا ہی ہوا بھی تھا.... عمران کے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ اسلم پاگل نہیں ہے۔

گو کہ اتنی طویل پلاننگ عجیب سی معلوم ہوتی تھی لیکن عمران چاہتا تھا کہ وہ کسی کے کسی پہلو کو نظرانداز نہ کرے۔

کافی دن بعد ایک ایسا کیس ہاتھ میں آیا تھا کہ عمران کو اپنے دماغ کی چولیں ہلتی محسوس ہونے لگی تھیں۔

○☆○

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

فیاض اس وقت اپنے آفس ہی میں مل سکتا تھا لہٰذا عمران وہیں جا دھمکا... اسے آفس میں دیکھ کر فیاض کو حیرت ہونا ہی چاہیے تھی۔

"خیریت"۔ فیاض اسے نیچے سے اوپر تک دیکھتا ہوا بولا۔

"آہ... سوپر فیاض! بلکہ میرے پیارے سوپر فیاض... میں تباہ ہو گیا... میں برباد ہو گیا"۔ عمران نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔

"کیا ہوا؟" فیاض کی حیرت بڑھ گئی۔

"مجھے رات بھر نیند نہیں آئی... پہلے تو میں سمجھا تھا کہ معدہ چوپٹ ہو گیا ہو گا لیکن اب مجھے پتہ چلا کہ بات کہیں اور جا پہنچی ہے... گھٹالا ہو گیا سوپر فیاض... ڈاک خانے والوں سے چوک ہو گئی ہے... قتالہ بالم... نہیں عالم... قتالہ عالم نے وہ خط مجھے بھیجا تھا... ڈاک خانے کی غلطی سے تمہارے پاس پہنچ گیا ہے"۔

"پتہ نہیں کیا بک رہے ہو؟" فیاض نے منہ بنایا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو... میں واقعی بک رہا ہوں... جنون میں آدمی

ندیم

ہی کرتا ہے اور پھر دعا مانگتا ہے کہ... کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی... ہاں تو اے مہربان! وہ خط مجھے دے دو"۔

"کیوں؟" فیاض اسے گھورنے لگا۔

"تم نہیں سمجھ سکتے"۔ عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "وہ اس کا خط ہے جس سے پچھلے جنم سے بھی پچھلے جنم میں مجھے وہ ہو گئی تھی اور اس شدت سے ہوئی تھی کہ مجھے قبض ہو گیا تھا"۔

"لا حول ولا قوت"۔ فیاض کو ہنسی آ گئی۔ "کیوں میرا دماغ چاٹنے آ گئے ہو تم؟"

"آہ سوپر فیاض! بلکہ واہ سوپر فیاض! تم کیسی باتیں کر رہے ہو... جب پچھلے جنم سے پچھلے جنم میں مجھے قبض ہوا تھا تو میں نے حکیم لقمان سے رجوع کیا تھا حکیم لقمان نے بتایا کہ وہ ہو جانے سے پیدا شدہ قبض کا علاج پھر طب جاپان والوں کے پاس ہے... طب جاپان والوں کی تلاش میں روانہ ہو گیا تھا اور جس سے مجھے وہ ہو گئی تھی وہ میرا انتظار کرتی کرتی ہالی وڈ کی تلاش میں روانہ ہو گئی تھی... پھر ہم دونوں اس طرح بچھڑے کہ بس کچھ نہ پوچھو... میں اس جنم میں طب جاپان والوں کی تلاش میں کامیاب ہو سکا کہ وہ اسی زمانے کی پیداوار ہیں!ماضی میں کہیں ان کا سراغ نہیں ملتا... لیکن جب ان سے ملاقات کی تو انہوں نے کہا کہ اے نیک دل انسان! اس قبض کا علاج تو اسی کے پاس ہے جس سے تجھے وہ ہو گئی تھی... یہ سن کر میری جان نکل گئی... کیونکہ جس سے مجھے وہ ہو گئی تھی... اس کا تعلق

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پچھلے جنم سے پچھلے جنم میں تھا.... اب میں اسے کہاں ڈھونڈتا پھرتا.... قریب تھا کہ ہائے کر کے داعیٔ اجل کو لبیک کہوں کہ خیال آیا جو خط تمہیں ملا ہے اسی کا ہے جس سے مجھے وہ ہو گئی تھی.... طویل عرصہ گزر جانے کی وجہ سے میں اس کا نام بھول گیا تھا.... اب نام یاد آگیا ہے.... لہٰذا اے مرد نیک.... وہ خط میرے حوالے کر کہ وہ قبض کشا ہے"۔

"بالکل ہنسی نہیں آئی"۔ فیاض نے منہ بنا کر کہا۔

عمران نے ایک آہ دلدوز بھری اور کہا۔ "اس کا مطلب ہے تم میرے سچے دوست ہو.... دنیا والے تو میری یہ داستان غم سن کر ہنستے ہیں کہ دنیا کا یہی دستور ہے.... لیکن تم نہیں ہنسے.... کہ یہ واقعی ہنسنے کا نہیں رونے کا مقام ہے"۔

اس مرتبہ فیاض کو ہنسی آ گئی۔

"اب تم کتنا بھی ہنسو لیکن میں یقین کر چکا کہ تم میرے سچے دوست ہو اور وہ خط کہ جو قبض کشا ہے.... میرے حوالے کر دو گے.... تمہارے لئے وہ نقصان دہ ثابت ہو گا کیونکہ تمہیں قبض نہیں ہے.... تم پر وہ شدید اثر کر گزرے گا.... نتیجہ یہ ہوا کہ تمہاری صحت چوپٹ ہو جائے گی.... دن میں کم از کم ایک درجن مرتبہ بیت الخ...."

"کیا بے ہودہ بکواس شروع کر دی"۔ فیاض اس کی بات کاٹ کر غرایا۔

"اب میں کچھ نہیں کہوں گا"۔ عمران مسمی صورت بنا کر بولا۔ "وہ

خط مجھے دے دو کہ پھر میں اپنے گھر کی راہ لوں"۔

"آخر تم کیوں اس خط کے پیچھے پڑ گئے ہو.... میں کہہ چکا ہوں کہ وہ میرے کسی شناسا کا مذاق ہے"۔

"نہیں سوپر فیاض! وہ اس کا خط ہے جس سے مجھے پچھلے جنم سے پچھلے جنم میں وہ ہو گئی تھی"۔

"پچھلے جنم سے پچھلے جنم میں تمہارا دماغ خراب ہوا ہو گا"۔

"ایک ہی بات ہے سوپر فیاض"۔ عمران نے غم ناک انداز میں کہا۔ "وہ ہو جانے کو ترقی پسند لوگ دماغ خراب ہونا بھی کہتے ہیں لہٰذا تم اس کی پرواہ کئے بغیر خط مجھے دے دو"۔

"تم فضول وقت ضائع کرو گے"۔

"وہ اسی لئے ہوتا ہے سوپر فیاض.... فضول وقت کا صحیح مصرف یہی ہے کہ اسے ضائع کر دیا جائے"۔

"جاؤ یار! مجھے ایک فائل دیکھنا ہے.... شام کو ملاقات ہو گی"۔

"شام کو ملاقات ہو یا نہ ہو خط اسی وقت ملنا چاہیے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

لیکن فیاض کو بھی شاید ضد ہو گئی تھی.... اس نے خط دینے سے صاف انکار کر دیا۔

"پھر سوچ لو سوپر فیاض"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ "تم جانتے ہو کہ میں تو کسی نہ کسی طرح اپنا کام چلا ہی لیتا ہوں لیکن تم بعد میں پچھتاؤ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گے"۔

"کیوں؟" فیاض اسے گھورنے لگا۔ "میں کیوں پچھتاؤں گا؟"

"اس لئے کہ اللہ کی مرضی یہی ہو گی"۔

"کیا تم کوئی پنجشاخد نکالنے کی فکر میں ہو"۔

"نہیں آج کل ڈیکلریشن بڑی مشکل سے ملتا ہے"۔

"ڈیکلریشن سے کیا تعلق؟" فیاض نے احمقوں کی طرح منہ پھاڑ دیا۔

"ہائیں... کوئی تعلق نہیں... اوہو... تو پھر شاید کچھ غلطی ہو گئی... یہ پنج شاخد کسے کہتے ہیں سوپر فیاض... کیا یہ ہفت روزہ یا پندرہ روزہ قسم کی چیز نہیں ہے"۔

"اچھا اب تم دفع ہو جاؤ"۔ فیاض غرایا۔ "اتنی ہی دیر میں سر میں درد ہو گیا ہے"۔

"چلغوزے کا تیل استعمال کر لیا کرو سوپر... تو تم وہ خط مجھے نہیں دو گے"۔

"نہیں"۔ فیاض پر ضد اچھی طرح سوار ہو چکی تھی۔

"اچھی بات ہے"۔ عمران طویل سانس لیکر اٹھ کھڑا ہوا۔ "پھر نہ کہنا کہ عمران تو اپنا یار تھا لیکن... اچھا... ٹاٹا"۔

فیاض کی آنکھوں سے الجھن مترشح تھی... ایک بارگی اس کا منہ کھلا یا شاید وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا لیکن پھر چپ ہی رہ گیا۔

اب عمران کی کار اپنے فلیٹ کی طرف فراٹے بھر رہی تھی... اسے ذرا برابر بھی پروا نہیں تھی خط نہ ملنے کی... اسے یقین ہو چکا تھا کہ فیاض کو خط بھیجنے والی فریدہ ہی تھی۔

اگر خط کا حصول بہت ضروری ہوتا تو عمران' فیاض کے فرشتوں کو بھی خط دینے کے لئے مجبور کر دیتا... اس کی نظروں میں خط کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہ گئی تھی... وہ بس رواداری میں فیاض کی طرف جا نکلا تھا... اس طرح زبان کی کھجلی ہی مٹ گئی... سید اکبر سے گفتگو کے دوران اسے سنجیدہ رہنا پڑا تھا۔

وہ گھر پہنچ گیا... سلیمان نے فوراً" اطلاع دی کہ ایک عورت کا فون آیا تھا۔

"عورت کا"۔ عمران نے بڑی تیزی سے پلکیں جھپکائیں۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"جی ہاں.... انہوں نے کہا تھا آپ جب بھی گھر آئیں فوراً" انہیں فون کر لیں"۔

"کس کو فون کر لیں؟" عمران نے آنکھیں نکالیں۔

"مم.... میں.... ان کا نام بھول گیا"۔ سلیمان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"بس اتنا یاد ہے کہ کوئی لیڈی صاحبہ تھیں.... لیڈی زنجیو.... یا نہ جانے کیا.... کچھ ایسا ہی تھا"۔

"لیڈی تنویر تو نہیں؟"

"جی ہاں.... وہی.... لیڈی تنویر"۔ سلیمان نے خوش ہو کر کہا۔

"اوہ"۔ عمران ہونٹ سکوڑ کر پر تفکر نظروں سے سلیمان کی آنکھوں میں دیکھنے لگا.... چند لمحے اسی طرح گزر گئے اور پھر سلیمان بوکھلا کر بولا۔

"صص.... صاحب"۔

"آں"۔ عمران چونک پڑا.... جلدی جلدی پلکیں جھپکائیں اور پھر غصیلی آواز میں بولا۔ "کیا بات ہے؟"

"کچھ نہیں صاحب! ٹھیک ہے.... سب ٹھیک ہے"۔ سلیمان نے مطمئن ہو کر کہا۔

"بھاگ یہاں سے"۔ عمران نے اسے مکا دکھایا۔

"سب ٹھیک ہے صاحب.... سب ٹھیک ہے.... سب ٹھیک ہے"۔ سلیمان بڑبڑاتا ہوا چلا گیا۔

عمران نے فون پر لیڈی تنویر کے نمبر ڈائل کئے لیکن وہ الجھن میں

ندیم

اس وقت بھی تھا.... آخر لیڈی تنویر کو اس سے رابطہ قائم کرنے کی ضرورت کیوں پیش آ گئی تھی۔

فون پر دوسری طرف سے کسی ملازم کی آواز آئی اور عمران نے اسے لیڈی تنویر کو بلانے کی ہدایت کی۔

چند ہی لمحے بعد لیڈی تنویر کی "ہیلو" سنائی دی۔

"سس.... سلاما لیکم"۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ "میں یہاں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہے.... حالانکہ مطلوب صاحب سے کافی دن ہوئے ملاقات نہیں...."

"اوہ عمران.... تم گھر پہنچ گئے.... میرا انتظار کرو.... میں وہیں آ رہی ہوں"۔

پھر اس سے پہلے کہ عمران مزید کچھ بکواس کر ڈالتا دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہو گیا۔

پھر عمران نے الوؤں کی طرح دیدے نچاتے ہوئے ریسیور رکھ دیا.... لیکن یہ سوال اب بھی اس کے ذہن میں گونج رہا تھا کہ لیڈی تنویر کا اس کے پاس آنا خالی از علت نہیں ہو سکتا.... ممکن ہے وہ پرائیویٹ طور پر کسی معاملے میں کی تحقیقات کرانا چاہتی ہو.... اس صورت میں عمران کے لئے دشواری پیدا ہو جاتی.... لیڈی تنویر کو ٹالا نہیں جا سکتا تھا.... اور یہ بھی ناممکن تھا کہ وہ اسلم کے کیس سے ہاتھ کھینچ لیتا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

خیر! دیکھا جائے گا۔ عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر سودا اور چیونگم کا پیکٹ پھاڑتا ہوا کرسی پر نیم دراز ہو گیا۔

لیڈی تنویر پچیس منٹ میں وہاں پہنچی اور عمران ایسے گھبرائے ہوئے انداز میں کمرے میں چکر کاٹنے لگا جیسے اس کے بیٹھنے کے لئے کوئی مناسب جگہ تلاش کر رہا ہو۔

"اے گدھے! تم یہ کیا کرنے لگے؟" لیڈی تنویر ہنسی ہوئی بولی۔

"میں آپ کے لئے کوئی ایسی جگہ تلاش کر رہا ہوں جہاں آپ آسانی سے بیٹھ سکیں"۔ عمران نے روہانسی آواز میں کہا۔ "آپ ٹیڈی ساڑی میں ہیں نا"۔

"تم بے ہودہ ہو"۔ لیڈی تنویر نے غصیلی سی آواز میں کہا اور ایک جھٹکے سے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"اف فوہ... آپ بیٹھ گئیں"۔ عمران نے پر مسرت لہجے میں کہا۔ "یعنی کمال ہے... مگر آپ نے اتنی کس کر ساڑی کیوں باندھی ہے لیڈی تنویر... اگر یہ پھٹ گئی تو... پانچ چھ سو کا نقصان ہو جائے گا... کافی قیمتی معلوم ہوتی ہے"۔

"قیمتی کے بچے... سنجیدہ ہو جاؤ... میں تمہارے پاس ایک ضروری کام سے آئی ہوں"۔

"آہ لیڈی تنویر... آج کل میں قبض میں مبتلا ہوں... کسی کام کا نہیں رہ گیا"۔ عمران نے دردناک آواز میں کہا۔

"لیکن میرا کام تو تمہیں کرنا ہی ہو گا"۔

"قبض کشا گولیاں لائیں ہیں آپ؟"

"میں تمہیں اس کیس کا منہ مانگا معاوضہ دوں گی"۔

"میں قبض کشا گولیوں کی بات کر رہا ہوں"۔

"بکو مت"۔ لیڈی تنویر اپنا وینٹی بیگ کھولنے لگی اور عمران چھت کی طرف دیکھتا ہوا شہادت کی انگلی سے داہنا گال کھجانے لگا... اس کا یہ خیال ٹھیک ہی ثابت ہوا تھا کہ لیڈی تنویر اس سے کسی معاملے کی چھان بین کروانا چاہتی ہو گی۔

لیڈی تنویر نے وینٹی بیگ سے ایک ڈائری نکالتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈائری..."

"اچھی ہے... خوبصورت ہے"۔ عمران جلدی سے بول پڑا۔ "میں نے سنا ہے کہ شیخ فضلو ڈرائی کلینرز والے دس روپے کی رسید پر اپنے گاہکوں کو ایسی ہی... ہائیں"۔ دفعتاً عمران چپ ہو گیا لیکن اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا... آنکھوں میں حیرت جھانکنے لگی تھی اور وہ آنکھیں جھپکاتا ہوا ڈائری کے "کور" پر لگے ہوئے کارڈ کی طرف دیکھ رہا تھا... کارڈ پر فریدہ اسلم لکھا ہوا تھا۔

"کیوں؟" لیڈی تنویر نے اسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھنے لگی... پھر اس نے ڈائری کی طرف دیکھا اور ہونٹ سکوڑ کر بولی۔ "اوہ! تم یہ نام دیکھ کر چونکے ہو... تم نے اخبارات میں اس کے بارے میں پڑھا ہو گا..."

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہاں یہ اسی فریدہ اسلم کی ڈائری ہے"۔

اب عمران کا منہ بند ہو گیا تھا۔۔۔ پلکیں بھی نہیں جھپک رہی تھیں۔۔۔ لیکن وہ ایسی نظروں سے ڈائری کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے چھین کر لے بھاگنے کی فکر میں ہو۔

"یہ ڈائری تمہیں دینے سے پہلے میں تمہیں کچھ بتا بھی دوں"۔ لیڈی تنویر نے وینٹی بیگ بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔ پھر بولی۔ "فریدہ اسلم کو میں اس وقت سے جانتی تھی جب وہ بہت چھوٹی تھی۔۔۔ اس کی ماں سے میرے بڑے اچھے تعلقات تھے۔۔۔ انہیں تعلقات کی بناء پر فریدہ مجھے آنٹی کہا کرتی تھی"۔

"اب میں بھی آپ کو آنٹی کہا کروں گا"۔ عمران بڑبڑایا لیکن نظریں بدستور ڈائری پر جمی ہوئی تھیں۔

لیڈی تنویر کہتی رہی۔ "فریدہ کے قتل سے متعلق ساری باتیں اخبارات میں آ چکی ہیں اس لئے انہیں دہرانے فضول ہو گا۔۔۔ اب میں تمہیں یہ بتاتی ہوں کہ یہ ڈائری پارسل کی صورت میں مجھے آج ہی ملی ہے۔۔۔ جس رات فریدہ کا قتل ہوا اس دن صبح یہ ڈائری فریدہ نے مجھے روانہ کی تھی۔۔۔ پارسل پر ڈاک خانے کی مہر اسی تاریخ کی تھی۔۔۔ اس کے علاوہ فریدہ نے اسی دن مجھے فون بھی کیا تھا۔۔۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے ایک پارسل بذریعہ ڈاک مجھے روانہ کر دیا ہے۔۔۔ جو میں بطور امانت اپنے پاس رکھ لوں۔۔۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ پارسل کیا ہے لیکن اس نے

کہا فی الحال وہ اس کے بارے میں کوئی جواب نہیں دینا چاہتی"۔

عمران نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدلا۔۔۔ وہ ڈائری دیکھنے کے لئے بے چین تھا لیکن لیڈی تنویر کے انداز سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ ڈائری دینے سے پہلے وہ تمام متعلقہ باتیں عمران کو بتا دینا چاہتی ہے۔

"آج پارسل مجھے ملا"۔ لیڈی تنویر کہہ رہی تھی۔ "اگر فریدہ کا قتل نہ ہو چکا ہوتا تو میں پارسل کو احتیاط سے کہیں رکھ دیتی مگر نئی صورت حال میں میرا ایسا کرنا حماقت ہی ہوتی اس لئے میں نے پارسل کھول ڈالا۔۔۔ اس میں سے یہ ڈائری نکلی۔۔۔ میں نے اسے پڑھا اور سوچ بچار کے بعد فیصلہ کیا کہ مجھے تم سے رابطہ قائم کرنا چاہیے"۔

"ارے ڈائری تو دکھائیے مجھے"۔ عمران نے بچوں کی طرح ٹھنک کر کہا۔

"ہاں! اب تم ڈائری دیکھو"۔ لیڈی تنویر نے کہا۔

عمران اس سے ڈائری لے کر بے تابانہ انداز میں ورق گردانی کرنے لگا۔

"آخری بیس دنوں کے اندراج اہمیت رکھتے ہیں۔۔۔ تم صرف وہی پڑھ ڈالو"۔ لیڈی تنویر نے کہا۔۔۔ "مجھے جلدی نہیں ہے۔۔۔ اس لئے اطمینان سے پڑھو۔۔۔ بعد میں مزید گفتگو ہو گی"۔

عمران نے سر ہلایا اور لیڈی تنویر نے صوفے کی پشت گاہ کے اوپر ہی سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران نے سلیمان کو آواز دے کر اس سے چائے کے لئے کہا اور ڈائری پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔۔۔ لیڈی تنویر بدستور آنکھیں بند کئے بیٹھی رہی۔

عمران آدھے گھنٹے تک پڑھتا رہا اور پھر ایک طویل سانس لے کر ڈائری بند کر دی۔۔۔ اسی دوران میں سلیمان چائے لے آیا تھا۔

لیڈی تنویر نے خود ہی دو پیالیاں بنائی تھیں اور ایک پیالی عمران کی طرف سرکا دی تھی۔

عمران پر تفکر انداز میں لیڈی تنویر کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔ لیکن لیڈی تنویر چپ بیٹھی رہی۔۔۔ اس کے انداز سے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ اب وہ خود کچھ بولنے کی بجائے عمران سے کچھ سننا چاہتی ہے۔

ندیم

"آپ کو تو یہ ڈائری لے کر پولیس کے پاس جانا چاہیے تھا لیڈی صاحبہ"۔ عمران بڑی سنجیدگی سے بولا۔

"پولیس"۔ لیڈی تنویر نے برا سا منہ بنایا۔ "میں جانتی ہوں کہ اس قسم کے معاملات میں پولیس کیا کردار ادا کر سکتی ہے۔۔۔ دوسرے یہ کہ اگر میں نے پولیس سے رابطہ قائم کیا تو بعد میں عدالت کے چکر کاٹتے کاٹتے میری ٹانگیں ٹوٹ جائیں گی"۔

"لیکن اگر میں نے بھی اس کیس کو سنبھالا تو بعد میں پولیس ہی کو ہینڈ اوور کرنا پڑے گا"۔

"میں تمہیں منہ مانگا معاوضہ اسی بات کا تو دوں گی کہ تم مجھے اس

چکر میں پڑنے سے بچا لو۔۔۔ کچھ ایسا بندوبست کرنا کہ میرا نام بیچ میں نہ آنے پائے۔۔۔ مثلاً تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ تم فریدہ کے دوست تھے اور فریدہ نے یہ ڈائری تمہیں بھیجی تھی"۔

"گویا آپ چاہتی ہیں کہ میں عدالت میں جوتیاں چٹخاتا پھروں"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"منہ مانگا معاوضہ"۔ لیڈی تنویر مسکرائی اور پھر سنجیدہ ہو کر بولی۔ "میں چاہتی ہوں کہ اسلم کو جلد از جلد اپنے کئے کی سزا مل جائے۔۔۔ اس نے اپنی معصوم اور بھولی بھالی بیوی کو قتل کر کے انتہائی درندگی کا ثبوت دیا ہے"۔

"لیکن وہ پاگل پن میں ایسا کر گزرا ہے لیڈی صاحبہ"۔

"کیا تم ڈائری پڑھنے کے بعد بھی ایسا سمجھ رہے ہو۔۔۔ کم از کم مجھے تو یقین ہے کہ اسلم بنا ہوا پاگل ہے۔۔۔ اس نے خود کو تختہ دار سے بچنے کے لئے یہ ڈھونگ رچایا ہے"۔

"ہوں"۔ عمران پر خیال انداز میں سر ہلانے لگا۔

"اگر تم اس کیس کو بطریق احسن انجام تک پہنچا سکے تو مجھ سے تمہیں معاوضہ تو ملے گا ہی لیکن اس کے علاوہ تمہاری جو شہرت ہو گی وہ تمہارا بہترین انعام ہو گا۔۔۔ ملک کو ایک بڑے خطرے سے بچانے والے کے نام سے اخبارات بھر جائیں گے اور۔۔۔"

"بس بس"۔ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "اتنا ہی کافی ہے"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"تو پھر تم اس کیس کو ہاتھ میں لے رہے ہو نا؟"

"سر آنکھوں پر"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب میں مطمئن ہوں.... تم سے ملاقات ہونے سے پہلے تک بڑ پریشان رہی تھی"۔ لیڈی تنویر نے طویل سانس لے کر کہا اور پھر اپنا و بیگ کھولتی ہوئی بولی.... "ایڈوانس کے طور پر...."

"نہیں نہیں"۔ عمران نے جلدی سے ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "روپے کر میرا ثواب مکروہ نہ کیجیے"۔

"ثواب.... کیا مطلب؟" لیڈی تنویر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"وہ زمانہ چلا گیا لیڈی تنویر جب میں معاوضہ لے کر کام کیا کر تھا.... اب تو فی سبیل اللہ ہوتا ہے سارا چکر.... ایک دن خدا کو بھی دکھانا ہے.... اس لئے سوچتا ہوں کہ ایکس کریم.... نن.... نہیں.... یعنی ثواب کا کچھ کام کر جاؤں.... ہپ.... اچھا تو لیڈی تنویر.... اب آپ جا آرام کیجیے.... اور میں لنگوٹ کس کر اکھاڑے میں اترتا ہوں"۔

"کیوں فضول بک رہے ہو.... لو یہ رکھ لو"۔ لیڈی تنویر نے بڑ نوٹوں کی ایک گڈی نکالتے ہوئے کہا اور عمران نے جلدی سے آنکھیں بن کر لیں.... کانپتی ہوئی آواز میں بولا۔

"اسے رکھ لیجیے محترمہ! کیوں میرے ثواب کا بیڑا غرق کرنے ک درپے ہیں.... نہیں.... کیا کہتے ہیں.... درپے آزار ہیں"۔

"اچھا اب میں چلتی ہوں"۔

ندیم

عمران نے ایک آنکھ کھول کر دیکھا.... نوٹوں کی گڈی میز پر پڑی تھی اور لیڈی تنویر کھڑی ہو چکی تھی۔

"یہ نوٹ میرے لئے سانپ بچھو بن جائیں گے"۔ عمران بولا۔ "کل پڑوس کی مسجد کے مولوی صاحب فرما رہے تھے کہ...."

"بکتے رہو.... اچھا.... خدا حافظ"۔

"میں بذریعہ منی آرڈر واپس کر دوں گا"۔

"میں وصول ہی نہیں کروں گی.... اور ہاں! مجھے حالات سے مطلع کرتے رہنا"۔

پھر عمران کے مزید کچھ کہنے سے پہلے لیڈی تنویر جا چکی تھی.... عمران برا سا منہ بنا کر رہ گیا۔

ٹھیک اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی اور عمران کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ لیڈی تنویر کے جانے ہی کی منتظر تھی.... اس کے جاتے ہی بج اٹھی۔

عمران اٹھ کر فون کے قریب گیا اور ریسیور اٹھا کر ماؤتھ پیس میں بولا۔ "ہیلو"۔

"عمران! میں فیاض بول رہا ہوں"۔

"کیوں بول رہے ہو"۔ عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔ "جوان جہاں لڑکوں کا ہر وقت بولتے رہنا کوئی اچھی بات نہیں ہے.... کبھی چپ بھی بیٹھا کرو"۔

"آخر اس خط کے بارے میں تمہارا نظریہ کیا ہے"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"وجہنم میں گیا خط اور جہنم میں گیا نظریہ"۔ عمران نے بڑے اطمینان سے کہا۔

"میں وہ لے کر تمہارے پاس آ رہا ہوں"۔

"اب فضول ہے.... میرا قبض دور ہو چکا ہے.... ابھی بیت الخلاء سے آیا ہوں"۔

"آج کل اتنی بدبودار باتیں کیوں کرنے لگے ہو"۔ فیاض نے ہنستے ہوئے کہا۔ "خیر میں آ رہا ہوں"۔

"میں گھر پر نہیں ملوں گا.... ایک دعوت میں جا رہا ہوں کہ اب میرا قبض دور ہو چکا ہے.... اچھا.... ٹاٹا"۔

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا.... ویسے فیاض کی یہ کال اس کے لئے غیر متوقع نہیں تھی.... وہ جانتا تھا کہ فیاض نے ضد میں خط دینے سے انکار تو کر دیا ہے.... لیکن وہ الجھن میں ضرور پڑ گیا ہو گا.... اور وہ الجھن اسے بالآخر عمران کے پاس گھسیٹ ہی لاتی۔

عمران دوسرے کمرے میں آیا اور فون جولیا کو رنگ کیا۔

"یس سر"۔ جولیا اس کی آواز سن کر بولی۔

"ر-لنبو کلب کے بارے میں مکمل معلومات درکار ہیں"۔

"ر-لنبو کلب؟"

"ہاں.... وہ جو صدر کے علاقے میں ہے"۔

"بہت بہتر جناب"۔

عمران نے سلسلہ منقطع کر دیا۔

○☆○

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ندیم

پھر وہی ہوا جس کا امکان صاف نظر آ رہا تھا۔۔۔ اسلم کو پاگل خا
بھیج دیا گیا۔۔۔ پولیس نے کیس ہی ایسا تیار کیا تھا کہ اسلم کو سزا نہیں
سکتی تھی۔

ہاں اگر فیاض کو عمران کی تفتیش کا علم ہو جاتا تو اس نے اسلم
ٹانگ لی ہوتی لیکن عمران سب کچھ جانتے ہوئے بھی فی الحال اسلم کے
میں کوئی براہ راست قدم نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔۔۔ اس سے پہلے وہ معا
کے دوسرے پہلوؤں کو روشنی میں لانا چاہتا تھا۔۔۔ اور اس کے لئے اس
جدوجہد جاری تھی۔

فاضل پر وہ شروع ہی سے شبہ کر رہا تھا اور شبہ بلاوجہ نہیں تھا
شبے کی تحریک اس کی چھٹی حس نے نہیں کی تھی بلکہ اس نے قتل
پہلے فاضل کی ایک حرکت کو تاڑا تھا۔۔۔ غزل پڑھتے ہوئے اس کی نظر
تقریباً" تمام حاضرین کے چہروں پر پھسل رہی تھیں۔ اس لئے یہ بات
اس کی نظروں میں آ گئی تھی کہ فاضل نے اسلم کو کسی قسم کا اشارہ

تا۔۔۔ وہ اشارہ ملتے ہی اسلم اپنی کرسی سے اچھلا تھا اور پاگل پن کی حرکتیں
کرتے ہوئے اپنی بیوی پر گولی چلا دی تھی۔۔۔ عمران کی دانست میں فاضل
نے اسلم کو ایسا ہی کر گزرنے کے لئے اشارہ کیا تھا۔

"اب بتاؤ"۔ عمران نے یہ واقعہ بتانے کے بعد صفدر سے کہا۔
"اب اگر میں فاضل پر شبہ نہ کرتا تو کیا حاجی صاحب کا خطاب دے کر ہالی
وڈ بھیج دیتا"۔

صفدر نے پرخیال انداز میں سر ہلا دیا۔۔۔ وہ دونوں اس وقت ر۔تبو
کلب میں بیٹھے ہوئے تھے۔

ر۔تبو کلب میں ممبروں کے علاوہ اور کسی کا داخلہ ممکن نہیں تھا
لیکن ممبر بننے کی شرائط بہت معمولی تھیں۔۔۔ عمران اور صفدر بہ آسانی اس
کے ممبر بن گئے تھے۔۔۔ دونوں اس لئے بنے تھے کہ ایک عدم موجودگی میں
دوسرا ضرور کلب میں موجود رہے۔۔۔ اگر ان میں سے ایک بھی ممبر بنتا تو
اس کا مستقل طور پر کلب میں دھرنا دیے بیٹھے رہنا خود کو مشکوک کر لینے
کے مترادف ہوتا۔۔۔ اب یہ تھا کہ ان دونوں نے اپنی اپنی ڈیوٹی کے اوقات
تقسیم کر لئے تھے۔۔۔ ایک اپنی ڈیوٹی ختم کر کے جاتا تو دوسرا آ جاتا۔۔۔ اس
وقت صفدر اپنی ڈیوٹی ختم کرنے بعد جان بوجھ کر اس لئے رک گیا تھا کہ
عمران سے گفتگو کر سکے۔۔۔ وہ بدقت تمام عمران سے فاضل کے سلسلے میں
کچھ اگلوانے میں کامیاب ہو سکا تھا۔

ر۔تبو کلب نے عمران کی نظروں میں بہت اہمیت حاصل کر لی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تھی۔۔۔ صرف اس لئے نہیں کہ اسلم وہاں آیا کرتا تھا بلکہ اس لئے بھی کہ ر-تبو کلب کا مالک فاضل کا باپ تھا اور اس نے کلب کی انتظامیہ کو سنبھالنے کی ذمہ داری فاضل پر ڈال رکھی تھی۔۔۔ ایک مینجر بھی تھا جسے شام کو چھٹی دے دی جاتی تھی۔۔۔ آٹھ بجے سے لے کر صبح تک فاضل وہیں رہتا تھا۔

فون کرنے کے بہانے عمران ایک بار مینجر کے روم میں جا چکا تھا کہ وہاں کا جائزہ لے سکے اور اس طرح اسے پتہ چل سکا کہ مینجر کے کمرے سے ملحق ایک کمرہ اور بھی تھا۔۔۔ غالباً" فاضل وہیں آرام کرتا ہو گا کیونکہ دس بجے سے بارہ بجے تک ہال میں اس کی شکل نہیں دکھائی دیتی تھی۔

عمران اور صفدر کو یہاں ڈیوٹی دیتے ہوئے کئی دن گزر چکے تھے۔۔۔ مگر اب تک انہیں کوئی خاص بات معلوم نہیں ہو سکی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اب صفدر کچھ اکتایا اکتایا سا رہنے لگا تھا۔۔۔ اسے کلب ولب کی تفریحات سے بہت معمولی دلچسپی تھی اور مستقل طور اس ماحول میں رہنے کی وجہ سے وہ بھی ختم ہو گئی تھی۔۔۔ اس پر ہروقت بیزاری سی مسلط رہتی حالانکہ کئی ممبروں سے اس کے اچھے خاصے تعلقات بھی ہو چکے تھے۔

لیکن ہم یہاں کب تک جھک مارتے رہیں گے؟" صفدر نے عمران سے کہا۔

"جب تک ایکسٹو کی مرضی ہو گی"۔

"اس کا مشورہ بھی اسے آپ ہی نے دیا ہو گا"۔

"میں نے تو اسے یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ وہ تمہاری شادی کرا دے تاکہ ہم بال بچوں میں دل بہلا سکو"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

صفدر ہنس پڑا۔۔۔ پھر فوراً" ہی سنجیدہ ہو کر بولا۔

"یہ بات بھی اب تک سمجھ میں نہیں آ سکی ہے کہ فریدہ کے قتل سے ہمارے محکمے کا کیا تعلق ہو سکتا ہے"۔

"میرے کان کیوں کھا رہے ہو۔۔۔ اسی ایکسٹو کے بچے سے پوچھ جا کر"۔

"ایکسٹو سے کیوں پوچھوں جبکہ اسے اس معاملے کی طرف متوجہ کرنے والے آپ ہیں"۔

عمران کچھ نہ بولا۔۔۔ اس کی نظریں فاضل پر جمی ہوئی تھیں جو ابھی ابھی مینجر روم سے نکلا تھا۔۔۔ جو ایک غیر معمولی بات تھی۔۔۔ دس بجے کے بعد فاضل کی شکل دکھائی نہیں دیتی تھی۔۔۔ لیکن اس وقت وہ ساڑھے بارہ بجے نظر آ گیا تھا۔۔۔ ہال میں داخل ہوتے ہوئے اس نے اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالی تھی اور پھر ہال کا جائزہ لیا تھا۔۔۔ اس کی نظریں ایک ایک آدمی کے چہرے پر پھسلتی چلی گئی تھیں۔۔۔ عمران بھی اس کی زد میں آیا تھا لیکن "علی عمران سرپٹ" کی حیثیت سے اسے فاضل کے فرشتے بھی نہیں پہچان سکتے تھے کیونکہ وہ میک اپ میں تھا۔۔۔ اسی میک اپ میں کلب کا ممبر بنا تھا۔

صفدر کی نظریں بھی عمران کی نظروں کا تعاقب کرتی ہوئی فاضل کے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

چہرے تک گئیں اور پھر وہ بڑبڑایا۔

"یہ آج اس وقت کیسے نظر آ گیا؟"

"لو چیونگم کھاؤ"۔ عمران نے پیکٹ اس کی طرف بڑھایا۔

صفدر کا منہ بن گیا.... عمران کی اس قسم کی غیر متوقع حرکتیں اسے جھنجلاہٹ میں مبتلا کر دیتی تھیں۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ وہ اس وقت کیسے نظر آ گیا آپ کہہ رہے ہیں کہ چیونگم کھاؤ"۔ وہ بھنا کر بولا۔

"کئی دن سے اس مرض میں مبتلا ہوں"۔ عمران نے غمناک لہجے میں کہا۔ "لوگ مجھ سے کہتے ہیں السلام علیکم.... میں کہتا ہوں چیونگم کھاؤ.... لوگ مجھ سے کہتے ہیں مزاج شریف.... میں کہتا ہوں چیونگم کھاؤ.... لوگ مجھ سے...."

"اف"۔ صفدر دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر میز پر جھک گیا۔

اور عمران نے مطمئن ہو جانے والے انداز میں سر ہلایا.... اس نے صفدر کو چیونگم کی پیش کش خواہ مخواہ نہیں کی تھی وہ چاہتا تھا کہ صفدر کی توجہ فاضل کی طرف سے ہٹ جائے.... اس نے فاضل کی طرف مسلسل دیکھنا شروع کر دیا تھا.... عمران اگر چاہتا تو سیدھے سادے الفاظ میں بھی اس سے کہہ سکتا تھا کہ فاضل کی طرف مت دیکھو لیکن اگر عمران بھی سیدھے سادے طریقے استعمال کرنے لگتا تو اسے عمران کہنے والے تو خودکشی کر لیتے۔

فاضل ایک خالی میز پر بیٹھ چکا تھا.... اس نے ایک بار پھر ہال پر نظر ڈالی.... اور صفدر دروازے کی طرف دیکھا.... اچانک اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نظر آئی اور عمران نے فوراً دروازے کی طرف دیکھا۔

کلب میں داخل ہونے والی ایک غیر ملکی لڑکی تھی نقوش کافی دلآویز تھے لیکن رنگت اتنی سفید تھی جو نظروں کو گراں گزرتی ہے.... وہ ہلکے رنگ کے اسکرٹ میں تھی.... داہنے ہاتھ میں ایک بریف کیس تھا سنبھال رکھا تھا۔

"چلو ایک نیا چہرہ تو نظروں میں آیا"۔ عمران بڑبڑایا۔

صفدر جو اب تک سر جھکائے بیٹھا تھا چونک کر سر اٹھایا۔

"چیونگم کھاؤ گے"۔ عمران نے تڑسے پوچھا۔

"میں جا رہا ہوں"۔ صفدر جھنجلا کر کھڑا ہو گیا۔

"اررر.... ارے.... بیٹھو پیارے"۔ عمران نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"اچھا ہوا تم آج رک گئے تھے.... چلو شاباش.... بیٹھ جاؤ.... اچھے بچے بڑوں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کا کہنا مانتے ہیں"۔

صفدر ایک جھٹکے سے بیٹھ گیا.... چہرے پر بے بسی کا اظہار ہو رہا تھا.... عمران سے روگردانی اس کے لئے ممکن نہیں تھی۔

غیر ملکی لڑکی اب فاضل کی میز پر نظر آ رہی تھی.... فاضل نے اس کا استقبال اس طرح کیا تھا جیسے وہ پرانے شناسا رہے ہوں.... ذرا ہی دیر بعد ان کی میز پر کافی کے برتن نظر آئے۔

صفدر نے بھی اس لڑکی کو دیکھ لیا تھا لیکن اب اس کی نظریں ان دونوں پر براہ راست نہیں پڑ رہی تھیں.... وہ کبھی کبھی کنکھیوں سے ان کی طرف دیکھ لیتا تھا۔

"ٹھیک ہے"۔ عمران سرہلاتا ہوا بڑبڑایا۔ "اب میں تمہیں چیونگم کی پیش کش نہیں کروں گا.... ویسے ہی آج کل بلیک سے مل رہی ہے.... مجھے پی کے' کے علاوہ کوئی چیونگم پسند نہیں"۔

صفدر سے اسے گھورنے لگا پھر بولا کچھ نہیں۔

فاضل اور غیر ملکی لڑکی اب کافی پی رہے تھے.... ان میں گفتگو کا سلسلہ بھی جاری تھا.... لیکن بہت مدھم لہجے میں۔

"جرمن معلوم ہوتی ہے"۔ عمران بڑبڑایا۔ "کیا خیال ہے؟"

"مجھ میں یوروپین لوگوں کی تخصیص کا سلیقہ نہیں"۔

"تم اس کا تعاقب کرو گے"۔

"کیوں"۔

"میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں.... چال چلن معلوم کرنا ضروری ہے"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"میرا مطلب ہے.... یہ کیا ضروری ہے کہ یہ غیر ملکی لڑکی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہو جس سلسلے میں ہم فاضل کو چیک کر رہے ہیں"۔

"لیکن یہ بھی کیا ضروری ہے کہ ایک امکانی بات کو نظرانداز کر دیا جائے"۔ عمران نے صفدر کو گھورتے ہوئے کہا۔ "بعض اوقات تم تنویر کے ہم پلہ ثابت ہونے لگتے ہو.... شاید اس وقت تمہارے ذہن پر نیند کا بہت شدید دباؤ ہے"۔

صفدر کچھ نہ بولا مگر یہ حقیقت تھی کہ اس کی پلکیں بوجھل ہوئی جا رہی تھی.... گزشتہ رات کلب میں اس کی ڈیوٹی بارہ بجے کے بعد شروع ہوئی تھی لہٰذا ساری رات جاگنا پڑا تھا.... اور پھر دن میں نیند آئی نہیں تھی۔

ویسے عمران نے اس لڑکی کی نگرانی اس لئے ضروری نہیں سمجھی تھی کہ وہ ایک امکانی راستے کو آزما لینا چاہتا تھا بلکہ اسے یقین تھا کہ یہ لڑکی اس کیس کی اہم کڑی ثابت ہو گی.... اسے فریدہ کی ڈائری سے جو معلومات حاصل ہوئی تھیں ان کی روشنی میں اس لڑکی کی اہمیت کو اچھی طرح محسوس کیا جا سکتا تھا کیونکہ وہ جرمن تھی۔

صفدر کو فریدہ کی ڈائری کے بارے میں کوئی بات نہیں معلوم تھی.... وہ کیا عمران کے سارے ہی ماتحت پورے حالات سے باخبر نہیں تھے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

جرمن لڑکی کافی پی چکنے کے بعد اٹھ کھڑی ہوئی اور اس وقت عمران نے پلکیں جھپکائیں جب اس نے دیکھا کہ وہ اپنا بریف کیس وہیں فاضل کے پاس چھوڑے جا رہی تھی۔۔۔ اس نے مصافحے کے لئے فاضل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"اب تم اٹھ جاؤ"۔ عمران نے صفدر سے کہا۔ "اس سے پہلے کلب کے باہر پہنچو"۔

صفدر نے اس کی ہدایت پر بے چوں وچرا عمل کیا۔

عمران نے کنکھیوں سے فاضل کی طرف دیکھا جو لڑکی سے مصافحہ کرتا ہوا خود بھی کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔ وہ اسے چھوڑنے کے لئے صدر دروازے تک گیا۔۔۔ اس اثناء میں صفدر باہر پہنچ چکا تھا۔

لڑکی کو صدر دروازے سے رخصت کر کے فاضل مینجر روم کی طرف بڑھا۔۔۔ اب اس نے بریف کیس داہنے ہاتھ میں سنبھال لیا۔

دفعتاً" عمران نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔ اسے اچانک خیال آیا تھا کہ صفدر اس وقت نیند میں ہے۔۔۔ کہیں کوئی بے احتیاطی نہ کر گزرے۔

دوسرے ہی لمحے عمران کرسی سے اٹھ کر تیر کی طرح دروازے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ جب وہ باہر نکلا تو صفدر کی کار بہت آہستہ آہستہ رینگتی ہوئی پارکنگ پلیس میں سے نکل رہی تھی۔۔۔ عمران تیزی سے اس کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

صفدر نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

ندیم

"ٹھیک ہے۔۔۔ چلتے رہو"۔ عمران نے اس کا شانہ تھپک کر کہا۔ "میں نے سوچا کہیں تم اس لڑکی سے عشق کرنے کی کوشش میں نہ لگ جاؤ۔۔۔ لٰہذا۔۔۔ لازم ہے تیرے سارے پاسبان عقل"۔

صفدر کچھ نہ بولا مگر اب کار کی رفتار بڑھ چکی تھی۔

ایک بج رہا تھا اس لئے سڑکوں پر ٹریفک کا اژدہام کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔۔۔ اکا دکا ہی کاریں نظر آ رہی تھیں۔۔۔ ان کے آگے ایک ہی کار تھی۔۔۔ سفید رنگ کی ٹوسیٹر۔

"اس کے آگے نکل لو"۔ عمران بڑبڑایا۔

صفدر نے رفتار بڑھا دی۔۔۔ اور چند ہی لمحے بعد وہ ٹوسیٹر کے آگے تھے۔۔۔ عمران نے عقب نما آئینے کی پوزیشن بدل لی تاکہ پیچھے آنے والی ٹوسیٹر پر نظر رکھ سکے۔

ٹوسیٹر کے پیچھے کچھ فاصلے پر ایک کار اور دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ فوری طور عمران نے اسے کوئی اہمیت نہیں دی۔

تھوڑی دیر بعد ٹوسیٹر ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو رہی تھی اور اس وقت عمران چونک پڑا۔۔۔ چونکنے کی بات بھی تھی۔۔۔ ٹوسیٹر کے پیچھے والی کار ان کے ساتھ یہاں تک چلی آئی تھی۔

صفدر رفتار کم رہا تھا کہ عمران نے مضطربانہ انداز میں پہلو بدل کر کہا۔

"رکنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ نکل چلو"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

صفدر نے رفتار بڑھا دی۔

"کیا بات ہے"۔ وہ بڑبڑایا.... اسے عقبی پوزیشن کا علم نہیں تھا۔

"کچھ دال میں سفید معلوم ہوتا ہے"۔

"آپ جان بوجھ کر محاروں کی مٹی پلید کیا کرتے ہیں"۔

"نہیں پیارے.... دال میں کالا صرف دن میں نظر آ سکتا ہے.... رات کے وقت کالا نہیں دکھائی دے گا لہٰذا دال میں سفید.... ہپ.... بس اب رک جاؤ"۔

عمران کی نظریں عقب نما آئینے پر تھیں اور اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ دوسری کار بھی ٹپ ٹاپ کے کمپاؤنڈ داخل ہو گئی تھی۔

صفدر نے کار روک دی.... عمران کا ذہن اس وقت بڑی تیزی سے کام کر رہا تھا.... اسے وہ دوسری کار الجھن میں ڈال گئی تھی.... اس لئے اب وہ بہت زیادہ محتاط ہو جانا چاہتا تھا۔

"اپنا کوٹ اتارو"۔ عمران نے صفدر سے کہا۔

"کیوں؟" صفدر کے لہجے میں حیرت کیوں نہ ہوتی۔

"بیچ کر آدھے پیسے تمہیں دے دوں گا.... پرواہ مت کرو"۔ عمران نے کہا۔ وہ اپنا کوٹ اتار رہا تھا۔

"صفدر کو بھی اپنا کوٹ اتارنا ہی پڑا.... اس دوران میں عمران نے اسے دوسری کار کے بارے میں بتا دیا تھا۔

"یہاں سے تم سیدھے [illegible] جاؤ"۔ عمران نے صفدر کا کوٹ پہنتے

ہوئے کہا۔ "بہت تیز رفتاری کی ضرورت ہے.... اپنی کار وہیں چھوڑ دینا.... میری کار وہاں موجود ہے.... اسے لے کر فوراً واپس آؤ.... ٹھیک اسی جگہ رک کر میرا انتظار کرنا"۔

عمران نے کار سے اتر کر دروازہ بند کر دیا.... وہ اپنی فیلٹ ہیٹ بھی صفدر سے تبدیل کر چکا تھا۔

"ٹاٹا"۔ عمران کہتا ہوا تیزی سے ٹپ ٹاپ کی طرف بڑھا.... اس نے اپنا کوٹ صفدر کی کار میں چھوڑ دیا تھا.... اس کی جیبوں میں سے کوئی چیز بھی نہیں نکالی تھی سوائے ایک چیز کے اور وہ چیز تھی مونچھوں والا اسپرنگ.... ٹپ ٹاپ میں داخل ہونے سے پہلے وہ اسپرنگ اس کی ناک میں فٹ ہو چکا تھا۔

حلئے میں یہ تبدیلی محض اس دوسری کار کی وجہ سے کرنا پڑی تھی.... ورنہ عمران اس کی ضرورت نہ محسوس کرتا.... یہ کافی حد تک قرین قیاس تھا کہ وہ دوسری کار جرمن لڑکی کی دیکھ بھال ہی کے لئے ہوتی.... اس صورت میں یہ ممکن تھا کہ عمران اور صفدر اس کار والے کی نظروں میں آ چکے ہوتے.... لہٰذا ٹپ ٹاپ میں داخل ہونے سے پہلے حلئے کی تبدیلی عمران پر لازم تھی۔

ہال میں وہ دکھائی دے گئی لیکن میز پر اکیلی نہیں تھی.... اس کے ساتھ ادھیڑ عمر کا ایک آدمی بھی تھا اور یقیناً اس لڑکی کا ہم وطن تھا.... اس کی شخصیت عمران کے لئے اجنبی تھی.... وہ جرمنی کے سفارت خانے کا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

فرسٹ سیکرٹری تھا۔

○☆○

ندیم

عمران نے جس وقت فرسٹ سیکرٹری کو دیکھا وہ کرسی سے کھڑا ہو رہا تھا.... اس کے ہونٹ ہلتے نظر آئے.... شاید اس نے لڑکی سے کچھ کہا تھا.... لڑکی نے سر ہلا دیا۔

پھر فرسٹ سیکرٹری بڑی تیزی سے چلتا ہوا صدر دروازے کی طرف آیا تھا.... وہ عمران کے برابر ہی سے نکلا چلا گیا تھا.... لیکن عمران نے پلٹ کر اس کی طرف نہیں دیکھا.... اب وہ ایک خالی میز کی طرف بڑھ رہا تھا۔

لڑکی بدستور اسی میز پر بیٹھی رہی لیکن اس کے چہرے سے فکر و تشویش کا اظہار ہو رہا تھا۔

عمران نے بیٹھنے کے بعد ہال میں چاروں طرف نظریں دوڑائیں.... وہاں کئی غیر ملکی چہرے نظر آ رہے تھے لیکن عمران اندازہ نہ کر سکا کہ ان میں وہ آدمی کون تھا جس کی کار ٹوسیٹر کے پیچھے تھی۔

اس وقت فاصلہ اتنا زیادہ رہا تھا کہ عمران کو کار میں بیٹھے ہوئے اس آدمی کی شکل نہیں دکھائی دی تھی.... ورنہ اب وہ اسے پہچان ہی لیتا....

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران کو یقین تھا کہ وہ اس وقت ہال ہی میں ہو گا... شاید اس نے فرسٹ سیکرٹری کو کسی قسم کا اشارہ بھی دیا ہو... خطرے کا اشارہ... فرسٹ سیکرٹری وہاں سے بڑی جلدی میں رخصت ہوا تھا۔

فرسٹ سیکرٹری کو اس لڑکی کے ساتھ دیکھ کر عمران کو حیرت ہوئی تھی... اس کے خیال کے مطابق موجودہ کیس سے کسی جرمن کا تعلق ننانوے فیصد یقینی تھا لیکن اس جرمن کو جرمنی کے سفارت خانے سے تعلق نہیں ہونا چاہیے تھا... تو پھر... عمران نے سوچا شاید جرمنی کے سفارت خانے کو بھی اس کا علم نہ ہو کہ اس کا فرسٹ سیکرٹری کیا کرتا پھر رہا ہے۔

ندیم

عمران نے کلب کے مینجر کو دیکھا جو اس جرمن لڑکی کی میز کے قریب سے گزرتے ہوئے اچانک رک گیا تھا... وہ دونوں اس طرح مسکرائے تھے... جیسے پہلے کی واقفیت ہو... پھر دو چار جملوں کے تبادلے کے بعد مینجر آگے بڑھ گیا تھا... غالباً رسمی سی باتیں ہوئی تھیں... عمران نے اسے ایک نیک شگون سمجھتے ہوئے اپنے سر کو خفیف سی جنبش دی اور پھر چونک کر ویٹر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

میرے لائق کوئی خدمت جناب؟" ویٹر نے بڑے ادب سے کہا تھا۔

"ہام... خدمت"۔ عمران اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بڑبڑایا۔

"آج کافی سردی ہے مجھے گرم شربت پلاؤ"۔

"گرم شربت؟" ویٹر نے حیرت سے دہرایا اور پھر سر ہلاتا ہوا بولا۔

"اچھا اچھا... شاید آپ برانڈی طلب فرما رہے ہیں"۔

"میں کوئی باورچی ہوں کہ ہانڈی طلب فرماؤں گا"۔ عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔

"جی"۔ ویٹر بھونچکا رہ گیا۔

"لیکن اسی وقت عمران سنبھل گیا... شاید بھول گیا تھا کہ وہ اس وقت علی عمران ایم ایس سی پی ایچ ڈی نہیں ہے... وہ میک اپ میں تھا۔

"کافی!" اس نے ویٹر کو گھورتے ہوئے کہا۔

"بہتر"۔ ویٹر نے آہستہ سے کہا اور اسے عجیب سی نظروں سے دیکھتا ہوا چلا گیا... عمران نہیں سن سکا لیکن اس وقت ویٹر کی بڑبڑاہٹ کچھ اس قسم کی تھی۔ "خدا جانے یہ لوگ اتنی کیوں پیتے ہیں کہ دماغ ٹھکانے نہ رہے"۔

عمران کو وہاں بیس منٹ گزارنے پڑے اور پھر وہ لڑکی اٹھتی نظر آئی... اس کے اٹھ جانے کے بعد بھی عمران اطمینان سے بیٹھا رہا... اب اس نے اپنی سکیم بدل دی تھی... البتہ اس کی نظریں ایک ایسے غیر ملکی کا تعاقب کر رہی تھیں جو لڑکی کے باہر نکل جانے کے بعد اپنی کرسی سے اٹھا تھا... وہ اطمینان سے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا... پھر وہ بھی باہر نکل گیا لیکن عمران نے اپنی جگہ نہ چھوڑی۔

البتہ اس کے پانچ منٹ بعد عمران بھی کلب کے باہر نظر آیا۔

صفدر عمران کی کار سمیت معینہ جگہ پر موجود تھا... عمران کو دیکھتے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہی بولا۔

"کہاں رہ گئے تھے آپ۔۔۔ اس کی ٹوسیٹر تو جا بھی چکی"۔

"پرواہ مت کرو۔۔۔ سب ٹھیک ہے"۔ عمران نے بوبڑا کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور صفدر دوسری طرف سرک گیا۔

کار واپسی ر۔نبو کلب کی طرف روانہ ہو گئی۔

"تم یہاں کتنی دیر میں پہنچے تھے"۔ عمران نے پوچھا۔

"میں یہاں دس منٹ سے آپ کا منتظر تھا۔۔۔ آپ اندر ہی کیوں رہ گئے تھے؟"

"اسکیم بدل دی تھی"۔

"کیا مطلب؟"

"تمہاری کار اس لڑکی کا تعاقب کرنے والی کار والے کی نظروں میں آ گئی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ دوسری مرتبہ اس کا تعاقب کرنے سے پہلے کار بدل لینا چاہیے۔۔۔ اسی لئے اپنی کار منگوائی تھی"۔

"پھر اب اسکیم کیوں بدل دی"۔

"اس لڑکی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ایک اور ذریعہ ہاتھ آ گیا ہے"۔ عمران نے کہا لیکن اس "ذریعے" کی تشریح نہ کی۔

صفدر اس کی عادت سے واقف تھا اس لئے چپ رہا۔۔۔ پھر تھوڑی دیر بعد بولا۔

"اگر آپ کی اسکیم نہ بدلتی اور وہ لڑکی میرے یہاں پہنچنے سے پہلے

ندیم

ہی روانہ ہو جاتی تو آپ کیا کرتے"۔

"صبر کرتا"۔ عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "گو کہ یہاں ٹیکسیاں موجود ہیں لیکن میں ٹیکسی پر اس کا تعاقب نہ کرتا"۔

"وہ یہاں کیوں آئی تھی؟"

"وہ یہاں جس آدمی سے ملی تھی۔۔۔ وہ جرمنی کے سفارت خانے کا فرسٹ سیکرٹری تھا"۔

"اوہ"۔ صفدر نے ہونٹ سکوڑ لئے چند بار پلکیں جھپکائیں اور پھر بولا۔ "اس کا مطلب ہے معاملات گھمبیر ہوتے جا رہے ہیں"۔

عمران خاموش رہا وہ کچھ سوچ رہا تھا۔

صفدر اس سے جواب میں کچھ سننا چاہتا تھا اس لئے عمران کی خاموشی پر اس کا منہ بن گیا۔۔۔ بہرحال اس نے عمران سے الجھنا مناسب نہیں سمجھا اور کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے"۔

"میں تمہیں ر۔نبو کلب پر اتار دوں گا۔۔۔ اپنی کار لے کے گھر چلے جانا اور آرام کرنا۔۔۔ اور ہاں۔۔۔ اب ر۔نبو کا رخ کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔

صفدر کو ر۔نبو کے سامنے اتار کر عمران تیز رفتاری سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔ وہ بریف کیس اس کے ذہن میں خلش بن گیا تھا جو اس جرمن لڑکی نے فاضل تک پہنچایا تھا۔۔۔ قرائن سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

بریف کیس جرمنی کے سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری نے بھجوایا ہو گا.... عمران کے ذہن میں خلش یہ تھی کہ اس بریف کیس میں کیا تھا۔

○

ندیم

اسی رات کو عمران ایک بار پھر ٹپ ٹاپ نائٹ کلب میں داخل ہوا.... اس وقت وہ اپنی اصلی شکل و صورت میں تھا.... گھر سے اپنا میک اپ ختم کر کے آیا تھا۔

اس وقت تین بجے تھے لیکن کلب کی فضا اب بھی زندگی سے بھرپور نظر آ رہی تھی.... مدہم مدہم سریلے قہقہے گونج رہے تھے اور مست کن خوشبوئیں فضا میں چکرا رہی تھیں.... ماڈرن تہذیب اپنی بھرپور رعنائیوں کے ساتھ جلوہ فگن تھی۔

عمران سیدھا مینجر کے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا.... اتفاق سے مینجر اس وقت اپنے کمرے میں موجود تھا.... عمران کو دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا۔

"اخاہ مسٹر عمران! بہت دن بعد دکھائی دیے"۔

"دل"۔ عمران نے سینے پر ہاتھ رکھ کر ٹھنڈی سانس لی۔ "اس کم بخت نے مجھے کہیں کا نہ رکھا.... یہی مجھے آج یہاں کھینچ لایا ہے.... آج وہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

قتلہ آلو.... نن.... نہیں.... کیا کہتے ہیں اسے.... وہ جو سارے عالم کی قاتل ہوتی ہے"۔

"قتالہ عالم"۔ مینجر نے احمقوں کی طرح دہرایا۔

"وہی وہی"۔ عمران نے خوش ہو کر کہا۔ "آج وہ یہاں نظر آئی تھی.... آہ مسٹر مینجر! کیا تم بتا سکتے ہو کہ وہ کون تھی.... میں نے جب سے اس کو دیکھا ہے میرا دل شیرازی کبوتر کی طرح پھڑپھڑا رہا ہے.... حالانکہ کئی ماشے خمیرہ گاؤ زبان عنبریں جواہر والا کھا چکا ہوں"۔

مینجر ہنسنے لگا۔

"نہ ہنسو پیار پہ نادان زمانے والو"۔ عمران دردناک انداز میں گنگنایا اور پھر بولا۔ "مجھے بتاؤ مینجر وہ کون ہے.... کہاں رہتی ہے.... اس کا نام کیا ہے.... اس کے باپ کا نام کیا ہے.... اس کے دادا کا.... نہیں.... بس.... باپ تک کافی ہے کہ اسی سے سلسلہ جنبانی یا جنمنانی.... جو کچھ بھی اسے کہتے ہوں.... شروع ہو سکے گا"۔

"آج آپ بہت خوشگوار موڈ میں معلوم ہوتے ہیں"۔ مینجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں انتہائی ناگوار موڈ میں ہوں مینجر! تم مجھے اس کے بارے میں بتاؤ وہ کون تھی؟"

"لیکن میں آپ کو کس کے بارے میں بتاؤں مسٹر عمران"۔ مینجر نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔ "کلب میں نہ جانے کتنی آتی جاتی رہتی ہیں"۔

"میں اس گلابی اسکرٹ والی کی بات کر رہا ہوں جس سے ایک ڈیڑھ بجے کے درمیان تم نے ہال میں دو چار باتیں کی تھیں؟"

"اوہ.... وہ .... جرمن رقاصہ"۔

"رقاصہ.... ہاں وہی"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر جیب سے نوٹ بک اور قلم نکالتا ہوا بولا۔ "اس کا نام پتہ معہ ولدیت.... بس سے لوگ بمعہ ولدیت بھی بولتے ہیں.... ایسے لوگوں پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں.... آمین"۔

مینجر متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکا رہا تا۔

"جلدی کرو مینجر"۔ عمران کراہا۔ "اس کا نام بتاؤ.... شاید اسی سے میرے پھڑکتے دل کو قرار آئے"۔

"وہ مس کریول کہلاتی ہے"۔ مینجر نے آہستہ سے کہا۔ "کافی دن سے ہمارے شہر میں آئی ہوئی ہے.... قیام گرین ہوٹل میں ہے.... آج کل وہیں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہی ہے.... ویسے میں کوشش کر رہا ہوں کہ اسے کچھ دن کے لئے اپنے کلب کے لئے بھی بک کرلوں"۔

عمران تیزی سے نوٹ کرتا چلا جا رہا تھا.... مینجر کے خاموش ہوتے ہی بولا۔

"ولدیت کا خانہ خالی رہ گیا"۔

مینجر ہنس پڑا۔

"کیا واقعی آپ کو اس سے عشق ہو گیا ہے مسٹر عمران؟"

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

عمران نے بڑے مغموم انداز میں سر ہلا دیا۔

"لیکن میں تو سمجھتا تھا کہ آپ کے سینے میں دل ہی نہیں ہے"۔ مینجر نے کہا۔

"پرانی بات ہو گی.... میں نے حال ہی میں امریکن ڈاکٹروں سے ہالی وڈ کی ایک حسینہ کا دل اپنے سینے میں منتقل کرا لیا ہے.... اسی کا خمیازہ بھگت رہا ہوں"۔

مینجر پھر ہنسنے لگا۔

"اور ہاں"۔ عمران نے اس کے سینے کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے وارننگ دینے والے انداز میں کہا۔ "تم کسی کو بھی نہیں بتاؤ گے کہ میں نے تم سے مس کریول کے بارے میں کوئی بات کی تھی.... اگر تم نے ایسا کیا تو بات مس کریول تک پہنچے گی اور پھر اس کا خیال ہو گا کہ میں اس سے سستی قسم کی محبت کرتا ہوں ورنہ ہر ایک جگہ اس کا ڈھنڈورہ نہیں پیٹتا پھرتا.... سمجھ گئے.... اگر اس کے خلاف ہوا تو تم جانتے ہی ہو کہ میرا نام شیطان کا ہم قافیہ ہے"۔

"اوہ"۔ مینجر نے معنی خیز نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"ٹاٹا"۔ عمران نے کہا اور ایڑیوں پر گھوم کر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

مینجر کی کئی دکھتی رگیں عمران کے علم میں تھیں اور مینجر بھی جانتا تھا کہ عمران کا ہاتھ ان رگوں تک بڑی آسانی سے پہنچ سکتا ہے.... اس لئے

وہ عمران کی ہدایت کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کی ہمت نہیں کر سکتا تھا۔

عمران جب اپنے فلیٹ میں داخل ہوا تو چار بجنے والے تھے۔

وہ دوسرے دن دس بجے تک سوتا رہا اور جب بیدار ہوا تو جسم ٹوٹ سا رہا تھا.... غسل کرنے سے یہ کسلمندی رفع ہوئی اور ناشتہ کر چکنے کے بعد تو وہ بالکل تر و تازہ ہو گیا.... اس نے فون پر جولیا کے نمبر ڈائل کئے۔

"یس سر"۔ جولیا نے اس کی آواز پہچان کر کہا۔

"دیکھو جولی"۔ عمران نے بحیثیت ایکسٹو کہا۔ "گرین ہوٹل میں آج کل ایک جرمن رقاصہ مس کریول کے پروگرام ہو رہے ہیں.... اس کا قیام بھی وہیں ہے.... میں چاہتا ہوں کہ تنویر اس سے دوستی پیدا کر کے تعلقات بڑھانے کی کوشش کرے"۔

"تنویر"۔ جولیا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ہاں.... کیوں؟"

"ک.... کچھ نہیں جناب"۔

"نہیں تم جو کچھ کہنا چاہتی ہو کہو"۔

"جناب! دراصل"۔ جولیا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ اہم قسم کے کاموں میں تنویر کو نظرانداز کرتے ہیں.... عموماً" ایسے کام صفدر یا عمران سے لئے جاتے ہیں"۔

"لیکن یہ کام نہ عمران سے ہو سکے گا نہ صفدر سے.... اس کام لئے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

میرے ماتحتوں میں تنویر سے زیادہ مناسب آدمی کوئی نہیں ہے.... مناسب اس لئے ہے کہ وہ ایک عادی شرابی ہے.... بہت زیادہ پینے کے بعد ہی بہکتا ہے.... اس لئے میں اس کا انتخاب کر رہا ہوں.... اسے ایک عیاش اور دولت مند آدمی کا رول ادا کرنا ہے.... اس دوران میں اس کے جو اخراجات ہوں گے وہ محکمہ ادا کرے گا.... لیکن اسے یہ تنبیہہ ضرور کر دینا کہ وہ اتنی زیادہ نہ پئے کہ اپنے کنٹرول میں نہ رہے"۔

"بہت بہتر جناب! لیکن مس کریول سے دوستی کرنے کے بعد تنویر کو کیا کرنا ہو گا"۔

"مزید ہدایات اسی وقت دی جائیں گی جب وہ مس کریول سے دوستی کرنے میں کامیاب ہو جائے گا.... دوسری بات یہ کہ اس دوران میں اسے تم لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہنا ہے"۔

"بہت بہتر! میں آپ کے احکامات اس تک پہنچا دوں گی.... لیکن جناب.... یہ مس کریول وہی عورت تو نہیں ہے جسے کل رات عمران اور صفدر نے ر-نبو کلب میں دیکھا تھا اور پھر اس کا تعاقب کرتے ہوئے ٹپ ٹاپ گئے تھے"۔

"اوہ"۔ عمران نے معنی خیز انداز میں سر ہلایا۔ "معلوم ہوتا ہے اس سلسلے میں صفدر تم سے گفتگو کر چکا ہے.... عمران سے تو میں اس کی توقع نہیں کر سکتا"۔

"ج.... جی ہاں جناب! آج صبح صفدر نے مجھے فون کیا تھا"۔

"ہاں! یہ وہی مس کریول ہے.... عمران ہی نے پتہ لگایا تھا کہ وہ گرین ہوٹل میں پروگرام پیش کر رہی ہے.... تم صفدر کو بھی ہدایت کر دینا کہ وہ تم لوگوں سے بالکل کٹ جائے.... عمران کو شبہ ہے کہ وہ اور صفدر مجرموں کے ایک آدمی کی نظروں میں آ گئے ہیں.... صفدر سے یہ بھی کہہ دینا کہ اب وہ ر-نبو کلب کا رخ نہ کرے"۔

"بہت بہتر ہے"۔

"اور اب تم اپنے لئے بھی احکامات سن لو"۔ عمران نے کہا۔ "تم چوہان اور خاور ر-نبو کلب کے ممبر بن جاؤ.... تم تینوں کی ڈیوٹی کا وقت وہی ہو گا جو عمران اور صفدر کا تھا.... ڈیوٹی کے اوقات کی تقسیم اس طرح کرنا کہ تم میں سے ایک نہ ایک کلب میں موجود رہے.... غالباً" تم میرا مقصد سمجھ گئی ہو گی"۔

"جی ہاں جناب"۔

"دوسری بات یہ کہ اگر میں فون پر نہ ملوں تو تم لوگ اپنی اپنی رپورٹ دانش منزل کو دیتے رہنا.... میں وہاں فون کر کے رپورٹیں وصول کر لیا کروں گا"۔

"اور اگر کوئی خاص واقعہ پیش آ جائے.... اور آپ فون پر بھی نہ ملیں تو؟"

"تو؟" عمران سوچتا ہوا بولا۔ "تو پھر تم مجھ سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کرنا"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کون سے ٹرانسمیٹر پر جناب؟"

عمران نے بلیک زیرو کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی بتائی اور پھر بولا۔

"اگر کوئی بات نہ سمجھ سکی ہو تو پوچھ لو"۔

"نہیں جناب! میں نے آپ کی ہدایات اچھی طرح ذہن نشین کر لی ہیں"۔

"تم ذہین ہو.... میں جانتا ہوں"۔

"شکریہ.... جناب"۔ جولیا کی آواز میں مسرت آمیز کپکپاہٹ تھی۔

ندیم

عمران سلسلہ منقطع کر کے بلیک زیرو کے نمبر ڈائل کرنے لگا.... اس کیس کے دوران میں وہ بلیک زیرو سے پہلی مرتبہ رابطہ قائم کر رہا تھا۔

دوسری طرف گھنٹی بجتی رہی لیکن ریسیور نہیں اٹھایا گیا.... غالباً بلیک زیرو گھر پر موجود نہیں تھا.... عمران نے برا سا منہ بنا کر ریسیور رکھ دیا.... اسے بلیک زیرو سے رابطہ قائم کرنے کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی تھی کہ وہ خود دو ایک دن کے لئے "غیر حاضر" ہو جانا چاہتا تھا.... اس دوران میں بلیک زیرو ہی اس کے ماتحتوں کو کنٹرول کرتا۔

بلیک زیرو کی اس وقت کی غیر حاضری عمران کو کھل گئی تھی اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ آئندہ اس کا طریقہ کار یہ رہا کرے گا کہ جیسے ہی کوئی کیس شروع ہو تمام ماتحتوں کے لئے "الرٹ کال" نشر کر دے تاکہ وہ ہر وقت گھر پر موجود رہیں۔

ایک گھنٹے بعد عمران نے بلیک زیرو کو پھر فون کیا اور اس مرتبہ رابطہ

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

قائم ہو گیا۔

"میں نے تمہیں ایک گھنٹہ پہلے بھی فون کیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ! میں اس وقت گھر پر نہیں تھا جناب"۔

"ہوں.... خیر.... غالباً" تم نے اخبارات میں فریدہ اسلم کے قتل کی خبریں تو پڑھی ہی ہوں گی"۔

"جی ہاں جناب"۔

"غالباً" تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ اس کیس میں دلچسپی لے رہا ہوں"۔

"اوہ"۔ بلیک زیرو کے لہجے میں واقعی حیرت تھی۔ "لیکن اس قتل کا.... میرا خیال ہے کہ ہمارے محکمے سے کوئی تعلق نہیں ہو گا"۔

"تعلق ہے"۔ عمران نے کہا۔ "لیکن مجھے اس تعلق کا علم اس وقت نہیں تھا جب میں نے اس میں دلچسپی لینا شروع کی تھی.... اب یہ تعلق ثابت ہو چکا ہے.... جولیا وغیرہ اس سلسلے میں کام شروع کر چکے ہیں.... آج میں نے تنویر کو بھی ایک کام سونپا ہے"۔

"اوہ جناب! نہ جانے کیوں آپ بعض معاملات میں مجھے سرے سے نظرانداز کرتے رہتے ہیں"۔ بلیک زیرو نے شکایت آمیز لہجے میں کہا۔

"میں اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ مجھے اپنے کس ماتحت سے کس وقت کام لینا چاہیے"۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا پھر بولا۔ "اب تک اس کیس میں کوئی ایسا اسٹیج نہیں آیا تھا جس میں تمہارا رول ضروری ہوتا لیکن

موجودہ اسٹیج میں تمہیں ایکسٹو کا پارٹ ادا کرنا ہو گا لہٰذا میں تمہیں کیس کے تمام پہلوؤں سے آگاہ کر دینا چاہتا ہوں"۔

"جی"۔ بلیک زیرو کے منہ سے اور کچھ نہ نکلا۔

عمران نے واقعات وہاں سے دہرانا شروع کئے جب وہ آصف الدولہ کے ہاں جشن میں شریک ہوا تھا.... بلیک زیرو خاموشی سے سنتا رہا.... عمران تمام واقعات ایک تسلسل سے سناتا چلا جا رہا تھا.... کہانی لیڈی تنویر تک پہنچ گئی.... اس سے گفتگو اور فریدہ کی ڈائری کا ذکر کر کے عمران نے کہا۔

"اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ڈائری میں کیا تھا.... ہیلو.... تم سن رہے ہو نا"۔

"میں پوری طرح متوجہ ہوں"۔

"میں ڈائری تمہیں پڑھ کر نہیں سناؤں گا.... اس کی تحریروں کا لب لباب یہ ہے کہ اسلم کی شبانہ غیر حاضریوں سے فریدہ سمجھی تھی کہ وہ غلط راہوں پر نکل گیا ہے.... یعنی اس کی فطرت میں آوارگی شامل ہو گئی ہے.... جب فریدہ نے اشاروں کنایوں میں اسلم پر اپنے ان احساسات کا اظہار کیا تو اسلم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی کہ ایسا نہیں ہے بلکہ وہ ایک اہم کام میں مصروف ہے اور وقت آنے پر وہ اس سے آگاہ ہو جائے گی.... فریدہ ان باتوں سے مطمئن نہیں ہو سکی تھی.... لیکن دو ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ اس نے اسلم کو فون پر کسی سے گفتگو کرتے سن لیا.... دوسری طرف سے بولنے والی کی آواز نہیں سن سکتی تھی.... صرف اسلم کی کہی ہوئی باتیں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

سن کروہ اس نتیجے پر پہنچی کہ اسلم کسی قسم کے گروہ میں شامل ہو گیا ہے.... اس کو ہلکا سا شبہ یہ بھی ہوا تھا کہ وہ گروہ نازی ازم سے متاثر ہے"۔

"نازی ازم"۔ بلیک زیرو نے حیرت سے کہا۔ "یعنی ہٹلر کے ضابطہ حیات سے"۔

"غالباً" نازی ازم کا یہی مطلب ہوتا ہے"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا.... پھر بولا۔ "تم فی الحال کوئی سوال کئے بغیر سنتے رہو"۔

بلیک زیرو چپ رہا اور عمران نے دوبارہ کہنا شروع کیا۔

اس شبے نے فریدہ کا دل دہلا دیا وہ بھی جانتی تھی کہ نازی ازم کو ساری دنیا میں ناپسندیدہ نظروں سے.... بلکہ غضب ناک نظروں سے دیکھا جاتا ہے.... گویا اسلم تباہی کے مہیب غار کی طرف جا رہا تھا.... فریدہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی.... اس پر یہ بھی ظاہر کر دیا کہ وہ اس کی فون پر ہونے والی باتیں سن چکی ہے.... اس بات پر اسلم پریشان ہو گیا.... اب عالم یہ تھا کہ فریدہ اسے سمجھا بجھا کر اس راہ سے ہٹانے کی جدوجہد کر رہی تھی اور اسلم اسے یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا تھا کہ عالمی امن قائم کرنے میں نازی ازم ہی تسلی بخش کردار انجام دے سکتا ہے اور نازی ازم ہی ایک مستحکم ضابطہ حیات ہے.... فریدہ اس کی باتوں متاثر نہ ہو سکی اور ایک دن اس نے اسلم سے کہہ دیا کہ اگر اس نے اپنی روش نہ بدلی تو وہ قانون کو خبردار کر دے گی.... کیونکہ وہ اپنے وطن کو ایسے زہریلے اور تباہ کن جراثیم سے آلودہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی.... فریدہ اپنی ڈائری میں لکھتی ہے.... کہ وہ کم از کم اس وقت تک ایسا کرنا کے کوئی ارادہ نہیں رکھتی نہیں.... یہ اس نے محض دھمکی کے طور پر کہہ دیا تھا کہ شاید اسلم اسی طرح راہ راست پر آ جائے لیکن یہ فریدہ کی خوفناک غلطی تھی.... جس نے اسے بالآخر موت کی دہلیز سے آگے پہنچا دیا.... فریدہ نے یہ غلطی قتل سے تین دن پہلے کی تھی.... اس دھمکی پر اسلم غضب ناک ہو گیا اس نے واشگاف الفاظ میں کہہ دیا کہ اگر فریدہ نے ایسا کیا تو وہ اسے قتل کر دے گا.... اس نے فریدہ پر پابندیاں بھی عائد کر دیں.... گھر سے نکلنے کی سختی سے ممانعت کر دی اور کہا کہ اب وہ صرف اس کے ساتھ گھر سے باہر نکلا کرے گی.... فریدہ بہت روئی دھوئی لیکن اسلم پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوا.... اس دن کے بعد سے ان میں اس موضوع پر کوئی گفتگو نہیں ہوئی.... فریدہ محسوس کرتی تھی کہ اسلم بہت پریشان رہنے لگا تھا.... ہر وقت کھویا سا رہتا.... اور ادھر فریدہ نے فیصلہ کر لیا کہ وہ قانون کو اس صورت حال سے آگاہ کر دے گی.... اسے اسلم سے محبت تھی اور اس کے باوجود بھی اس نے یہ فیصلہ کیا تھا.... یہ فیصلہ کرنے کی ایک معقول وجہ بھی تھی.... اس نے سوچا تھا کہ ابھی شروع کا معاملہ ہے.... قانون کی ذرا سی سختی اس گروہ کا شیرازہ منتشر کر دے گی لیکن آگے چل کر صورت حال سنگین ہو جائے گی اور اس وقت ممکن ہے کہ اسلم کا انجام پھانسی کے تختے پر ہو.... اسلم کو اس خوفناک انجام سے بچانے کے لئے ہی اس نے قانون کو اس صورت حال سے آگاہ کرنے کا فیصلہ کیا .... کیپٹن فیاض کا نام وہ اکثر اخبارات میں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پڑھتی رہتی تھی... اس لئے اس نے اسی سے رابطہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا... اسی دوران میں اسلم نے اسے بتایا کہ وہ آصف الدولہ کے جشن میں اسے اپنے ساتھ لے جائے گا... فریدہ کو یہ تدبیر سوجھی کہ وہ فیاض کو وہاں بلا لے اور پھر موقع دیکھ کر اسلم کی نظروں سے بچتے ہوئے فیاض کو صورت حال سے آگاہ کر دے... فریدہ کا ایسا سوچنا کوئی بے تکی بات نہیں تھی کیونکہ اس قسم کی محفلوں میں لوگ اپنی اپنی دھن میں مست ہو جاتے ہیں... خیر تو فریدہ نے کیپٹن فیاض کو خط لکھا اور خط کے ساتھ ہی ایک دعوت نامہ بھی بھیج دیا جو اس نے اسلم کی دراز سے چرایا تھا... فریدہ اپنی ڈائری میں لکھتی ہے کہ ایک کارڈ کی کمی اسلم سے چھپی نہیں رہ سکی تھی اور اس نے فریدہ اس بارے میں استفسار کیا تھا... فریدہ نے اپنے انجان ہونے کا اظہار کیا اور پھر اسلم بھی چپ ہو گیا... فریدہ کے خیال کے مطابق شاید اسلم نے سوچا تھا کہ ایک کارڈ خود اسی سے کہیں گر گیا ہو گا... فریدہ اپنی ڈائری کے آخری لکھے ہوئے صفحے پر اپنے اس ارادے کا اظہار کرتی ہے کہ وہ یہ سطور لکھنے کے بعد ڈائری کا پارسل بنا کر ایک ملازم سے بذریعہ ڈاک لیڈی تنویر کو بھجوا دے گی... اس نے یہ نہیں لکھا کہ وہ ایسا کیوں کرے گی لیکن بلیک زیرو! کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟"

"شاید ان دنوں میں اسے یہ شبہ ہو گیا ہو گا کہ اسلم اسے واقعی قتل کر دے گا لہٰذا اس نے سوچا کہ اگر وہ ڈائری اس کے کسی ہمدرد کے پاس پہنچ جائے تو اسلم قانون کی زد میں آ سکے گا... میرا خیال ہے جناب کہ وہ

اسلم سے محبت تو ضرور کرتی تھیں اس نے سوچا ہو گا کہ اگر کا محبوب ہی اسے قتل کر دیتا ہے تو پھر اس کا بھی اپنے قاتل سے ہمدردی نہیں ہونا چاہیے"۔

"لیکن فریدہ نے اپنی ڈائری میں یہ نہیں لکھا کہ اسے اپنے قتل ہو جانے شبہ ہو گیا تھا"۔

"بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جناب کہ کسی خطرے کو محسوس تو کر لیتے ہیں مگر اس سے اتنے دہشت زدہ ہوتے ہیں کہ اسے زبان پر لاتے ہوئے بھی ڈرتے ہیں... یہ بات خصوصیت سے عورتوں میں زیادہ ہوتی ہے"۔

"گڈ! تمہارا مشاہدہ کافی تیز ہے بلیک زیرو... میں نے بھی یہی بات سوچی تھی... خیر! تو یہ تھیں وہ باتیں جو مجھے فریدہ کی ڈائری سے معلوم ہوئیں... اب میں تفتیش کو آگے بڑھانے کے لئے صرف فاضل اور رینبو کلب ہی پر توجہ دے سکتا تھا کیونکہ اسلم کی راتیں رینبو کلب ہی میں گزرا کرتی تھیں... میں اور صفدر اس کلب کے ممبر بن گئے"۔

عمران نے کیس سے متعلق باقی باتیں بھی دہرا دیں... یہ بھی بتا دیا کہ تنویر اور جولیا وغیرہ کو کیا کیا فرائض سونپے گئے ہیں۔

"لیکن جناب!" بلیک زیرو نے کچھ کہنا چاہا۔

"نہیں"۔ عمران اس کی بات کاٹ کر بولا۔ "میں جانتا ہوں کہ ان باتوں میں چند نکتے بحث طلب ہیں لیکن ابھی میرے پاس ان پر بحث کرنے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کے لئے وقت نہیں ہے..... فی الحال تم خود ہی غور کرو اور انہیں سمجھنے کی کوشش کرو..... معاملات سے پوری طرح آگاہ ہو چکے ہو اس لئے جولیا وغیرہ سے میری عدم موجودگی میں بخوبی کام لے سکو گے"۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں جناب؟"

"پاگل خانے؟"

"جی"۔ بلیک زیرو کے منہ سے نکلا۔

"ہاں..... پاگل خانے"۔ عمران نے ہلکا سا قہقہہ لگا کر کہا اور سلسلہ منقطع کر دیا۔

ندیم

○☆○

ایک بزرگ بڑی سنجیدگی سے فرما رہے تھے۔ "میں جانسن ہوں..... لنڈن بھی جانسن..... امریکی قوم کا سربراہ..... کیا تم شمالی ویٹ نام کے صدر ہو چی منہ کا یہ پیغام لے کر آئے ہو کہ وہ ہتھیار ڈالنے کو تیار ہے"۔

"جج..... جی ہاں جناب"۔ عمران نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ "مگر ان کی ایک شرط ہے"۔

"ہم کوئی شرط ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں"۔ بزرگوار نے بگڑ کر کہا۔ "اگر ہم اسی طرح لوگوں کی شرطیں مانتے رہے ہیں تو تیسری جنگ عظیم چھیڑنے کی ذمہ داری ہم پر عائد نہ ہو سکے گی"۔

"لیکن یہ شرط تو آپ کو ماننا ہی پڑے گی جناب..... بہت ضروری ہے کہ آپ کسی بھی صورت میں شمالی ویٹ نام کا سر جھکوا لیں..... یہ ایک ایسا کارنامہ ہو گا کہ آپ آئندہ انتخابات جیت لیں گے ورنہ آپ کی شکست میں کوئی شک و شبہ نہیں..... اسی دن کے لئے کنفیوشس نے کہا تھا کہ....."

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہمارے سامنے اس چینی حکیم کا نام مت لو"۔ بزرگوار پھر بگڑ گئے... "ہم کو چین سے نفرت ہے"۔

"اس سے محبت کرنا سیکھئے سرکار"۔ عمران نے بڑی لجاجت سے کہا۔ "خواہ وہ محبت ویسی ہی ہو جیسی آپ کسی زمانے میں ایک ساربان سے کیا کرتے تھے... اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو وہ آپ کے لئے روس سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو گا"۔

"اوہ... اوہ"۔ بزرگوار بے چینی کے عالم میں ٹہلنے لگے۔ "تم ٹھیک کہہ رہے ہو... اسی لئے ہم کبھی کبھی سوچتے ہیں کہ اسے اقوام متحدہ کا ممبر بن جانے دیں لیکن پھر اس خیال سے دل کانپنے لگتا ہے کہ اقوام متحدہ کا ممبر بن جانے کے بعد وہ شاید ہماری ناک میں ایسی نکیل ڈال دے گا کہ ہم چوکڑی بھول جائیں گے"۔

"کیا فرق پڑتا ہے سرکار! اچھی ہی ہے کہ آپ کڑیاں لگانا بند کر دیں... آپ میں بردباری پیدا ہونا چاہیے... آپ عالی ممالک کے بزرگ ہیں"۔

"لیکن چین ہماری بزرگی تسلیم نہیں کرتا"۔ بزرگوار نے بھنا کر کہا۔

"آپ نے کبھی کوشش ہی نہیں کی سرکار... ڈانٹ ڈپٹ سے بچے سرکش ہو جاتے ہیں... پیار محبت سے پیش آؤ تو بات بن جاتی ہے... کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ کو خداوند کریم سے خورد و کلاں کی خیریت نیک مطلوب ہوئی ہو... آپ سارا دیگر احوال ویت نام اور ایسے ہی کئی مقامات

لکھتے رہتے ہیں"۔

"ویت نام"۔ بزرگوار جیسے چونک پڑے۔ "یہ ہم بھول ہی گئے تھے ... صدر ہوچی منہ کی شرط کیا ہے"۔

"شرط یہ ہے سرکار کہ آپ... بڑی مشکل میں پھنس گئی جان... تے اور دم ہلاتے ہوئے ویت نام سے رخصت ہو جائیں"۔

"ہم بہت اچھا گا لیتے ہیں"۔ بزرگوار نے خوش ہو کر کہا۔ "خاص ور پر امن کے گیت گانے میں تو ہمارا ثانی نہیں... ویت نام کی فضاؤں یں تو ہمارے یہ گیت عرصہ دراز سے گونج رہے ہیں... صدر ہوچی منہ کی خواہش ہم ضرور پوری کریں گے لیکن وہ دوسری بات کیا ہو تھی؟"

"دم ہلاتے ہوئے"۔ عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ"۔ بزرگوار کے چہرے پر تشویش کے آثار پیدا ہو گئے اور پھر انہوں نے پریشانی کے عالم میں فرمایا۔ "لیکن ہماری دم تو ویت نام میں جھڑ چکی ہے... اب ہم بے دمے رہ گئے ہیں"۔

"کیا فرق پڑتا ہے سرکار... دوسری لگوا لیجئے... آپ کے یہاں کے ڈاکٹر تو دل پھیپھڑے کلیجی گردے سبھی کچھ لگا دیتے ہیں... مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کے ایک خوبصورت سی دم بھی لگا دیں گے"۔

"امی ٹیشن دم"۔ بزرگوار کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"جی ہاں سرکار"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ٹھیک ہے اب ہم دم ضرور لگوائیں گے"۔ بزرگوار نے خوش ہو کر کہا۔ "پھر ہم اسے ہر ایک کے سامنے ہلا کر لوگوں کو اپنا دوست بناتے رہیں گے.... اور ہمارے وقار کو ٹھیس بھی نہیں پہنچے گی.... کیونکہ لوگوں کے سامنے جو دم ہلائیں گے وہ ہماری نہیں ہو گی.... ٹھیک ہے نا"۔

"ٹھیک ہے سرکار"۔

"اف! ہم کتنی زبردست ذہانت کے مالک ہیں"۔ بزرگوار بڑے پر مسرت انداز میں مٹھیاں بھینچ کر بولے اور پھر چیخ کر کہا۔ "بولو بھئی.... لنڈن جی جانسن کی"۔

"جے"۔ تمام حاضرین بیک وقت بولے۔

یہ پاگل خانے کا ایک ہال تھا جہاں بہت سے پاگل جمع تھے.... بڑی سنجیدگی اور صبر و سکون کے ساتھ انہوں نے عمران اور "جانسن صاحب" کی باتیں سنی تھیں.... اب اچانک لنڈن بی جانسن کی جے کے نعرے تسلسل کے ساتھ ہال میں گونجنے لگے.... اس کے ساتھ ہی سب نے اپنی اپنی دھنوں میں ناچنا بھی شروع کر دیا تھا.... جانسن صاحب ٹوئسٹ فرما رہے تھے اور عمران سوچ رہا تھا کہ بھنگڑا شروع کرے یا کتھا کلی.... اسے بھی بہرحال کچھ نہ کچھ شروع کرنا ہی تھا.... کیونکہ وہ یہاں ان پاگلوں کا معائنہ کرنے نہیں آیا تھا بلکہ اس کی حیثیت بھی ایک پاگل کی تھی۔

ناچ اور جے جے کار کا طوفان زوروں پر تھا کہ عمران نے ایک دبلے

پتلے پاگل پر جست لگائی جس کا سر قدرتی طور پر بالوں سے بے نیاز اور نہایت صاف و شفاف چکنا تھا.... عمران نے اسے دبوچ لیا.... پاگل نے اس طرح "چیں چیں" شروع کر دی جیسے کوئی چوہیا بلی کے منہ میں پہنچ گئی ہو لیکن پھر اس کی آواز مدھم ہوتے ہوتے غائب ہو گئی.... اب وہ اس طرح پلکیں جھپکا رہا تھا.... جیسے غور کر رہا ہوں کہ عمران جس انداز میں اس کے سر پر "طبلہ نوازی" کی مشق کر رہا تھا اس سے کس قسم کی آوازیں نکلنا چاہیں.... اور پھر اس نے اپنے منہ سے طبلے کی سی آوازیں نکالنا شروع کر دیں۔

"جیو"۔ عمران نے خوش ہو کر کہا اور پہلے سے زیادہ جوش و خروش کے ساتھ چکنی کھوپڑی سے شغل کرنے لگا.... پاگل کے منہ سے بھی اتنی ہی تیزی کے ساتھ طبلے کی آوازیں نکلنے لگیں۔

چیخ و پکار کا یہ طوفان اپنے زوروں پر تھا کہ ہال کے کئی دروازے بیک وقت کھلے اور محافظوں کی گرجتی ہوئی آوازیں سنائی دیں۔

پاگلوں کے حلق سے خوفزدہ سی آوازیں نکلیں اور پھر سبھی نے ادھر ادھر دبکنے کی کوشش شروع کر دی۔

ہال میں پاگلوں کے لئے بستروں کی تین قطاریں تھیں.... جانسن صاحب نے ایک بستر اٹھا کر اپنے اوپر ڈال لیا وار ساکت ہو گئے.... عمران نے چھلانگ لگائی اور ان پر چڑھ بیٹھا۔

"ارے.... ارے"۔ جانان صاحب کی کراہ نکل گئی.... انہوں نے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

اٹھنے کی کوشش کرنا چاہی تھی لیکن عمران جلدی سے بولا۔

"چپ چاپ پڑے رہو مسٹر جانسن۔۔۔ ویٹ کانگ گوریلوں نے چھاپہ مارا ہے"۔

"ارے باپ رے"۔ جانسن صاحب کی آواز خوف سے کانپ رہی تھی عمران بدستور ان پر چڑھا رہا۔

اتنی دیر میں ہال میں ایسا سناٹا چھا گیا تھا جیسے وہاں ایک بھی ذی روح نہ ہو۔۔۔ سبھی پاگلوں نے کونوں کھدروں میں پناہ لینے کی کوشش کی تھی اور بڑی مضحکہ خیز پوزیشنوں میں تھے۔

"بس اب چپ چاپ سو جاؤ۔۔۔ ورنہ بہت پٹائی کی جائے گی"۔ ایک محافظ نے گرج کر کہا۔

ہال میں قبرستان کا سا سناٹا چھایا رہا اور پھر تمام محافظ واپس چلے گئے۔۔۔ دروازے بند ہونے کی آوازیں سنائی دیں۔

"کیا ویٹ کانگل چلے گئے؟" جانسن صاحب نے کراہتے ہوئے سرگوشی کی۔

"ہاں"۔ عمران نے کہا۔

"تو اب میرے اوپر سے ہٹو بھائی۔۔۔ میری ٹانگ کا بیڑہ غرق ہو گیا"۔

عمران نے ان کی جان چھوڑی اور کراہتے ہوئے بستر میں سے نکلے۔۔۔ پھر بستر کو سیدھا کر کے اسی پر ڈھیر ہو گئے۔۔۔ دوسرے پاگلوں کے ہاتھ بھی جو بستر لگا وہ اسی پر ڈھیر ہو گئے۔۔۔ آخر میں ایک بستر خالی رہ گیا

تھا۔۔۔ اس پر عمران نے قبضہ جمایا۔۔۔ بستر کیا تھا چیتھڑوں کا ڈھیر تھا اور اس میں ایسی ایسی خوشبویات رچی بسی ہوئی تھیں کہ میاں عمران کی طبیعت خوش ہو گئی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

پاگل خانے میں داخلے کے لئے عمران نے سیدھا سادا طریقہ اختیار کیا تھا... سر سلطان کو صورت حال سمجھا دی تھی... اور انہی کے ذریعے پاگل خانے تک پہنچ سکا تھا لیکن یہ سب کچھ اتنی رازداری کے ساتھ ہوا تھا کہ سر سلطان اور پاگل خانے کے انچارج کے علاوہ کسی کو بھی حقیقت نہیں معلوم تھی... ویسے پاگل خانے کے انچارج کو بھی بس اتنی ہی حقیقت معلوم تھی کہ عمران پاگل نہیں ہے... یہ بات اس کے فرشتے بھی نہیں جانتے تھے کہ عمران وہاں پہنچ کر کیا کرنا چاہتا ہے"۔

وہ آج تیسرے پہر کو یہاں پہنچا تھا لیکن ابھی اسے "کچھ کرنے" کا موقع نہیں مل سکا تھا۔

پاگل خانے میں کئی بڑے بڑے ہال تھے جو پاگلوں کی آرام گاہ کا کام دیتے تھے لیکن کسی پاگل کے لئے کوئی خاص جگہ مقرر نہیں تھی۔

تمام پاگلوں سے دن بھر مختلف قسم کے کام لئے جاتے تھے اور پھر شام ہوتے ہی انہیں بھیڑ بکریوں کی طرح ہانک دیا جاتا تھا... یہ بات پاگلوں

کے موڈ پر ہوتی تھی کہ وہ کس ہال کا رخ کریں اور کس بستر پر قبضہ جمائیں لیکن عمران کا موڈ مشروط رہا تھا... اس نے اس ہال کا رخ کیا تھا جہاں اسلم کو داخل ہوتے دیکھا تھا... یہاں آنے کے بعد اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ بستر بھی کوئی ایسا ہی ہتھیائے گا جو اسلم کے قریب ہو لیکن اس دھما چوکڑی کی وجہ سے اس کا فیصلہ دھرا کا دھرا رہ گیا... اسے جو بستر ملا وہ اسلم سے کافی فاصلے پر تھا۔

اس نے محسوس کیا تھا کہ اسلم ان پاگلوں میں اس طرح گھل مل گیا تھا جیسے خاندانی پاگل ہو... وہ یقیناً ایک اچھا ایکٹر تھا... ممکن ہے اسے پاگل بننے کی مشق اس لئے ہو گئی ہو کہ وہ پہلے بھی کافی دن یہاں گزار چکا تھا۔

عمران نے سوچا تھا کہ وہ پہلی ہی رات اسلم سے گفتگو کرلے گا لیکن اسلم کے بستر سے دور ہو جانے کی وجہ سے اسے مایوسی ہوئی تھی... اب وہ سوچ رہا تھا کہ اسے دوسری رات کا انتظار کرنا پڑے گا لیکن پھر اسی رات کو وہاں کا ماحول ایسا نظر آیا جو اس کے قطعی سازگار تھا۔

بیشتر پاگل تو آدھی رات گزرنے تک سو گئے تھے لیکن ایک تہائی کے قریب ابھی جاگ رہے تھے... ان میں سے کچھ نے ہال میں ٹہلنا شروع کر دیا اور ٹہلتے ٹہلتے عجیب عجیب پوز بنا رہے تھے... ایک صاحب نے اپنے منہ سے ریل کے انجن کی سی آوازیں نکالنا شروع کر دی تھیں اور گزشتہ ایک گھنٹے سے یکساں رفتار سے "چھک چھک... چھک چک" کرتے ہوئے سارے ہال میں دوڑ لگاتے پھر رہے تھے... کچھ حضرات اپنے بستروں پر ہی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

نظر آئے.... وہ عظیم مفکروں کی طرح سوچ میں گم تھے.... ایک صاحب نے اپنی محبوبہ کے باپ کے نہ مرنے کے غم میں رونا شروع کر دیا تھا.... اب کچھ ایسے بھی تھے جو دو دو تین تین کی ٹولیاں بنائے نہایت سنجیدگی سے مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات کر رہے تھے.... اسلم اپنے بستر پر چت لیٹا ہوا تھا اور کسی سوچ میں گم معلوم ہوتا تھا.... ابھی اسے نیند نہیں آئی تھی لہٰذا عمران نے موقع غنیمت جانا اور اپنے بستر سے اٹھ کر ٹہلتا ہوا اس کی طرف بڑھا.... ساتھ ہی وہ گاتا بھی جا رہا تھا۔

"میرے جوبن پہ آئی جوانی.... مجھے کہتے ہیں پھولوں کی رانی"۔

وہ تین آدمیوں کی ایک ٹولی کے قریب سے گزر رہا تھا کہ ان میں سے ایک صاحب عمران کو ڈانٹتے ہوئے بولے۔

"آہستہ گاؤ.... ہم لوگ کچھ اہم گفتگو کر رہے ہیں"۔

وہ "اہم" یہ تھی کہ اگر بھینس کے ناقص دودھ کو جما کر چہرے پر لگائی جانے والی کریم بنائی جاتی تو وہ فلم ایکٹرسوں کو بلیک سے فروخت کی جا سکے گی یا نہیں۔

عمران ڈانٹنے والے کو چونچ دکھا کر آگے بڑھ گیا اور اسلم کے قریب پہنچ کر اسے جھک جھک کر سلام کرنے لگا۔

"آؤ.... آؤ چھمک چھلو"۔ اسلم مسکراتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا اور بولا۔ "کہاں تھیں اتنی دن سے"۔

"بتاشے بیچنے گئی ہوئی تھی"۔ عمران نے شرماتے ہوئے کہا۔

ندیم

"ہمارے لئے بھی کچھ بچا کر لائیں؟"

"اے ہٹو"۔ عمران نے آنکھیں نکالیں۔ "بڈھے ہونے کو آئے.... اب بھی تمہیں بتاشے کھاتے ہوئے شرم نہیں آئے گی"۔

"ہمیں بڈھا مت کہا کرو چھمک چھلو.... ہمارا دل اب بھی جوان ہے"۔

"ایجی ٹیشن ہو گا"۔ عمران نے بستر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آہ! تم میرے دل کی توہین کر رہی ہو"۔ اسلم نے دردناک لہجے میں کہا۔ "اس سے بہتر تو یہ تھا کہ تم مجھے پاؤ بھر شکرقندی کھلا دیتیں"۔

اچانک عمران سنجیدہ نظر آنے لگا.... اس نے ایک بار ہال کے دروازوں کی طرف نظریں دوڑائیں اور پھر اسلم کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔

"مجھے فاضل نے بھیجا ہے"۔

اسلم اس طرح چونکا تھا جیسے کہیں قریب ہی بم پھٹ گیا ہو.... اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا اور آنکھوں سے حیرت جھانک رہی تھی.... وہ عمران ہی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"اس وقت پارٹی کو تمہاری اشد ضرورت ہے"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ "کوئی ایسا کام اٹک گیا ہے جسے تم ہی کر سکو گے اس لئے اس بات کا بندوبست کیا گیا ہے کہ تمہیں ایک ہفتے کے اندر اندر یہاں سے نکال لیا جائے"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"تم کون ہو..... میں تمہیں نہیں جانتا"۔ اسلم نے دھیرے سے کہا۔

"میں ابھی حال ہی میں پارٹی کا رکن بنا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"مسئلہ یہ تھا کہ پیغام لے کر تمہارے پاس کسے بھیجا جائے..... میں نے اپ
خدمات پیش کر دیں..... پارٹی نے منظور کر لیا..... اس طرح پارٹی کو میرا
امتحان بھی مقصود تھا..... پارٹی دیکھنا چاہتی تھی کہ میں یہ کام کتنی خوش
اسلوبی سے کر سکوں گا..... پاگل بن کر بدقت تمام میں یہاں پہنچ سکا ہوں
تاکہ تمہیں پارٹی کا پیغام پہنچا دوں..... دوسری طرف اس بات کی کوشش کی
جا رہی ہیں کہ پاگل خانے کے منتظمین کو اپنے ساتھ ملا لیا جائے..... خیال
ہے کہ جلد ہی کامیابی ہو جائے گی..... تمہارے لئے پیغام یہ ہے کہ اب
پاگل پن کی حرکتوں میں آہستہ آہستہ کمی کرتے چلے جاؤ..... جس دن ہم
پاگل خانے کے منتظمین کو پارٹی نے اپنے ساتھ ملا لیا اسی دن مجھے یہاں
سے نکال لیا جائے گا اور اس کے دوسرے دن تم بھی یہاں سے چھٹکارا
جاؤ گے"۔

"لیکن..... اتنی جلدی"۔ اسلم نے مضطربانہ انداز میں کہا۔ "اس
طرح پولیس کو مجھ پر شک ہو سکتا ہے"۔

"بھرپور کوشش کی جائے گی کہ تم پر آنچ نہ آ سکے..... پارٹی یہ خ
مول لینے کے لئے مجبور ہے..... وہ کام ایسا اٹکا ہے کہ تمہارے بغیر پ
نہیں ہو سکے گا"۔

"کام کیا ہے"۔

ندیم

"اس کا علم تو مجھے بھی نہیں"۔

اسلم کی آنکھوں سے غور و فکر کے ساتھ ہی پریشانی بھی جھانک رہی تھی..... اچانک اس نے پوچھا۔

"مجھ سے متعلق جو خبریں اخبارات میں شائع ہوئی ہیں وہ کس قسم کی تھیں"۔

"ان کی طرف سے بے فکر رہو..... ان خبروں سے یہ بات ظاہر نہیں ہوتی کہ تم پر ذرا سا بھی شک کیا جا رہا ہے..... تمہیں مطمئن رہنا چاہیے"۔

اسلم خاموش رہا لیکن اس کی آنکھوں سے الجھن اب بھی جھانک رہی تھی..... غالباً" وہ سوچ رہا تھا کہ اس کا اتنی جلدی "ٹھیک" ہو کر پاگل خانے سے نجات پا جانا اس کے لئے پریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔

عمران بڑے غور سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا رہا تھا..... اچانک اس نے کہا۔ "شاید تم کسی الجھن میں ہو"۔

"ہاں" اسلم نے طویل سانس لے کر کہا اور پھر چونک کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"کیوں؟" عمران نے بھی چاروں طرف دیکھا۔

"ہمیں مدھم لہجے میں باتیں کرنا چاہئیں..... یہ لوگ نہ سن سکیں"۔

"کیا تم واقعی پاگل ہو گئے ہو"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ "ارے یہ سب پاگل ہیں..... انہیں اس کی پرواہ نہیں ہو سکتی کہ ہم میں کیا باتیں ہو

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

رہی ہیں"۔

"اوہ"۔ اسلم جھینپے ہوئے سے انداز میں ہنس پڑا۔ "مجھے شاید خیال ہی نہیں رہا تھا کہ یہ سب ہماری طرح فراڈ نہیں ہیں"۔

دفعتاً ایک آواز سنائی دی۔ "اے مسٹر... صدر ہو چی منہ کے سفیر صاحب"۔

عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا... پانچ چھ پاگل اس کی طرف بڑھتے چلے آ رہے تھے... ان میں سے آگے آگے وہی بزرگوار تھے جن کا خیال تھا کہ وہ صدر جانسن ہیں۔

عمران پلکیں جھپکاتا ہوا ان کی طرف دیکھتا رہا... وہ قریب آ کر رک گئے... بزرگوار نے اپنے دائیں ہاتھ پر کھڑے ہوئے حضرت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ سرجن ہیں... انہوں نے میرے دم لگانے کی تیاری کر لی ہے"۔

"یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے"۔ عمران نے پرمسرت انداز میں کہا۔

"لیکن آہ"۔ بزرگوار نے دردناک لہجے میں فرمایا۔ "اس وقت ہمارے ملک کے کسی بھی "ٹیل بنک" میں خوشنما دم نہیں ہے اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمہاری دم کاٹ کر ہمارے لگا دی جائے"۔

"ہائیں... کیا"۔ عمران بوکھلا کر کھڑا ہو گیا۔

"طبی نقطہ نظر سے بھی تمہاری دم ہمارے لئے مفید ثابت ہو گی"۔

"چوپٹ ثابت ہو گی... ہاں"۔ عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔ "پچھلے سال سے بھڑ کے موسم میں وہ خارش کا شکار ہو گئی تھی۔

"تم بہانہ بازی کر رہے ہو"۔ بزرگوار کو غصہ آ گیا۔

"اسی وقت"۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ساتھ والوں سے کہا۔ "چلو گرا لو اسے... میں ابھی ان کی دم کاٹے لیتا ہوں"۔

"ارے باپ رے"۔ عمران اچھل کر بھاگا اور وہ پاگل اس کی طرف جھپٹے۔

"جانے نہ پائے"۔ بزرگوار نے ہانک لگائی۔

"خدا غارت کرے"۔ عمران بلبلایا۔ "ارے کم بختوں کیوں میری دم کے پیچھے پڑے ہو"۔

لیکن "کم بختوں" نے اس کی بات سنی ان سنی کر دی... اب حالت تھی کہ عمران سارے ہال میں دوڑتا پھر رہا تھا اور پاگل اس کے پیچھے... گرتے پڑتے دوڑ رہے تھے... اچھا خاصا شور ہو گیا تھا... سوئے ہوئے پاگل ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھے... اور پھر وہ بھی سنک گئے... انہوں نے بھی عمران کے پیچھے دوڑ لگانا شروع کر دی... اور عمران کی طبیعت صاف ہو گئی... ان سے بچنا آسان بات نہیں تھی... کبھی وہ کسی کی ٹانگوں کے نیچے سے نکل جاتا تھا اور کبھی کسی کے اوپر سے چھلانگ لگانا پڑتی تھی... وہ جانتا تھا کہ اگر ان کے ہتھے چڑھ گیا تو بھرتہ بن جائے گا۔

شور سے ہال گونجنے لگا اور عمران چیخ رہا تھا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ارے او امریکی صدر کے بچے.... سالے تم میری دم لے کر کسی کو دم دکھانے کے قابل نہیں رہ جاؤ گے.... عقل کے ناخن بڑھاؤ"۔

"ارے"۔ دفعتاً" عمران کے پیچھے دوڑتا ہوا ایک پاگل چیخا۔ "ان کے تو دم ہے ہی نہیں"۔

"ہاں ہاں.... میرے دم ہے ہی نہیں"۔ عمران نے جلدی سے کہا۔

"بکواس.... جھوٹ"۔ دوسرے پاگل نے ہانک لگائی۔ "یہ دم دبا کر بھاگ رہا ہے اس لئے دکھائی نہیں دے رہی ہے"۔

اسی وقت ہال کے دروازے کھلے اور محافظ ہنٹر ہلاتے ہوئے ہال میں داخل ہوئے.... شائیں شائیں.... کی آواز گونجی اور تمام پاگل بوکھلا کر بستروں کی طرف لپکے۔

عمران کی جان میں جان آئی لیکن اتنی ہی دیر میں وہ پسینے پسینے ہو گیا تھا اور سانس لوہار کی دھونکنی کی طرح چلنے لگی تھی۔

○☆○

ایک ہفتے کے اندر اندر تنویر نے مس کریول سے نہ صرف یہ کہ وستی کر لی تھی بلکہ اس حد تک بے تکلف بھی ہو گیا تھا کہ اس کے کمرے ی تنہائیوں میں اس کے ساتھ بیٹھ کر شراب پیے۔

آج کل وہ ایکسٹو سے بہت خوش تھا.... ہر وقت اس کی تعریف میں مین آسمان کے قلابے ملاتا رہتا.... کئی بار اس نے فون پر جولیا سے کہا تھا۔

"ارے وہ بہت ذہین ہے.... جانتا تھا کہ یہ کام میرے علاوہ کوئی اور ہیں کر سکتا"۔

جولیا اس بات پر منہ بنا کر رہ جاتی ہو گی لیکن اس نے کبھی کچھ کہنا روری نہیں سمجھا تھا.... کہنے سے فائدہ کیا تھا.... یہ تو وہ اچھی طرح جانتی ی کہ چند روزہ بات ہے.... پھر اسی تنویر کی زبان ہو گی اور ایکسٹو کے ئے گالیوں کا انبار.... یہ تو ممکن نہ تھا کہ ایکسٹو تنویر کو ڈھیل دیے رہتا ر تنویر کی زندگی اسی "شان" سے بسر ہوتی رہتی کہ وہ "دو آتشہ" میں ڈوبا ا ہے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

تنویر بھی اس بات کو سمجھ سکتا تھا لیکن آج کل تو اس کی زبان سے صرف شراب بول رہی تھی.... دن و رات کا کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا تھا جب وہ سرور میں ڈوبا ہوا نہ رہتا ہو.... عورت.... اور.... شراب.... غرضیکہ ٹھاٹ سے بسر ہو رہی تھی اور وہ سب سے زیادہ قیمتی شرابیں پیتا تھا.... اخراجات تو محکمہ برداشت کرتا۔

مس کریول بھی اس پر بہت ریجھی ہوئی تھی اور تنویر کا خیال تھا کہ اس کی وجہ اس کا رئیسانہ ٹھاٹ نہیں بلکہ اس کی مردانہ وجاہت ہے.... پتہ نہیں حقیقت کیا تھی۔

آج بھی تنویر، مس کریول کے کمرے میں بیٹھا اس کے ساتھ شراب پی رہا تھا.... اس وقت بارہ بجے تھے.... گیارہ بجے مس کریول نے اپنا پروگرام ختم کیا تھا.... اور پھر تنویر کو لے کر اپنے کمرے میں چلی آئی تھی.... اس وقت سے وہ دونوں پی رہے تھے.... لیکن آج تنویر پینے کے معاملے میں کچھ محتاط تھا اور اس کی کوشش تھی کہ مس کریول کو زیادہ سے زیادہ پلا دے۔

دراصل آج ہی تنویر کو ایکسٹو سے کچھ خاص ہدایات ملی تھیں.... تنویر یہ تو جانتا تھا کہ مس کریول سے اس کی دوستی کے پس منظر میں ایکسٹو کا کوئی مقصد ہو گا لیکن اس مقصد کی تفصیل ایک ہفتے تک اندھیرے میں رہنے کے بعد آج روشنی میں آئی تھی.... اب اسے ایکسٹو کی ہدایت کے مطابق مس کریول کے سامنے ایک خاص موضوع چھیڑنا تھا.... لیکن ایسا وہ

اسی وقت کرتا جب مس کریول شراب کے اثر سے ذہنی طور پر بے قابو ہو جاتی.... تنویر کو وہ موضوع چھیڑنے کے بعد کوشش کرنا تھی کہ وہ خود کم از کم بولے اور مس کریول کو زیادہ سے زیدہ بولنے کا موقع دے۔

پھر تنویر کو وہ تمام باتیں یاد بھی رکھنا تھیں جو مس کریول نشے کے عالم میں کہہ جاتی.... ان باتوں کی تفصیل بعد میں ایکسٹو کے گوش گزار کی جاتی.... وہ سب کچھ یاد رکھنے کے لئے تنویر کم پینے پر مجبور تھا.... ورنہ ایکسٹو کی ناراضگی اسے رس گلے کھانے کے لئے نہ دیتی۔

تنویر کو اس بات کی کوشش بھی کرنا پڑ رہی تھی کہ مس کریول کو اس کے کم پینے کا احساس نہ ہو سکے.... اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی تھا۔

ساڑھے بارہ بجے تک مس کریول اتنی چڑھا گئی کہ بہکنے لگی اور اس وقت تنویر نے سوچا.... اب وقت آگیا ہے کہ ایکسٹو کا بتایا ہوا موضوع چھیڑ دیا جائے لیکن اس موضوع کو چھیڑنے سے پہلے کچھ اس قسم کی باتیں بھی شروع کرنا تھیں کہ اس موضوع کے چھڑنے کی خود بخود گنجائش نکل آئے.... آخر ایک نکتے پر اسے اپنے مطلب کی گفتگو چھیڑنے کا موقع مل ہی گیا۔

اس وقت مس کریول نے کسی بات پر کہا تھا۔ "تمہارے ملک میں تم جیسے لوگوں کی تعداد کم ہے.... غربت زیادہ ہے.... گندگی زیادہ ہے.... ہونہ"۔ مس کریول نے سر جھٹکا۔ "جوہڑوں میں کلبلاتے ہوئے کیڑے"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"ہاں"۔ تنویر نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "میرے ملک میں گندہ خون کثرت سے ہے۔۔۔ وہ سب اس قابل ہیں کہ انہیں گولی سے اڑا دیا جائے"۔ تنویر کے لہجے میں حقارت پیدا ہو گئی۔ "ان لوگوں کو جینے کا کوئی حق نہیں جن کی رگوں میں خالص خون نہیں دوڑتا۔۔۔ جو خالص النسل نہیں۔۔۔ آہ ڈارلنگ! بعض اوقات میں سوچتا ہوں کاش تمہارے ملک میں پیدا ہوا ہوتا۔۔۔ جرمنی۔۔۔ میرے خوابوں کی سرزمین۔۔۔ مگر آج کا جرمنی نہیں۔۔۔ مجھے اس جرمنی سے محبت ہے جو ہٹلر کا وطن تھا۔۔۔ جہاں سواستیکا کے نعرے گونجتے تھے۔۔۔ نازی تحریک ہی انسانیت کی بقا اور ابدی امن کی امین تھی۔۔۔ لیکن آج نہ ہٹلر باقی ہے نہ نازی تحریک"۔ تنویر نے خاموش ہو کر ایک ٹھنڈی سانس لی اور پیگ اٹھا کر شراب کی ہلکی سی چسکی لی۔

مس کریول ہنس رہی تھی۔۔۔ وہ تنویر کی آنکھوں کے آگے انگلیاں نچاتی ہوئی بولی۔

"نازی تحریک ابھی نہیں مری۔۔۔ وہ کبھی نہیں مر سکتی۔۔۔ وہ زندہ ہے۔۔۔ تم بہت بھولے ہو ڈارلنگ۔۔۔ تم کچھ بھی نہیں جانتے"۔

"کیا نہیں جانتا؟"

"کچھ بھی نہیں جانتے ڈارلنگ! تم کچھ بھی نہیں جانتے۔۔۔ نازی تحریک ابھی ایک بار پھر ابھرے گی۔۔۔ اپنی پوری قوت سے ابھرے گی۔۔۔ ایک ہٹلر پھر پیدا ہو گا اور ساری دنیا میں سواستیکا کے نعرے گونجیں گے"۔

اب یہ ممکن نہیں"۔ تنویر نے اس طرح ٹھنڈی سانس لی جیسے نازی

ریک کی ترویج ہی اس کی دلی تمنا ہو۔

وہ اور مس کریول ایک ہی صوفے پر تھے۔۔۔ وہ اس پر لدی جا رہی تھی۔۔۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے خود کو سنبھالنا اس کے لئے دشوار ہو رہا ہے۔۔۔ وہ جھومتی ہوئی بولی۔

"کیا تمہیں نازی تحریک سے محبت ہے مائی سویٹ ہارٹ؟"

"لیکن میری محبت سے کیا ہوتا ہے؟" تنویر نے پھر ٹھنڈی سانس لی۔

"جب تم جیسے بہت سے لوگ جمع ہو جائیں گے تو نازی تحریک سے ان کی محبت ایک طوفان بن کر امنڈے گی اور ساری دنیا پر چھا جائے گی"۔

مس کریول نے خالی پیگ تپائی پر رکھ کر اپنا سر تنویر کی گود میں ڈال دیا۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ کہہ رہی تھی۔ "سواستیکا کا نشان ساری دنیا میں پھیل رہا ہے ڈارلنگ۔۔۔ ساری دنیا میں۔۔۔ اسے پھیلنے سے کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔۔۔ تمہارے اس شہر میں بھی نازی تحریک پھل پھول رہی ہے"۔

تنویر نے پلکیں جھپکائیں۔۔۔ لیکن خاموش بیٹھا رہا۔

مس کریول کہہ رہی تھی۔ "کیا تم نے جرمنی کی نیشنل پارٹی کے بارے میں کچھ بھی نہیں سنا۔۔۔ آج کل ساری دنیا میں اس سیاسی پارٹی کے بارے میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔۔۔ وہ جماعت ہٹلر ہی کی پیرو تو ہے۔۔۔ وہ انہیں روایات کی امین ہے جو ہٹلر نے ساری دنیا میں ابدی امن کے لئے قائم کی تھیں۔۔۔ وہ پارٹی صرف مغربی جرمنی ہی میں کام نہیں کر رہی بلکہ فوہرر کے نظریہ حیات کو دنیا کے کئی ملکوں میں پھیلانے کی کوشش کر رہی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ہے"۔ مس کریول خاموش ہو گئی اور پھر بڑبڑائی۔ "تم خاموش کیوں ہو گئے... بولتے رہو"۔

"میں کیا بولوں! تم نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے... یقین نہیں آتا کہ تم سچ بول رہی ہو"۔ تنویر نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

مس کریول کا سر اب بھی اس کی گود میں تھا... اچانک وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی... نشے سے اس کی پلکیں جھکی جا رہی تھیں... وہ تنویر کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی پاگلوں کی طرح ہنسی اور پھر اس نے اپنا سر تنویر کے شانے سے ٹکا دیا۔

"میں تمہیں نازی تحریک کا ممبر بنوا سکتی ہوں"۔

"کیا واقعی میرے شہر میں بھی نازی تحریک موجود ہے؟"

"ہاں"۔ مس کریول نے اپنے سر کو خفیف سی جنبش دی اور اس نے پھر بولنا شروع کر دیا... اب وہ نازی تحریک کی اس شاخ کے بارے میں بتا رہی تھی جو اسی شہر میں کام کر رہی تھی... تنویر حیرت سے سنتا اور ان باتوں کو ذہن نشین کرتا رہا... مس کریول نے بہت کچھ بتا ڈالا تھا... اچانک وہ خاموش ہو گئی... پھر تھوڑا سا سر اٹھا کر تنویر کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بے ہنگم انداز میں ہنس پڑی۔

"مجھے حیرت ہے"۔ تنویر نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔ "کیا تم مجھے اس پارٹی کا ممبر بنوا سکتی ہو؟"

"ہاں میں بنوا سکتی ہو"۔ مس کریول نے اپنے سینے پر ہاتھ مارتے۔

ندیم

ہوئے کہا اور پھر سیدھا ہو کر بوتل کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"نہیں ڈارلنگ!"۔ تنویر نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ "اب نہیں... تم کافی پی چکی ہو"۔

تنویر کو ایکسٹو کی ہدایت تھی کہ وہ مس کریول کو اتنی زیادہ بھی نہیں پینے دے کہ وہ بالکل ہی آؤٹ آف کنٹرول ہو جائے۔

لیکن مس کریول نے دوسرا ہاتھ بڑھا کر بوتل اٹھا لی اور جھومتی ہوئی بولی۔

"ابھی ٹھیک سے نشہ کہاں ہوا ہے ڈارلنگ... مجھے پینے دو... آج میں شراب میں تیرنا چاہتی ہوں"۔

"نہیں"۔ تنویر نے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے بوتل چھین لی اور اس نے ہنس کر پھر تنویر کے کندھے سے سر ٹکا دیا۔

ٹھیک اسی وقت کسی نے دروازے پر دستک دی۔

"اوہ"۔ مس کریول غصیلے انداز میں بڑبڑائی۔ "اس وقت کون ایڈیٹ آگیا... اگر یہ ہوٹل کا مینجر ہوا تو میں اسے دھکے دے کر یہاں سے نکال دوں گی"۔

"ٹھہرو میں دیکھتا ہوں"۔ تنویر نے بوتل بند کر کے میز پر رکھ دی اور مس کریول کو سیدھا کر کے بٹھا دیا۔

دروازے پر پھر دستک ہوئی۔

تنویر نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا لیکن دوسرے ہی لمحے شراب

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کا تمام سرور جیسے ہوا بن کر اس کے ذہن سے اڑ گیا کیونکہ ایک ریوالور کی نال اس کے سینے کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔

"ہاتھ اٹھا دو"۔ ریوالور والا غرایا.... وہ غیر ملکی تھا۔

تنویر کو ہاتھ اٹھانا ہی پڑے اور غیر ملکی اسے ریوالور کی نال سے دھکیلتا ہوا اندر گھستا چلا آیا.... اس کے ساتھ ایک مقامی آدمی بھی تھا جس نے اندر آتے ہی دروازہ بند کر لیا.... یہ ایک نوجوان تھا۔

"ایڈی!" مس کریول کی غصیلی آواز کمرے میں گونجی۔ "یہ کیا حرکت ہے.... تم میرے دوستوں کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کر سکتے"۔

"بکو مت"۔ غیر ملکی غرایا اور پھر تنویر کی طرف اشارہ کر کے اپنے ساتھی سے بولا۔ "اس کی تلاشی لو"۔

تنویر ہونٹ بھینچے کھڑا تھا.... اس نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ غیر ملکی کے ریوالور کی نال پر سائلنسر فٹ ہے۔

مس کریول غصے کے عالم میں صوفے سے کھڑی ہو گئی لیکن وہ لڑکھڑا رہی تھی۔

"گیٹ آؤٹ"۔ وہ غیر ملکی کو گھورتی ہوئی بولی۔

مقامی آدمی تنویر کی تلاشی لے رہا تھا.... تنویر کا ریوالور اس کی جیب سے نکال لیا گیا اور پھر اسی کی نال اس کی کمر سے لگا دی گئی۔

اب غیر ملکی نے مس کریول کی طرف توجہ دی.... اسے گھورتا ہوا بولا۔ "تم پارٹی کی ایک غیر ذمہ داری رکن ثابت ہوئی ہو اس لئے تمہاری

موت کے احکامات ہیں"۔

پھر اس سے پہلے کہ مس کریول کچھ کہتی غیر ملکی کے ریوالور سے دو گولیاں نکلیں۔

ایک ہلکی سی کراہ کے ساتھ مس کریول سینے پر ہاتھ رکھتی ہوئی فرش پر ڈھیر ہو گئی.... وہ اوندھی گری تھی.... اس کی ٹانگیں آہستہ آہستہ حرکت کر رہی تھیں.... وہ شدید تکلیف کے عالم میں معلوم ہوتی تھی.... یکبارگی اس کا جسم بڑی شدت سے کانپا اور پھر ہمیشہ کے لئے ساکت ہو گیا۔

تنویر کو اپنے جسم کے مساموں سے پسینہ پھوٹتا محسوس ہوا اور پیشانی تو پسینے سے تر ہو ہی چکی تھی۔

○☆○

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

خاور چوہان اور جولیا رینبو کلب میں اپنی ڈیوٹی پوری کرتے رہے۔

خاور آج ایک بجے سے چند منٹ پہلے کلب پہنچا.... یہ وقت جولیا کی ڈیوٹی ختم ہونے کا تھا۔

"جاؤ بھئی.... اب ہم بھگتیں گے"۔ خاور نے طویل سانس لے کر کہا۔

ندیم

"میں آج کچھ اور ہی سوچ رہی ہوں"۔

"کیا"۔ خاور غور سے اس کی طرف دیکھنے لگا کیونکہ وہ بہت زیادہ سنجیدہ نظر آ رہی تھی۔

"یہ فاضل"۔ جولیا نے سوچتے ہوئے کہا۔ "دس بجے کمرے میں گھستا ہے تو پھر دکھائی نہیں دیتا.... اس سے فائدہ کیا ہوا.... دس بجے کے بعد وہ کلب کی انتظامیہ سے کوئی دلچسپی نہیں لیتا"۔

"مالک ہے بھئی"۔ خاور نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

"تو پھر اپنے گھر کیوں نہیں چلا جاتا.... کلب ہی میں رکے رہنے کی

کیا ضرورت ہے؟"

"ہام" خاور نے ہونٹ بھینچ لئے.... جولیا سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی.... خاور نے چند لمحے بعد سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "ہاں یہ بات واقعی سوچنے کی ہے"۔

"سوچو.... اور مجھے ابھی جواب دو"۔

"ابھی جواب دوں؟" خاور نے حیرت سے کہا۔

"ہاں"۔ جولیا نے کہا۔

خاور نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائیں اور پھر کہا۔ "آخر تمہارے ذہن میں کیا ہے"۔

"میں یہ سوچ رہی ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ دس بجے کے بعد واقعی یہاں سے چلا جاتا ہو"۔

"لیکن ہم تینوں میں سے کوئی نہ کوئی کلب میں ضرور رہتا ہے.... کیا ہم میں سے کسی نے اسے جاتے دیکھا؟"

"عقبی دروازہ"۔ جولیا نے خاور کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"اوہ"۔ خاور نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

"یہ ناممکن نہیں کہ اس کے کمرے میں کوئی عقبی دروازہ ہو اور وہ اس راستے سے چلا جاتا ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں یہ ممکن ہے"۔ خاور نے سر ہلایا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"پھر کیا خیال ہے؟"

"کیا مطلب؟"

"میں سوچ رہی ہوں کہ آج اس کے کمرے میں جھانک کر دیکھا جائے کہ وہ کمرے میں موجود ہے یا نہیں"۔

"لیکن ایکسٹو"۔

"وہ خوش ہو گا اگر کوئی خاص بات معلوم ہو گئی"۔

"اور اگر کھیل بگڑ گیا تو اس کی ذمہ داری کس پر ہو گی"۔

"مجھے اس کا کوئی امکان نظر نہیں آتا"۔

خاور نے فوراً ہی کچھ نہیں کہا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے آثار تھے.... آخر اس نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

"تم جانو بھئی! لیکن ساری ذمہ داری تمہیں اپنے سر لینا ہو گی.... تم سے ایکسٹو کچھ رعایت بھی کر جاتا ہے لیکن ہم لوگ مرغا بنا دیے جاتے ہیں"۔

"ٹھیک ہے.... میں ہی اس کی ذمہ دار بنوں گی"۔

"پھر اب بتاؤ کیا ارادہ ہے؟"

"میں مینجر روم میں جاتی ہوں اور.... وہاں سے سے اس کی آرام گاہ میں جھانک کر دیکھوں گی کہ وہ وہاں موجود ہے یا نہیں.... تم مینجر روم کے دروازے پر باہر ہی رک جانا.... تمہارا کام یہ ہو گا کہ اگر کوئی مینجر روم میں داخل ہونے لگے تو اسے روک کر ذرا دیر کے لئے کسی بات میں الجھا لو....

اکثر لوگ فون کرنے کی غرض سے مینجر روم میں جاتے ہیں"۔

"اچھی بات ہے"۔ خاور نے طویل سانس لی۔ "تو پھر اٹھو"۔

لیکن اچانک ہی جولیا کے چہرے پر تذبذب کے آثار پیدا ہو گئے۔

"کیوں"۔ خاور ہنس پڑا۔ "اب ہچکچا رہی ہو.... ایکسٹو کی جھاڑ کا خیال آ گیا ہو گا"۔

"نہیں میں کچھ اور سوچ رہی ہوں"۔

"آج تم نہ جانے کیا کیا سوچ ڈالو گی"۔

جولیا نے اس کے تمسخر پر دھیان نہ دیا اور بولی۔

"پہلے ہمیں یہاں سے نکل کر کلب کی عقبی گلی میں پہنچنا چاہیے.... اگر عقبی دروازے کا وجود ہو تو پھر کمرے میں جھانکنے کا خطرہ مول لینے سے کیا فائدہ"۔

"یہ بات بھی ٹھیک ہے.... تو پھر چلیں"۔

"نہیں.... ہم میں سے ایک تو یہاں رکنا ہو گا.... تم بیٹھو.... میں دیکھ کر آتی ہوں"۔

خاور نے سر ہلا دیا اور جولیا وہاں سے اٹھ گئی.... کلب سے نکل کر دائیں طرف مڑ گئی.... جلد ہی وہ کلب کی عقبی گلی میں تھی.... اندازے سے اس جگہ تک پہنچی.... جہاں فاضل کے کمرے کی پشت ہونا چاہیے تھی.... وہاں اسے کوئی دروازہ تو نہیں دکھائی دیا.... لیکن ایک پریس ضرور نظر آیا.... جو اس وقت بند تھا.... اس کے بہت قریب ہونے پر جولیا کو .... ایم

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

ایف پرنٹرز کا بورڈ بھی نظر آ گیا۔

"ایم ایف پرنٹرز... جولیا نے سوچا اگر یہ پریس بھی فاصل ہی کی ملکیت ہو تو اسے آمد و رفت کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

جولیا ابھی وہاں سے ہٹنے نہیں پائی تھی کہ گلی میں ایک کار داخل ہوتی نظر آئی۔

یہ پوزیشن بڑی خراب تھی... ایک عورت کو اس ویران گلی میں دیکھ کر کار والے حیران بھی ہوتے اور اسے مشکوک نظروں سے بھی دیکھتے... اس بات کو سوچ کر جولیا قریب ہی ایک "ڈسٹ بن" کی طرف لپکی اور جھک کر اس کی آڑ میں ہو گئی۔

ندیم

کوڑے کر یہ ڈرم پریس سے چند گز کے فاصلے پر تھا... کار ٹھیک اسی پریس کے سامنے آ کر رکی... اور جولیا نے معنی خیز انداز میں سر کو خفیف سی جنبش دی۔

کار سے کچھ آدمی اترے اور اسی وقت ایک غراہٹ سنائی دی۔

"اتر رہا ہوں... دھکا مت دو"۔

جولیا بے اختیار چونک پڑی کیونکہ وہ آواز تنویر کے علاوہ اور کسی کی نہیں ہو سکتی تھی۔

تاریک گلی میں تین سائے پریس کے دروازے کی طرف بڑھتے نظر آئے تھے اور ان میں سے ایک چلنے کا انداز بھی تنویر کا تھا... ڈیل ڈول سے بھی وہ تنویر ہی معلوم ہوتا تھا۔

کار انہیں اتار کر حرکت میں آ گئی اور تیزی سے چلتی گلی کے دوسرے سرے سے باہر نکل آئی۔

تینوں سائے پریس کے دروازے پر کھڑے تھے... چند ہی لمحے بعد پریس کے دروازہ کھلا اور وہ تینوں اندر چلے گئے... دروازہ پھر بند ہو گیا۔

جولیا ڈسٹ بن کی آڑ سے نکل کر تیزی سے چلتی کلب کے صدر دروازے کی طرف بڑھی... وہ سوچ رہی تھی کہ ایکسٹو کو اس کی اطلاع جلد از جلد ہونا چاہیے۔

کلب میں خاور اس کا منتظر تھا... جولیا کے چہرے کے تاثرات سے وہ بھانپ گیا کہ کوئی خاص بات ہوئی ہے۔

"خیریت؟" اس نے پلکیں جھپکائیں۔

جولیا نے اسے جلدی جلدی تمام واقعہ بتایا اور پھر بولی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"تم یہ رپورٹ دانش منزل کو دو کہ وہاں سے ٹرانسیٹر پر ایکسٹو کو اطلاع دے دی جائے... دانش منزل فون کرنے کے چند منٹ بعد تم پھر فون کرنا اور معلوم کرنا کہ ایکسٹو کو اس کی اطلاع دے دی گئی یا نہیں؟"

"یہ معلوم کرنے کی کیا ضرورت ہے؟"

"ہے ضرورت... تم جلدی کرو"۔ جولیا نے مضطربانہ انداز میں کہا۔ "یہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ اگر دانش منزل ایکسٹو سے رابطہ قائم نہ کرسکے تو پھر ہمیں سوچ سمجھ کر کوئی قدم اٹھانا پڑے گا... تنویر کو ان لوگوں کے رحم و کرم پر تو چھوڑا نہیں جا سکتا"۔

"اچھی بات ہے... لیکن یہ فون کسی بوتھ ہی سے کرنا ہو گا"۔

"ظاہر ہے"۔

وہ دونوں ساتھ ہی کلب سے اٹھے... باہر نکل کر جولیا نے کہا۔ "فون کر کے تم عقبی گلی میں آؤ"۔

"اچھی بات ہے"۔

پھر ان دونوں کے راستے جدا ہو گئے... خاور فون کرنے چلا گیا اور جولیا نے عقبی گلی کی راہ لی۔

پوری گلی میں کوئی الیکٹرپول نہیں تھا اس لئے وہاں تاریکی ہونا ہی چاہیے تھی... مکمل سناٹا بھی تھا... اکا دکا راہگیر اسے استعمال کرتے ہوں گے لیکن آدھی رات گزر جانے کے بعد یہاں کون آتا"۔

جولیا دبے قدموں پریس کی طرف بڑھ رہی تھی کہ پشت سے کوئی

سخت چیز اس کی کمر سے آ لگی۔

"خبردار! یہ ریوالور ہے"۔ ایک آواز سنائی دی۔

"جولیا ایک جھٹکے سے رک گئی"۔

"چلتی رہو"۔ ریوالور کا دباؤ بڑھ گیا۔

جولیا کو قدم اٹھانا ہی پڑے... اس کے دل کی دھڑکنیں بڑھ گئی تھیں... لیکن وہ مطمئن تھی... ایکسٹو جلد ہی حالات سے آگاہ ہونے جانے والا تھا... وہ ان لوگوں کو بری طرح رگڑ دیتا۔

"میرے پاس زیادہ روپے نہیں ہیں"۔ جولیا بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"بیوقوف بنانے کی کوشش مت کرو... یہ بات تمہارے ذہن میں ہرگز نہیں ہو گی کہ تمہیں لوٹا جائے گا"۔

"می..."

"چپ رہو"۔ غراہٹ سنائی دی۔

جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے۔

پریس کے سامنے رک کر ریوالور والے نے مخصوص قسم کی دست دی... چند لمحے رک کر پھر ایسا کیا اور اس کے بعد آہستہ سے بولا۔

"سوا ستیکا"۔

پریس کا دروازہ کھل گیا اور جولیا ریوالور کی نال پر اندر لے جائی گئی۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

یہ کمرہ پریس کا آفس معلوم ہوتا تھا۔۔۔ اس کے بعد والے کمرے میں دو مشینیں تھیں۔۔۔ دائیں جانب کسی کمرے کا دروازہ تھا۔۔۔ لیکن ریوالور والا جولیا کو اس طرف لے جانے کے بجائے سامنے والی دیوار کی طرف لے گیا جہاں کوئی دروازہ نہ تھا۔

پھر ریوالور والے نے نہ جانے کیا کیا کہ فرش سے روشنی پھوٹ پڑی۔۔۔ دراصل فرش میں ایک چوکر خلا پیدا ہو گئی تھی۔۔۔ نیچے روشنی ہو گئی۔

"چلو اترو"۔ ریوالور والے نے جولیا کو حکم دیا۔

جولیا سنبھل کر اترنے لگی کیونکہ سیڑھی تقریباً" عمودی تھی۔

○☆○

ندیم

تنویر کو جس جگہ لے جایا گیا تھا وہاں ایک بڑی گول میز کے گرد بہت سی کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔۔۔ لیکن آدمی تین چار ہی تھے۔۔۔ میز کے بیچ کی سطح پر نازی تحریک کا نشان سواستیکا بنا ہوا تھا۔۔۔ میز پر کچھ کاغذات اور چند کتابیں کھلی ہوئی تیں۔۔۔ دو طرف کی دیواروں سے لگی ہوئی الماریوں میں کتابیں بھری ہوئی تھیں۔۔۔ بحیثیت مجموعی وہ جگہ ایک لائبریری معلوم ہوتی تھی۔

تنویر کو ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا تھا اور دو آدمی اس کی پشت پر اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے۔۔۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے اگر تنویر نے اٹھنا چاہا تو وہ اسے اٹھنے نہ دیں گے۔

فاضل نے تنویر کو گھورتے ہوئے کہا۔ "تمہارا تعلق محکمہ سراغرسانی سے ہے"۔

"معلوم ہوتا ہے تم لوگ کسی غلط فہمی کا شکار ہو"۔ تنویر نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "میں کسی سرکاری ملازمت میں نہیں ہوں"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"مس کریول سے دوستی کیوں کی تھی؟"

"مجھے اس سے محبت تھی.... میں اس سے شادی کرنا چاہتا تھا"۔

"تم بکواس کر رہے ہو"۔ فاضل غرایا۔ "اگر صرف محبت کی بات تھی تو تم نے اس سے ہماری پارٹی کے بارے میں کیوں پوچھ گچھ کی تھی"۔

"میں نے اس سے کسی پارٹی کے بارے میں پوچھ گچھ نہیں کی تھی.... اور نہ اس نے مجھے کسی پارٹی کے بارے میں کچھ بتایا تھا"۔ تنویر نے کہا۔ "تم لوگ واقعی کسی غلط فہمی کا شکار معلوم ہوتے ہو"۔

"غلط فہمی کا شکار"۔ فاضل زہریلے سے انداز میں ہنسا۔

"ہاں"۔ تنویر نے کہا۔ "مس کریول نے مجھ سے کسی پارٹی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا"۔

فاضل نے ایک آدمی کو کچھ اشارہ کیا.... وہ آدمی ایک طرف بڑھا.... ایک الماری کھول کر اس میں سے جو چیز نکالی گئی وہ ٹیپ ریکارڈ تھی.... تنویر پلکیں جھپکا کر رہ گیا۔

ذرا ہی دیر بعد میز پر رکھے ہوئے ٹیپ ریکارڈ سے مس کریول اور تنویر کی آوازیں ابھر رہی تھیں.... یہ وہی باتیں تھیں جو آج ہی رات کو تنویر اور مس کریول میں ہوئی تھیں"۔

فاضل نے پورا ٹیپ نہیں سنوایا اور ہاتھ اٹھا کر بولا۔

"بس بند کر دو"۔

ٹیپ ریکارڈ بند کر دیا گیا۔

"اب کیا کہو گے"۔ فاضل نے تنویر کے گھورتے ہوئے کہا۔

تنویر خاموش رہا.... اب کچھ بولنے کی گنجائش ہی نہیں تھی.... اب تو وہ سوچ رہا تھا کہ ان لوگوں سے نجات کس طرح ممکن ہو گی.... کیا ایکسٹو اس صورت حال سے باخبر ہو گا۔

فاضل تنویر کو گھورتا ہوا کہہ رہا تھا۔ "کچھ دن پہلے کی بات ہے جب دو نامعلوم آدمیوں نے مس کریول کا تعاقب کیا تھا.... اس کے بعد مس کریول کی حفاظت سختی سے کی جانے لگی تھی.... پھر جب تم نے مس کریول سے پینگیں بڑھائیں تو ہمیں تم پر شک ہونا ہی چاہیے تھا.... مس کریول کو ہماری طرف سے ہوشیار کر دیا گیا تھا.... لیکن وہ بیوقوف عورت تمہیں مشتبہ سمجھنے کے لئے تیار نہ تھی.... تم نے اسے بہت زیادہ متاثر کر لیا تھا.... بہرحال مس کریول کے اس انداز کو بھانپ لینے کے بعد ضروری سمجھا گیا کہ تم دونوں کے تعلقات کی بڑھتی ہوئی نوعیت سے آگاہ رہا جائے.... چنانچہ مس کریول کے برابر والا کمرہ حاصل کر لیا گیا.... مس کریول کے کمرے میں ایک ڈکٹافون لگانا پڑا جس کا تعلق برابر والے کمرے سے رکھے ہوئے اس ٹیپ ریکارڈر سے قائم کیا گیا اور اس طرح تم دونوں کی گفتگو ہمارے علم میں آتی رہی اور آج تم نے مس کریول سے ایسی گفتگو چھیڑ ہی دی کہ وہ بہت کچھ اگل دے.... تم نے اسے کافی شراب پلا دی تھی.... اب بتاؤں تمہیں کیا کہنا ہے"۔

لیکن اس سے پہلے کہ تنویر کچھ کہنے کے بارے میں سوچتا.... ہلکی سی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

گڑگڑاہٹ سنائی دی۔۔۔ دوسروں کے ساتھ تنویر کی نظریں بھی کمرے کی چھت کے ایک کونے کی طرف اٹھ گئیں جہاں ایک چوکور خلا پیدا ہو گئی تھی۔

○☆○

ندیم

ایک عورت کی ٹانگیں دکھائی دیں۔۔۔ وہ اس خلا سے گزر کر سیڑھی کے ذریعے نیچے آ رہی تھی۔۔۔ جب اس کا چہرہ سامنے آیا تو تنویر چونک پڑا۔۔۔ کیونکہ وہ جولیا تھی۔

جولیا کے پیچھے ایک آدمی اور تھا جس کے ریوالور کی نال جولیا کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن اس بات پر تنویر کو تعجب ہوا کہ جولیا اسے دیکھ کر ذرا بھی نہیں چونکی۔۔۔ اس نے بس اجنبیوں کی طرح ایک اچٹتی سی نظر تنویر پر ڈالی تھی۔

فاضل نے تحیر زدہ انداز میں سیٹی بجائی اور پھر ریوالور کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

"مسٹر فاضل"۔ ریوالور والے نے کہا۔ "اس لڑکی کو میں نے عقبی گلی میں پکڑا ہے۔۔۔ اب اس سے معلوم کرنا ہو گا کہ یہ وہاں کیا کر رہی تھی"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"اگر میں غلطی پر نہیں تو تم ابھی حال ہی میں کلب کی ممبر بنی

گا"۔

تھیں"۔

"ہاں"۔ جولیا نے بپھرے ہوئے انداز میں کہا۔ "لیکن مجھے نہیں معلوم تھا کہ تمہارے کلب کے ممبروں کو اس طرح پکڑوا لیا جاتا ہے"۔

"لیکن کلب کے ممبروں گلی میں آنے کی کیا ضرورت پیش آ سکتی ہے مس جولیانا"۔ فاضل نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ ایک عام راستہ ہے جہاں سے گزرنے کے لئے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوتی"۔ جولیا نے ذرا بھی خائف ہوئے بغیر کہا۔

"بیٹھ جاؤ"۔ فاضل نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا اور پھر اسے لانے والے کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "مگر تم اس وقت یہاں کیسے؟"

"میں آپ کو ایک اطلاع دینے آیا تھا؟"

"کیسی اطلاع؟"

"اسلم پاگل خانے سے آگیا ہے"۔

"کیا!!!" فاضل چونک پڑا۔ "یہ کیسے ممکن ہے"۔

"مجھے یہی معلوم ہوا تھا وہ اپنے گھر پہنچ چکا ہے.... مجھے جب اس کا پتہ چلا تو میں نے اسے فون کیا.... دوسری طرف سے وہ خود ہی بولا تھا.... جب میں نے اس سے استفسار کیا تو وہ بولا کہ فون پر تفصیلی گفتگو نہیں کی جا سکتی.... اس نے مجھے یہ بھی کہا کہ وہ آج رات کو کسی وقت یہاں پہنچے

فاضل کے چہرے سے فکر و پریشانی ظاہر ہونے لگی اور پھر وہ بڑبڑایا۔

"وہ اتنی جلدی پاگل خانے سے کیسے آ سکتا ہے"۔

"یہ تو وہی بتا سکے گا.... لیجئے شاید وہ آ ہی گیا"۔

ایک آدمی سیڑھیوں سے اترتا نظر آ رہا تھا۔

"ہیلو مسٹر فاضل"۔ وہ سیڑھی سے نیچے آکر آگے آتا ہوا بولا۔

"ہیلو اسلم"۔ فاضی نے کہا۔ "لیکن تم پاگل خانے سے کیسے آئے؟"

"اسی طرح جیسے بند و بست کیا گیا تھا؟"

"کیسا بند و بست؟"

"کیا مطلب؟" اسلم حیرت سے بولا۔ "کیا تم نے مجھے پاگل خانے سے نکلوانے کا بند و بست نہیں کیا تھا"۔

"کیا کہہ رہے ہو تم.... میں نے ایسا کوئی بند و بست نہیں کیا"۔

"تو پھر"۔ اسلم نے مضطربانہ انداز میں کہا۔ "معلوم ہوتا ہے کہ کچھ گڑبڑ ہو گئی ہے.... یہ دونوں کون ہیں؟" اس نے جولیا اور تنویر کی طرف اشارہ کیا۔

"انہیں آج ہی پکڑا گیا ہے.... شاید یہ محکمہ خفیہ سے تعلق رکھتے ہیں.... معاملات کچھ بگڑتے نظر آ رہے ہیں.... تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا تھا؟"

اسلم نے پاگل خانے کی ساری بات دہرا دی اور پھر بولا۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"کل صبح اس نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ شام تک پاگل خانے سے چلا جائے گا اور دوسرے دن شام کو.... یعنی آج مجھے بھی چھوڑ دیا جائے گا.... چنانچہ ایسا ہی ہوا.... کل شام وہ پاگل خانے سے رخصت ہو گیا تھا اور پھر آج مجھے چھوڑ دیا گیا"۔

فاضل کے چہرے کی رنگت بدل گئی.... اور پھر وہ بے چینی سے ٹہلتا ہوا بولا۔

"معلوم ہوتا ہے پولیس ساری حقیقت سے واقف ہو گئی ہے"۔ پھر وہ چونک کر ٹہلتے ٹہلتے رکا اور کہا۔ ہمیں جلد از جلد یہ جگہ چھوڑ دینا چاہیے"۔

ندیم

"اس سے پہلے ان دونوں کو بھی گولی مار دینا چاہیے"۔ اسلم نے جولیا اور تنویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اپنی جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"نہیں نہیں"۔ فاضل نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا"۔ فی الحال یہاں قتل و خون نہیں ہونا چاہیے"۔

"جیسے تمہاری مرضی"۔ اسلم بڑبڑایا۔

"مناسب یہی ہے"۔ فاضل نے یہ کہتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

"اگر ان دونوں کو چھوڑنا مناسب ہے تو پھر تم اپنے ہاتھ اوپر اٹھا دو"۔ اسلم نے کہتے ہوئے ریوالور کی نال فاضل کے سینے سے لگا دی۔

تنویر اپنی کرسی پر اس طرح اچھلا تھا جیسے بچھو نے ڈنک مارا ہو۔

وہ آواز عمران کی تھی.... اسلم کے میک اپ میں عمران تھا۔

"مسٹر فضول"۔ عمران بائیں آنکھ دبا کر مسکرایا۔

"سس.... سرپٹ"۔ فاضل ہکلا گیا۔

"بلکہ دھرپٹ.... پلس "گ" .... یعنی دھر ٹپک.... ویسے دھرپت الاپنا بھی صحت کے لئے مفید ہے"۔ عمران نے احمقانہ انداز میں کہا۔

جولیا کو یہاں لانے والا اپنا ریوالور جیب میں رکھ چکا تھا لیکن یہ چوشن پیدا ہوتے ہی اس نے تیزی سے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا.... تنویر نے اس کی یہ حرکت دیکھ لی.... وہ ایک ہی چھلانگ میں اس پر جا پڑا۔

پھر عمران اس صورت حال پر چونکا ہی تھا کہ فاضل نے اس کے ریوالور پر ہاتھ ڈال دیا.... یہ اور بات ہے کہ ریوالور اس کے ہاتھ بھی نہ لگ سکا ہو.... وہ عمران کے ہاتھ سے گر کر فرش پر پھسلتا ہوا ایک الماری کے نیچے جا گھسا تھا۔

○☆○

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

فاضل نے شاید اپنی پوری طاقت سے عمران کا جبڑا سہلانے کی کوشش کی تھی ورنہ خود ہی گھوم نہ جاتا.... عمران تو بڑی پھرتی سے بیٹھ کر وار بچا گیا تھا.... پھر اس نے بیٹھے ہی بیٹھے بڑے اطمینان سے فاضل کی ٹانگیں پکڑ کر گھسیٹ لیں۔

فاضل چونکہ اپنا وار خالی جانے کی وجہ سے گھوم گیا تھا.... اور اس کی پشت عمران کی طرف ہو گئی تھی.... اس لئے ٹانگیں گھسیٹنے پر وہ اوندھے منہ گرا.... اگر ہاتھ نہ ٹیک دیئے ہوتے تو چند دانت اسے داغ مفارقت دے جاتے۔

"ہائیں مسٹر فضول"۔ عمران چیخا۔ "تم بے فضول میں اوندھے کیوں لیٹ گئے"۔

فاضل کے باقی دونوں ساتھیوں میں سے ایک نے کرسی گھسیٹ کر عمران پر کھینچ ماری۔

"عمران.... بچو"۔ جولیا چیخی۔

ندیم

لیکن عمران کی شاید ہزار آنکھیں تھیں.... وہ جولیا کے ہوشیار کرنے سے پہلے ہی چھلانگ لگا کر دوسری طرف ہو گیا اور کرسی فاضل کی ٹانگوں پر پڑی.... فاضل کی چیخ نکل گئی تھی۔

"بھائی معاف کرنا! یہ تمہارے ہی ساتھی کی حرکت تھی"۔ عمران نے ہانک لگائی۔

جولیا کو اس پر تاؤ آگیا.... وہ ان لوگوں کی خاطر خواہ مرمت کرنے کے بجائے مسخرے پن میں لگا ہوا تھا۔

جس آدمی نے کرسی کھینچ کر ماری تھی اپنے ساتھی کے ساتھ عمران پر جھپٹا.... شاید ان دونوں کے پاس ریوالور نہیں تھا.... فاضل نے لیٹے ہی لیٹے اپنا ریوالور نکالا تھا لیکن عمران نے اسے جھپٹ لیا.... اسی وقت دونوں آدمی عمران پر جا پڑے.... اور وہ ریوالور بھی عمران کے ہاتھ سے نکل گیا۔

"اللہ غارت کرے"۔ عمران نے جیسے بلبلا کر کہا۔

اس کے ہاتھ سے نکل کر وہ ریوالور فرش پر پھسلتا ہوا جولیا کے پیروں سے جا ٹکرایا.... جولیا نے اسے جلدی سے اٹھا لیا.... لیکن اب وہ بس بے بسی سے ان لوگوں کو لڑتا دیکھ رہی تھی.... گولی چلاتی تو کس پر چلاتی.... فاضل اور اس کے دونوں ساتھی عمران سے لپٹ پڑے تھے اور چوتھے کو تنویر نے سنبھال رکھا تھا.... اب اگر جولیا فائر کرتی تو خدشہ تھا کہ گولی عمران یا تنویر کے جا لگتی۔

تنویر کا مدمقابل اس کے قابو میں نہیں آ رہا تھا لیکن عمران نے اپنے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

حریفوں میں سے ایک کو ڈھیر کر دیا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ بڑی تیزی سے چل رہے تھے۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی زبان بھی۔۔۔ وہ پتہ نہیں کیا اوٹ پٹانگ ہانکے جا رہا تھا۔

اچانک دھم کی ایک آواز ہوئی۔۔۔ جولیا نے چونک کر دیکھا۔۔۔ ایک سیاہ پوش سیڑھی استعمال کرنے کی بجائے اوپری خلا سے کمرے میں کود پڑا تھا۔۔۔ اس کے ہاتھ میں ٹامی گن تھی۔۔۔ قریب تھا کہ جولیا اس پر فائر کر دیتی۔

"ایکسٹو"۔ سیاہ پوش کی آواز کمرے میں گونجی۔

ٹریگر پر جولیا کی انگلی دبتے دبتے رہ گئی۔

"السلام علیکم جناب"۔ عمران نے ہانک لگائی۔

"وعلیکم السلام"۔ سیاہ پوش بھرائی ہوئی آواز میں ہنسا۔

نہ جانے کیوں جولیا کو عمران پر تاؤ آگیا۔۔۔ یہ کم بخت ایکسٹو سے بھی مذاق کرنے میں نہیں چوکتا۔۔۔ اس نے سوچا۔

سیڑھی سے خاور بھی اترتا نظر آیا۔

"شاباش عمران!" سیاہ پوش بولا۔ "تم نے حالات سنبھال لئے ہیں"۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جناب"۔ عمران کی زبان کسی حالت میں بھی رکنا نہیں جانتی تھی۔

ندیم

فاضل کا دوسرا ساتھی بھی گرا۔۔۔ اب عمران کے مقابلے میں صرف فاضل تھا۔۔۔ دوسری طرف تنویر نے بھی اپنے حریف کی ایسی مرمت کر ڈالی تھی کہ وہ ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑ کر پڑ گیا تھا۔

خاور سیاہ پوش کے قریب ہی کھڑا پلکیں جھپکا رہا تھا۔

دفعتاً" کمرے کے بائیں جانب نظر آنے والے دروازے کی طرف سے فائر ہوا۔۔۔ خاور کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔۔۔ گولی اس کا بازو چھید گئی تھی۔

دوسرے ہی لمحے سیاہ پوش کی ٹامی گن نے ایک ہلکا سا قہقہہ لگایا اور دروازے پر ایک لاش تڑپتی نظر آئی۔

پھر سیاہ پوش ایک ہی جست میں اس دروازے تک پہنچ گیا۔۔۔ دروازے کی آڑ ہی اس نے دوسری طرف گولیوں کی بوچھار کر دی۔۔۔ اس طرف سے ایک چیخ اور سنائی دی۔۔۔ غالباً" اس طرف فاضل کے کچھ اور ساتھی تھے۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"تم فضول ہی ہاتھ پیر مار رہے ہو مسٹر فاضل.... تمہاری پارٹی کے.... کفن دفن کا مکمل بند و بست ہو چکا ہے"۔ عمران نے فاضل کی گردن پر ردا رکھتے ہوئے کہا اور فاضل کی چیخ نکل گئی۔

سیاہ پوش اب دروازے پر ہی جم گیا تھا۔

خاور اپنا زخمی بازو پکڑے ہوئے دیوار سے جا لگا تھا اور اس کی پیشانی سے پسینے کے قطرے پھوٹ پڑے تھے.... جولیا جھپٹ کر اس کے قریب پہنچی۔

"لاؤ رومال باندھ دو ورنہ خون زیادہ بہہ جائے گا"۔

ٹھیک اسی وقت چھت پر وزنی جوتوں کی دھمک سنائی دی اور سیاہ پوش نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"خاور.... تنویر.... جولیا.... نقاب لگاؤ"۔

اب تینوں نے بڑی پھرتی سے حکم کی تعمیل کی۔

اتنی دیر میں فاضل نے بھی ہاتھ پیر ڈھیلے چھوڑ دیئے تھے.... عمران اسے چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو گیا.... اسے نقاب کی ضرورت نہیں تھی.... کیونکہ وہ اسلم کے میک اپ میں تھا۔

ملٹری کے جوان تیزی سے سیڑھی اتر کر نیچے آ گئے۔

"ایکسٹو"۔ سیاہ پوش کی گونجیلی آواز کمرے میں پھیل گئی اور پھر اس نے دروازے کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ "ادھر کچھ لوگ ہیں.... انہیں گرفتار کرنا ہے"۔

ندیم

ملٹری کے جوان فوراً ہی ادھر لپکے اور رائفل سے فائرنگ کرتے دوڑتے ہوئے دوسری طرف سے نکل گئے۔

سیاہ پوش دروازے سے ہٹ آیا اور خاور سے بولا۔

"تم زخمی ہو گئے ہو.... جا کر ڈریسنگ کراؤ.... تم دونوں اسے ہیڈکوارٹر لے جاؤ"۔ آخری جملہ تنویر اور جولیا سے کہا گیا تھا۔

ملٹری کے کچھ آدمی وہیں رکے ہوئے اور ادھر اس طرح سیاہ پوش کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے وہ کسی دوسری دنیا کی مخلوق ہو۔

"ان تینوں کو باہر پہنچا دو"۔ سیاہ پوش نے ایک فوجی سے کہا۔

"آیئے"۔ اس فوجی نے ان تینوں سے کہا۔

وہ سیڑھی کی طرف بڑھے اور عمران نے ہاتھ ہلا کر کہا۔

"ٹاٹا"۔

سیڑھی اتنی چوڑی تھی کہ بیک وقت دو آدمی اوپر نہیں چڑھ سکتے تھے.... تنویر نے خاور سے کہا۔

"میں تمہیں سہارا دے کر اوپر نہیں چڑھا سکوں گا"۔

"پروا مت کرو.... میں چڑھ جاؤں گا"۔ خاور نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

وہ اوپر پہنچے.... ان تینوں کے ساتھ جو فوجی تھا اس کی وجہ سے باہر کھڑے ہوئے فوجیوں نے انہیں نہیں روکا۔

دانش منزل کی طرف جاتے ہوئے راستے میں خاور نے جولیا کو بتایا

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کہ دانش منزل سے اطلاع ملی تھی کہ ایکسٹو سے رابطہ قائم نہیں ہو سکتا.... پھر وہ فوراً کلب کی عقبی گلی میں پہنچا تھا.... جولیا اسے وہاں دکھائی نہیں دی.... اور پھر وہ پریس کے سامنے پہنچ کر رکا تو اچانک دروازہ کھل گیا اور اندر سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی.... اس نے مدھم لہجے میں خاور سے اندر آنے کے لئے کہا تھا۔

خاور یہ نہیں بتا سکا کہ ایکسٹو وہاں پہلے ہی سے کیسے موجود تھا۔

جب وہ لوگ دانش منزل پہنچے تو وہاں سناٹا طاری تھا.... ظاہر ہے وہ لوگ سو رہے ہوں گے لیکن ان کے پہنچنے پر سب ہی جاگ گئے.... ڈاکٹر اسلام نے خاور کے زخم کا معائنہ کرنے کے بعد کہا۔

"گولی اندر رہ گئی ہے لیکن تشویش کی کوئی بات نہیں.... ابھی سب ٹھیک ہو جائے گا"۔

خاور نے کرسی کی پشت گاہ سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی تھیں.... اتنا خون نکل جانے سے وہ نقاہت محسوس کرنے لگا.... تکلیف کے آثار بھی اس کے چہرے پر دیکھے جا سکتے تھے.... جولیا اس طرح اس کا شانہ تھپک رہی تھی جیسے تسلی دے رہی ہو.... اپنے ساتھیوں کو تکلیف میں دیکھ کر اس کا انداز بڑا "مادرانہ" ہو جاتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر اسلام نے آپریشن کر کے خاور کے بازو سے گولی نکال دی اور شیلی زخم کی ڈریسنگ کرنے لگی۔

"میرا خیال ہے آج رات تم یہیں آرام کرنا"۔ جولیا نے خاور سے کہا۔

دوسرے دن وہ سب دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھے تھے.... خاور ایک آرام کرسی پر نیم دراز تھا۔

جولیا کو آج صبح ایکسٹو کی فون کال موصول ہوئی تھی.... ایکسٹو نے اس سے کہا تھا کہ آج گیارہ بجے وہ ان سب سے مخاطب ہو گا لہٰذا وہ سب دانش منزل پہنچ جائیں.... جولیا نے اس کی اطلاع سب کو کر دی تھی.... لیکن عمران سے رابطہ قائم نہیں ہو سکا تھا۔

ٹھیک گیارہ بجے ٹرانسمیٹر پر اشارہ ہوا اور لفٹیننٹ شہریار نے ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کر دیا۔

ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی آواز آئی۔ "ایکسٹو کالنگ! ہیلو دانش منزل.... ایکسٹو کالنگ"۔

"یس سر"۔ شہریار نے ٹرانسمیٹر پر کہا۔ "اٹ از دانش منزل"۔

"کیا سب لوگ جمع ہیں"۔

"یس سر"۔

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

"نو سر"۔ جولیا بول پڑی۔ "عمران نہیں ہے میں اس سے رابطہ قائم نہیں کر سکی"۔

"اس کی ضرورت بھی نہیں ہے.... وہ تمام حالات سے باخبر ہے"۔ ایکسٹو کی آواز آئی اور پھر اس نے کہا۔ "کیس کے بارے میں کچھ کہنے سے پہلے میں خاور کی خیریت معلوم کرنا چاہتا ہوں"۔

"میں ٹھیک ہوں جناب.... شکریہ"۔ خاور نے کہا۔

"مجھے تمہارے زخمی ہونے کا افسوس ہے.... دراصل وہ گولی مجھ پر چلائی گئی ہو گی.... کیونکہ میرے پاس ٹامی گن تھی.... فائر کرنے والے کا ہاتھ بہکنے سے تم زخمی ہو گئے"۔

"خدا کا شکر ہے جناب کہ آپ پر آنچ نہیں آئی"۔ خاور نے خلوص دل سے کہا۔

"میں نے رات ہی ڈاکٹر اسلام کو فون کر کے تمہارے زخم کی نوعیت معلوم کر لی تھی.... اس لئے میرا خیال ہے کہ تمہیں کچھ دن آرام کرنا ہو گا.... جب تمہارا زخم بالکل ٹھیک نہ ہو جائے تم دانش منزل ہی میں رہو.... شیلی تمہاری دیکھ بھال کر سکے گی"۔

"بہت بہتر جناب"۔

"اب میں کیس کی طرف آتا ہوں.... آج کے اخبارات میں اس کے متعلق کچھ نہیں آ سکا ورنہ تم لوگ کچھ حالات سے تو واقف ہو ہی چکے ہوتے.... تو یہ فاضل کی جماعت نازی نظریات کی معتقد تھی اور ان نظریات

کو سارے ملک میں پھیلانے کی تیاری کر رہی تھی.... غالباً تم لوگوں کو اخبارات سے معلوم ہوتا رہا ہو گا کہ آج کل بیشتر ملکوں میں نازی ازم کے جراثیم پھیل رہے ہیں.... دوسری جنگ عظیم کے خاتمے اور جرمنی کی تباہی کے بعد خود جرمنی کے لوگ اس ازم کو گالیاں دینے لگے تھے اور ہٹلر کو تباہی کا پیغامبر گردانا گیا تھا اور نیورمبرگ کے تاریخی مقدمے کے بعد نازی جرنیلوں کو پھانسی دے کر سمجھ لیا گیا تھا کہ نازی تحریک کے تابوت میں آخری کیل بھی ٹھونک دی گئی لیکن ادھر کچھ دن سے یہ جراثیم پھر پھیلنے لگے ہیں اور ساری دنیا چونک پڑی ہے.... اس کا آغاز جرمنی سے ہی ہوتا ہے.... وہاں نیشنل پارٹی کے نام سے جو سیاسی جماعت وجود میں آئی ہے وہ بہانگ دہل اپنے آپ کو ہٹلر کے عقائد اور نظریات کا پیرو کہتی ہے.... سنسنی خیز بات یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جرمنی میں اس نازی جماعت کی مقبولیت بڑھتی جا رہی ہے.... کچھ ہی عرصے پہلے یہ جماعت جرمنی کی لوکل باڈیز کے انتخابات میں حیرت انگیز کامیابی حاصل کرنے کے علاوہ صوبائی اسمبلی کی کئی نشستوں پر بھی قابض ہو چکی ہے.... خیر.... تو کہنے کا مطلب یہ تھا کہ نیشنل پارٹی صرف جرمنی ہی میں نہیں بلکہ دنیا کے اور کئی ملکوں میں بھی نازیت کو پروان چڑھانے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے.... بات آگے بڑھانے سے پہلے میں یہ بھی ظاہر کرتا چلوں کہ اس پارٹی نے نازی منشور میں تھوڑی سی تبدیلی کر لی ہے.... ہٹلر نے اپنی قوم سے خالص خون اور خالص نسل کا نعرہ لگوانے کے ساتھ اپنی قوم کو یہ یقین دلانے کی

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

کوشش بھی کی تھی کہ صرف جرمنوں کو ہی زندہ رہنے کا حق ہے اور باقی دنیا صرف اس صورت میں زندہ رہ سکتی ہے کہ وہ جرمنوں کی غلام بن جائے.... نیشن پارٹی نے نازی منشور میں یہ تبدیلی کی ہے کہ ہر ملک کے انسانوں کو زندہ رہنے کا حق ہے بشرطیکہ وہ خالص الخون اور.... خالص النسل ہوں.... لیکن میں سمجھتا ہوں کہ نازی منشور میں یہ تبدیلی محض دکھاوے کی چیز ہے.... ورنہ اس پارٹی کا اصل مقصد یہ ہے کہ ساری دنیا میں نازیت کا پرچار کر کے ہنگامے کروائے اور کرواتی ہی رہے تاکہ ان ملکوں کی حکومتوں کا استحکام برقرار نہ رہ سکے.... خانہ جنگی کی سی کیفیت پیدا ہو جائے.... اور وہ ملک اس میں اس طرح الجھیں کہ تمام ترقیاتی منصوبے دھرے کے دھرے رہ جائیں.... یہ ہے اس پارٹی کا اصل مقصد.... جس کے حصول کے لئے دوسرے ملکوں میں نازی پارٹیاں تیار کی جا رہی ہیں.... ہمارے یہاں اس پارٹی کے ایجنٹوں نے فاضل اور اس کے ساتھ کچھ ساتھیوں کو بیوقوف بنایا تھا.... اس طرح ہماری یہاں بھی ایک نازی پارٹی وجود میں آ گئی تھی.... لیکن کھل کر سامنے آنے سے پہلے یہ لوگ سارے ملک میں نازی لٹریچر پھیلانا چاہتے تھے.... اس کے لئے نیشنل پارٹی ان لوگوں کی پوری پوری مدد کر رہی تھی.... جرمنی سے نازی لٹریچر یہاں اسمگل کیا جا رہا تھا.... فاضل اور اس کی پارٹی کے ارکان اس لٹریچر کا اردو میں ترجمہ کر رہے تھے.... اس لٹریچر کو چھاپنے کا کام بھی وہ خود ہی کر رہے تھے.... اس کے لئے رینبو کلب کے تہہ خانے استعمال کئے جا رہے تھے.... رینبو کلب کی عمارت

بہت قدیم ہے اور وہ تہہ خانے اس میں پہلے ہی سے ہیں.... کل رات ان لوگوں کی لائبریری جولیا' تنویر' خاور اور عمران نے دیکھ ہی لی ہے.... ترجمہ کا کام کرنے کے لئے وہ جگہ دفتر کے طور پر استعمال ہوتی تھی.... وہاں سے نازی لٹریچر کی بھاری تعداد قبضے میں لی گئی ہے"۔ ایکسٹو چند لمحے کے لئے خاموش ہونے بعد بولا۔ "جس دروازے سے گولی چلا کر خاور کو زخمی کیا گیا تھا ادھر ایک چھوٹی سی راہداری تھی.... اس کے اختتام پر جو دروازہ تھا.... اس کے دوسرے طرف ایک بڑے کمرے میں کئی پرنٹنگ مشینیں تھیں جن پر مقامی و نازی جماعت کے ارکان چھپائی کا کام کرتے تھے.... کل رات بھی وہاں کام ہو رہا تھا اور لائبریری میں ہونے والے ہنگامے کی آواز سن کر کچھ افراد اس طرف آئے تھے.... انہیں میں سے ایک نے گولی چلا دی تھی.... بہرحال ان سب کو گرفتار کیا جا چکا تھا اور ان سے ان کے دوسرے ساتھیوں کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا رہی ہے.... توقع ہے کہ ابھی کچھ اور گرفتاریاں ہوں گی لیکن مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ جرمنی کے سفارت خانے کے فرسٹ سیکرٹری کے خلاف کوئی ثبوت حاصل نہیں ہو سکا.... وہ نیشنل پارٹی کا مقامی ایجنٹ ہے.... اور اسی کے ذریعے فاضل کو اقتصادی امداد ملا کرتی تھی.... جرمن رقاصہ مس کریول بھی نیشنل پارٹی کی ایک ایجنٹ تھی اور عموماً" دوسرے پر رہتی تھی.... دوسرے ملکوں میں اس کے فرائض جو کچھ بھی ہوں' ہمارے ملک میں اس کام کام صرف یہ تھا کہ وہ امدادی رقم فاضل تک پہنچاتی رہے.... اس سلسلے میں جرمنی کے سفارت

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

خانے کا فرسٹ سیکرٹری چونکہ سامنے نہیں آنا چاہتا تھا اس لئے یہ کام مس کریول کرتی تھی۔۔۔ یہ بات یقینی ہے کہ جرمنی کی حکومت کو اس بات کا علم نہیں ہو گا کہ ہمارے ملک میں ان کے سفارت خانے کا فرسٹ سیکرٹری نیشنل پارٹی کا ایجنٹ ہے۔۔۔ اگر جرمنی کی حکومت اس بات سے واقف ہوتی تو فرسٹ سیکرٹری کو کبھی کا برطرف کر دیا جاتا۔۔۔ میں پوری پوری کوشش کر رہا ہوں کہ اس کے خلاف بھی کچھ مواد حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔۔۔ خیر۔۔۔ اب میں تم لوگوں کو بتاؤں گا کہ فاضل کی نازی پارٹی کیونکر اپنے انجام تک پہنچ سکی۔۔۔ اس کی تباہی کا آغاز ایک مشاعرے سے ہوتا ہے جہاں عمران نے بھی ایک غزل پڑھی تھی"۔ ایکسٹو کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

ندیم

وہ سب پوری دلچسپی اور انہماک سے ایکسٹو کی باتیں سن رہے تھے۔

اب ایکسٹو نے آصف الدولہ کی کوٹھی میں پیش آنے والے واقعات دہرانا شروع کئے۔۔۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ عمران نے اسلم کے نقلی پاگل پن کا پتہ کس طرح لگایا تھا۔۔۔ بات فریدہ کی ڈائری تک پہنچ گئی۔۔۔ اور جب ایکسٹو وہ سب بتانے کے بعد سانس لینے کے لئے رکا تو جولیا بول پڑی۔

"لیکن جناب! یہ کتنا عجیب اور غیر فطری معلوم ہوتا ہے کہ اسلم نے یہ راز چھپانے کے لئے اپنی بیوی کو قتل تک کر دیا"۔

"کیسی احمقانہ باتیں کر رہی ہو جولیا"۔ ایکسٹو نے کہا۔ "مجرم اپنا

راز چھپانے کے لئے اپنے باپ تک کو قتل کر ڈالتا ہے۔۔۔ اور پھر اسلم کے کیس کی تو بنیاد ہی پاگل پن ہے۔۔۔ کیا ہٹلر کو پاگل نہیں کہا جاتا۔۔۔ نازی ازم کی بنیاد جنون کے علاوہ کچھ نہیں"۔

جواب دینے کے بعد ایکسٹو پھر چند لمحے کے لئے خاموش ہوا اور اس کے بعد بولا۔ "خیر۔۔۔ تو پھر میری ہدایت پر عمران پاگل خانے پہنچ گیا"۔

اب ایکسٹو یہ بتا رہا تھا کہ عمران نے اسلم کو اپنے اعتماد میں کس طرح لیا تھا۔

"پھر عمران چھ دن پاگل خانے میں رہا"۔ ایکسٹو کہہ رہا تھا۔ "اتنے دن میں اس نے باتوں ہی باتوں میں اسلم سے اس کی پارٹی کے بارے میں کافی معلومات حاصل کر لیں۔۔۔ اتنی معلومات کہ اب آخری اسٹیج کے لئے سارا سیٹ اپ بڑی آسانی سے کیا جا سکتا تھا۔۔۔ عمران پاگل خانے سے آ گیا۔۔۔ پہلے تو پروگرام یہ تھا کہ اسلم ہی کو پاگل خانے سے رہا کر کے اس کی نگرانی کے ذریعے ان کے مرکز کا پتا لگایا جائے لیکن عمران نے اسلم سے گفتگو کر کے ان کے مرکز کا بھی پتہ لگا لیا تھا۔۔۔ چنانچہ پروگرام بدل دیا گیا۔۔۔ اور اسلم کو پاگل خان ہی سے ملٹری کے سپرد کر دیا گیا اور عمران نے اس کی جگہ لے لی۔۔۔ نہ صرف جگہ لے لی بلکہ وہ پاگل خانے سے سیدھا اسلم کے گھر پہنچا اور اتنی خوش اسلوبی سے اپنا رول ادا کیا کہ اسلم کے باپ کو بھی اس پر شبہ نہ ہو سکا۔۔۔ پھر رات کو عمران ان کے مرکز تک پہنچا میں اس کے ساتھ تھا۔۔۔ اندر داخل ہوتے ہی پریس کے دروازہ کھولنے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

والوں کو بے بس کر لیا گیا.... کہ اس کے منہ سے آواز تک نہ نکل سکی.... پھر عمران تہ خانے میں اترا.... میں اوپر ہی رک گیا تھا.... اسکیم یہ تھی کہ وہ ان لوگوں کو قابو میں کرنے کی کوشش کرے اور اگر کسی وجہ سے کھیل بگڑ جائے تو میں اسے سنبھال لوں.... ہم دونوں بیک وقت وہاں پہنچتے اور کھیل بگڑ جاتا تو پھر اسے سنبھالنے میں دشواری پیش آ سکتی تھی.... ہاں تو میں اوپر رکا ہوا تھا کہ پریس کے دروازے پر آہٹ ہوئی.... میں نے جھانک کر دیکھا.... خاور اتنا قریب تھا کہ میں اسے اندھیرے کے باوجود پہچان گیا.... اس نے تم لوگوں کو بتا ہی دیا ہو گا.... بہرحال اس طرح یہ سارے معاملات نپٹ گئے.... سچ پوچھو تو اس کیس کس سہرا صرف عمران ہی کے سر ہے"۔

"ایک بات سمجھ میں نہیں آئی جناب"۔ جولیا بولی۔ "وہ ایم ایف پرنٹرز کیوں قائم کیا گیا تھا؟"

"دن میں وہ پریس بیرونی چھپائی کیا کرتا تھا لیکن دن میں کام کرنے والے اس نازی پارٹی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے.... دراصل نازی لٹریچر کی چھپائی کے لئے ظاہر ہے کہ کاغذ کی ضرورت پڑتی ہو گی.... اگر پریس نہ ہوتا اور کاغذ کے رم کے رم وہاں پہنچتے تو دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی.... لوگ سوچتے کہ وہاں کاغذ کا کیا کام.... لیکن پریس قائم ہونے کے بعد کوئی اس پر دھیان ہی نہ دیتا.... پریس میں تو کاغذ آتا ہی رہتا ہے.... لیکن پریس کے گودام سے کاغذ کے رم غائب ہو جانے پر پریس کے دن کے کارکنوں کو حیرت ضرورت ہوتی ہو گی.... پھر شاید وہ یہ سوچ کر رہ جاتے

ہوں گے کہ مالک نے کاغذ کسی اور مصرف کے لئے کہیں اور بھجوا دیا ہو گا.... بہرحال تو یہ وجہ تھی پریس قائم کرنے کی"۔

"ایک سوال مجھے بھی کرنا ہے جناب"۔ صفدر بول پڑا۔

"پوچھو"۔

"یہ تو ظاہر ہے کہ جرمنی کی حکومت نیشنل پارٹی کی اعانت نہیں کرتی ہو گی.... اور یہ بھی سامنے کی بات ہے کہ جذباتی نعروں کے بعد ہر سیاسی پارٹی کا استحکام اس کی مالی پوزیشن پر منحصر ہوتا ہے.... تو پھر کیا نیشنل پارٹی مالی طور پر اتنی مستحکم ہے کہ وہ نہ صرف خود اپنی کفیل ہے بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی نازی ازم کے پرچار کے لئے اخراجات برداشت کر لیتی ہے"۔

"معقول سوال کیا ہے تم نے.... غالباً" تمہیں علم ہو گا کہ ہٹلر نے.... دوسری جنگ عظیم میں جن ملکوں پر قبضہ کیا تھا ان کا تمام سونا سمیٹ سماٹ کر جرمنی پہنچا دیا گیا تھا.... تو جرمنی کی شکست کے بعد سونے کی واپسی کا سوال اٹھا لیکن تمام سونے میں سے بہت کم ہاتھ لگ سکا.... چیکوسلاواکیہ کو چھ ٹن سے کچھ زائد سونا واپس ملا جبکہ جرمنی نے واہ سے بیالیس یا شاید چوالیس ٹن کے قریب سونا حاصل کیا تھا.... خیر تو کہنے کے مطلب یہ ہے کہ سونے کی بڑی مقدار پراسرار طور پر لاپتہ ہو گئی تھی.... اس کے متعلق ایک روایت ہے کہ وہ سونا ان جرمنوں نے غائب کر دیا تھا جو جرمنی کی شکست ہو جانے کے باوجود نازی نظریات کو اپنے سینے سے

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

لگائے رہے تھے.... خیال کیا جاتا ہے کہ اسی سونے سے اب نازی پارٹی کے تنظیمی اخراجات پورے کئے جا رہے ہیں"۔ ایکسٹو نے مفصل جواب دیا اور پھر بولا۔ "کسی اور کو کچھ معلوم کرنا ہے؟"

وہ سب ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر رہ گئے.... غالباً" اب کسی کو بھی کوئی سوال نہیں کرنا تھا.... آخر جولیا نے سب کی نمائندگی کی۔

"جی نہیں جناب.... اب کوئی سوال نہیں کرنا"۔

"اوور اینڈ آل"۔ ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔

"ان میں سے بہتیری باتیں تو میں نے ایکسٹو کو بتائی تھیں"۔ تنویر اکڑ کر بولا۔

ندیم

"کیا مطلب؟" چوہان نے کہا۔

"وہ باتیں مجھے مس کریول سے معلوم ہوئی تھیں.... ایکسٹو آج صبح مجھے فون کر کے وہ ساری باتیں معلوم کر چکا تھا لیکن"۔ تنویر نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "مس کریول کی موت مجھے کافی عرصے تک یاد رہے گی.... وہ بیچاری مجھ سے محبت کرنے لگی تھی"۔

جولیا برا سا منہ بنا کر رہ گئی۔

○☆○

ٹرانسمیٹر پر آواز بدل کر اتنی دیر تک بولتے بولتے عمران کے حلق میں خراش پڑ گئی تھی اس لئے ٹرانسمیٹر کا سوئچ آف کرتے ہی چیخا۔

"سلیمان"۔

سلیمان جو دوسرے کمرے میں تھا معمول کے خلاف عمران کی پہلی ہی آواز پر "حاضر جناب" کی ہانک لگاتا ہوا دوڑ پڑا۔

"دو اسپرو اور ایک گلاس پانی"۔ عمران نے کراہتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا صاحب؟" سلیمان نے بوکھلا کر کہا۔

"حلق میں بخار ہو گیا ہے"۔ عمران نے دردناک لہجے میں کہا۔

"حلق میں بخار"۔ سلیمان چغد نظر آنے لگا۔

"ابے تجھ سے جو کہہ رہا ہوں وہ کر"۔ عمران نے آنکھیں نکالیں۔

"اچھا صاحب"۔

سلیمان دوڑا دوڑا گیا اور مطلوبہ چیزیں لے آیا۔

"دو دو گولی.... دو دو گولی اسپرو"۔ عمران نے گنگنا کر دونوں گولیاں

Scanned And Uploaded By Muhammad Nadeem

حلق سے اتار لیں۔۔۔ اس کا انداز ایسا ہی تھا جیسے "اللہ شافی۔۔۔ اللہ کافی"۔۔۔ کہا ہو۔۔۔ پھر چند لمحے گردن سہلاتا تھا اور پھر سلیمان کو گھورتا ہوا بولا۔

"ابے یہ اسپرو ہی لا کر دی تھی یا چاک کی ٹکیاں تھیں"۔

"اسپرو ہی تھی صاحب۔۔۔ اس پر لکھا ہے"۔

"پھر میرے حلق کی خراش کیوں نہیں گئی؟؟" عمران غرایا۔ "ریڈیو والے تو کہتے ہیں کہ بلاتاخیر آرام پہنچاتی ہے"۔

"ریڈیو والوں سے جا کر پوچھئے"۔ سلیمان نے بیزاری سے کہا۔ "دوسروں کے جھوٹ سچ کا ذمہ دار میں تو نہیں"۔

بحث شاید اور آگے بڑھتی لیکن اسی وقت فون کی گھنٹی بجنے لگی اور عمران کو ادھر متوجہ ہونا پڑا۔۔۔ دوسری طرف لیڈی تنویر تھی۔

"عمران۔۔۔ میں نے ابھی ایک اخبار کا ضمیمہ دیکھا ہے"۔ وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کہہ رہی تھی۔ "اسلم کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔۔۔ وہ ایک مقامی نازی تحریک کا ممبر تھا"۔

"اُہم"۔ عمران نے جلدی جلدی منہ چلایا اور پھر کہا۔ "ہاں لیڈی تنویر! میں بھی اخبار دیکھ چکا ہوں"۔ حالانکہ اس نے ابھی تک اخبار نہیں دیکھا تھا۔۔۔ وہ پھر بولا۔ "میں تو تحقیق ہی کرتا رہ گیا۔۔۔ اور ان ملٹری والوں نے پالا مار لیا۔۔۔ اب آپ وہ روپیہ مجھ سے واپس لے جائیے جو چھوڑ گئی تھیں"۔

"نہیں نہیں۔۔۔ وہ تم رکھو۔۔۔ تم نے بہرحال اس سلسلے میں کام تو کیا ہی ہے۔۔۔ اسے اپنا حق المحنت سمجھو"۔

"یہ حق المحنت کیا ہوتا ہے لیڈی تنویر۔۔۔ کسی اخباری دوا کا نام تو نہیں"۔

"اب تم دماغ چاٹنے لگے"۔

"دماغ چاٹا نہیں بلکہ کھایا جاتا ہے۔۔۔ میں نے کسی حکیم کے نسخے میں پانچوں مغز کھانے کا ذکر خیر پڑھا تھا۔۔۔ اگر آپ نے بھی پڑھا ہو تو مجھے بھی ڈاک مطلع فرمائیے تاکہ سندر رہے اور۔۔۔"

عمران بکتا ہی چلا گیا لیکن دوسری طرف سے لیڈی تنویر سلسلہ منقطع کر چکی تھی۔

○☆○